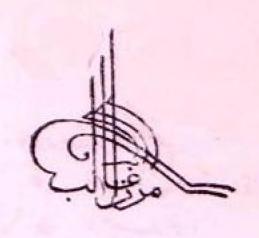






"一一行一生去我一一大人

خطاط ومني عبدالعجيد دهلوى



شاره ۲

فروری ۱۹۲۳ع



جلدعا

المسرد ظفرة ليح

تو کیج بت خانم آ ذرکھ لا منطی:

| 4 | 2-3 | | م قديع : (بيش لفظ) : |
|-----|-------------------------|--|---|
| 9 | مولانا غلام رسول تهر | غالب کی شاعری | المِن نكاه : دمقالات ؟: |
| 150 | واكرعبا دت بربلوى | كلام غالب كاآفا في ببلو | |
| +1 | ستير قدرت نقوى | غالب كاهتذار | Section But to 1 |
| 14 | دجا ستحسين سونی تبي | « فالتِ كر بقاليش باد " | |
| 49 | اكبرملى خال | " درگ سنگ" دمجسته خالب) | |
| | | ساز با مست طرب | Sand of the State |
| ١٦ | عبدالغنيشمس | عندليب كلثن ناآ فريده | ا جوشاد المنظم خراج بائے عقبیت): |
| ۳۲ | فضاأ بن فيضى | سنخن ایجب د | |
| | 2 | بادے غزنے زرم | The last |
| 40 | مترجبه: "فاضى لوسف حسين | دفارى غربيات كے نراجم) | مشبنم برحل لاله: |
| | | عزل گرنمی آیدا فسانه کو | |
| 74 | شهاب رفعت | رنگ ولود غالب کا ایک شیلی افسان، | فلدسته بگاه : دا فسالخ انبیر) : |
| دم | رفعت جا دير | · غربيب شهر "دغالب دصاكمين ، | |
| 71 | مصباح الحق | "و و دماع بي بند و الا دفكاميم و فيحرا | |

٠٠٠٠ و و رساغو ا فکتم الله الله فا قد الله عبد الله فا قد الله الله فا قد الله الله في الله الله في الله الله في الله الله في ال

درلیناکہ لب إیم اذکا رماند سخن مائے ناگفتہ بسیا رما ند

أكرفسراب منيس انتظايه ساغ كمينج

سالان خيده: سازه بان دوب ادارهٔ مطبوعات پاکستان، پوست بسم اکراي مهمه اکراي مهب

while the series of the series

The same of the sa

برم قسارت رفيق خاور

حسب مول بیشاره غالب سے نسوب بلکسی نکسی طرح ، تمام و کمال اس ہے مضوص ہے۔ پھیلے سال نصوب مواد بلکہ ترتیب ، یہاں تک کہ بین و تصاور یک بھیلے سال نصوب مواد بلکہ ترتیب ، یہاں تک کم بین و تصاور یک بھیلے سال مقام ہوجس سے بیر وابستہ ہے یہ بین سرّت کے مسلوم تم برکی وابستہ ہے یہ بین سرّت کے کمسلوع تم برکی ایس سے بیروا ہوں "قیاس بی کی صورت ک ندری ۔ اس لئے ہماری تمنّاتھی کہ اس سال مقاع مہرکوا ورکبی دلپذیر بنایا جائے ۔ بینوا ب سے کیا جا سکتا ہے جواس شمارہ میں بیش کئے جارہے ہیں ،

حسرت نے لارکھاتری برم خیال میں گلدستہ نگاہ سویداکہ میں جسے

قالب کی شہرت اور قبولِ عام اب کے اسی اسی صورتی اور دارج اختیاد کر کھے ہیں کہ ان کے بعد سوخیا پڑتا ہے ان ہی توسیع واضا فہ کے مزید امکا تا یا ہوسکتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کی شہرت اب جسم کی تنقید کی مختل ہو سکتی ہیں۔ الا با شاواللہ اور این سے جامع تائج کا استنباط مکن ہے۔ مزید باوہ سے زیادہ حقائق ہروئے کار آپنے ہیں تنظم و فرز بھی معتدب فراہم ہو تھی ہیں۔ الا با شاواللہ اوران سے جامع تائج کا استنباط مکن ہے۔ مزید میافتوں سے کوئی نمایاں فرق پیلامونے کا چنداں فریغ معتمد مراہم ہوتا ہیں۔ اس سے ابسوال صرف اس کے فکروفن کے زیادہ دفلے سے مطالعہ اوران جسمے می تا اور سے مطالعہ اوران جسمی می تا اور سے مطالعہ اوران جسمی می تا اوران جسمی میں اور میں کے مدید سے مدید ترفیل بات نقد و فرخ کے نئے بھائے اور تھیں کے معادت و معادت معدد معدد معادت معادت

سرائي نظم وشركے بالاستیعا بتطبیقی جائزہ اورمشرنی ومغربی مظا برادب وفن اور انتقادی نظریات کے تقابی مطابعہ بہتی ہو، تری حد تک نایا ب ہے۔

غزل جوياكوني اورسنف،اس ك مطالعيس فيضاك، زوق، رجحان اورنفس شعرمقدم بين شكيمده اشعارى تعداد ياصورى ومعنوى محاس كاشمار- اصل چيزتوا شار دلېري ئے - غالب كى متعد دار د وغزليات اوراكثرفارى غزليات سے ينكة بخوبي واضح بوجاتا ہے - ديجينا به كوشا عركا تصور كيا ہے - كيا دہ محض عزل كهتاب كيى مقدم جذب كي تحت نغير إبوتا ب مفالب نے يه صروركها مي كا فالب بنو دخيو، من قا فيه بندى ميكن درحقيقت بس كاننيوه دومرے غ الكورك سے ختلف بہیں۔ وہ پھی کحض متفرق مفیا بین ہی تلبند کرتا ہے۔ نہ وچقیقی معؤل ہیں عاشق ثابت ہوتا ہے۔ نہ صوفی، نہ فلسفی، نہ رند، نہ امید پریست، نہ پاس پر اس كارُدوكام سے به بایس پر بھی ثابت كى جاسكى بيس، فارى كلام سے نہيں ، بهى وجب كريشنے محيداكرام نے امنہيں محيم فرزانة قرار ديا ہے اور بابلے اردو اس كيبال ايك منهي كي بينام بات إي جس كمعن بي كوئى بينام بهي منين إخود محيم فزران يا نفياتى كيفيتول كانباض بونامجي اس امركا عتراف بهاكداس يهال كونى بنيادى رجيم ونيان نهي جنائي نيآز فتجورى نے صاف كهد ديا ہے۔ كر بيرل كى طرح وكى عارفاندا حساس سے ناآ شنا ہيں . اس سقطع نظر كيا خودتصوف ايك منظم فلف، ایک با قاعده، جامع زادیه میکاه منهی ؟ اگیفالب کے بہاں اس کی نشان دہی کی جاسے تو پیرکوئی نظرید یا بیغیام منهونا کیا معنی ؟ اکثر نقاد خالب کا موازیة اقبال ك كية بي جس كايك باقاعده فلفه ب- الرغالب بي اس قسم كافر بوط سلسلة فكر بوا وراس كا اظهار ردتى واقبال بى ك والهاند انداز بين كياكيا بوتوي واس موازندكي بجاكها جاسكتا ب وحقيقت يه ب كرغالب اسينا ورابين حاميون ك وعوب ك با وجود حقيقته ايك غرسكوشاء ب ميتغرق مضابين كوللمبندكرن والاشاع واليد مصامین جو مض خیالی بھی ہوتے ہیں اور تیقی بھی۔ عالب کے سلسلے میں حرح حقیقت اورافساند آمیز ہو گئے ہیں اُس کی ایک پُرلطف مثال حالی اور دیگرنا قدین کی پرائے بكان كه بال اجتهادكا ماقره بدرج اتم مع عكن ب يدبات ايك حدتك درمت بهي بو- سيكن جس امر سيجيد كى بيدا بوتى ب وه يد م ك غالب ك جيار مضامين استعارات تركيبين وغيره جو لبظا برطيع زا وعلوم وستهين ورحقيقت مستعارين اوران كى تعداد سائد سترفيصد كى حديث يهنجتي ہے يكوياس كى جدت غير عولى حديك روات بىين دونى مونى ب، چنانچد يفيصلد كرنامشكل بوجانا بيك وه جدت كازياده شاعرب ياروايت كادايك جديد نقاد في اسلوب يربحث كرتے بول كها بيك جدت آينراسلوب ك المئة منفرد تجريد لازم الما وراس نظريد كى تائيدين غالب كاحوالد دياب بيكن اگرغالب كامبدء فيضان منفرد تجريد كى بجائے صد بإسال كى روايت بوتوا بجورى كوغالب كى جذرت افتال وخيزال بحرول مين نظراً في ريكن كيا يربحرين عرف غالب بى ميخصوص بين ابجنورى في برنگ كاغذا تش زده مين كياكيا باريكيان تلاشين ادرايساكرتي بوئ فالب كاسلسله الكلستان كما بعدالطبعياتي شعراست جاملاياب، جيساك بعدين فتن أكرام في بحي كياب ومكرية تمام توشكا فيال اور خيال آرائيال ديجهي اورسندهي كايد فارسي كوشاع كايشعريمي:

ازبسك زسودائغم بجرتو داغم چول كاغذا تشعى نده نيزنگ چراغم

یا جوارید بنجابی شاعرکا پرسرے اسے "آہ برزوچوا تصنعا موش " واکٹر سدعارف شاہ گیلانی نے قصیدوں پرقصید سے اونزلوں پرخوبیں تلاش کی ہوجی کا عمارت تہدور تہدروایات برقائم ہے " عالم تما مطقة وام خیال ہے " سے اس میں بجنوری کی نکستا فرین شیم، کرکیا انہوں نے مثنوی ابر گھر ہار سی " خیال " کا حقیقی مہوم بھی مائٹوں شک " جس کی نشان وہی بجنوری نے کہ ہے اوق عقدہ بھی منتوی ابر گھر ہارت ہی جنوری نے کہ ہے اوق عقدہ بھی منتوی ابر گھر ہارت کی مشنوی ابر گھر ہارت ہیں استفہام انگاری ہے نہ ہے کہ نات سے کی نشان وہی بجنوری نے کہ ہے اوق عقدہ بھی منتوی ابر گھر ہارت کی منتوی ابر گھر ہارت کے کہ ہے اوق اس کے فاری کلیات اور دیکر تصانیف نظرون کا گھری نظرون کو اور اشعا رسے حل ہوتا ہے ۔ حق یہ ہے کہ نارسی میں تاہینی … کیاں نہوہ خود، نداس کے فقادی اس کے فاری کلیات اور دیکر تصانیف نظرون کیا گھری نظرون امور میں نے واکس کے کلام اردو کے متحلق بھارے نئی بڑی ہے ۔ ہم ابھی کی منتوی ہیں ترقید میں کہ جا ہے گھر واسلوب ہیں وہ صورت خرا ہی کی نہیں دیکھ سے بھراس قدر منایاں اور بنیا دی جیٹیت رکھتی ہے ۔ اس کا متحف الدی کے بائے کہ جا ہم کہ ناز کی منہیں ۔ اس سے بھارا میں عالم بھی کہ کا نبوی منتوں بھر کے اس کے مناز کی بھر کے انہوں بھر کے اس کی کا نبوی کی مناز کی بھر کہ کہ کے اس کا منتوب کیا کہ جا سے اکٹر کہا جا تا ہے کہ اس میں جو بھار ہے اور کی انہیں میکر کی منہیں بھر کے اس کی منز کی ان تعالی کہا جا جا سک تھا ، کہا جا جیکا ہے ۔ وقعی ؟ شاید سے طوراس منالطہ کو دور کرتے ہوئے نقداوں کا نیا دیجا نہیں مدودیں جو بھار ہے اور کہ اس کی مزید نوونیا کے لئے اس قدر مزوری ہے و

عالی کی مثاعری دغودونگر سے بعض نئے پہلی شعرِغالب نبود وجی ونگویم و سے تو دیرُداں نتوال گفت کراہا ہے بمت

غلامرسولمتهن

خودارد و پی مجس امتعارب کی اغ تفسی خدین مترادن بی ماگریم اسلوب بیان ایک نہیں ۱۰ ن برا لگ غورکرنا چا بئے۔ مثلاً: ۱۰ دریائے معاصی تنک آبی سے بواخشک میرا سردامن مجی انجی ترینه ہوا تھ ۲۰ بقد دسرت دل چاہئے ذوق معاصی بجی بحروں یک گوشته دامن گرا ب بہنت دریا ہو

ا وارستداس سے بین کو بحبت ہی کیوں نام و کیے ہمار ہے ساتھ علاوت ہی کیوں نام و کیے ہمار ہے ساتھ علاوت ہی کیوں نام و کیے ہناتہ ہم سے کی خیبی ہے تعلق ہم سے کی خیبی ہے تو قلاوت ہی کی وال وت ہی کی میں میں انگا و کی ہوتو اس کو ہم سمجھیں دیگا و کہ جب نام و کی بھی تو دھو کا کھا کیں کیسا جب نام و کی بھی تو دھو کا کھا کیں کیسا مرزاکی شاعری کے اس مہیلور پیوند و تد تربیقینی منفعت بخش ہوگا۔

ایک بہدویکمی ہے کہ مرزا کے بعض اشعادیدایک سرسری می نظر ڈالتے ہوئے ایسا تا رقبول کرلیا گیا ہو میجے نتھا یا کم از کم اس کا دوسرا بہلو باکل نظراندا ذکر دیا گیا - مثلاً مرزا کا ایک مشہور شعرہے :

ان بین سے ایک بہلو کا ذکر میں نے او فوا کے گزشہ " فاآل بن بہر میں میں میں میں میں میں میں میں موا فاآلب کے جشعر پہنیتر کے اساتذہ سے استفادے یا " توارد" کے تحت آتے ہیں ان کی جیان ہیں کی جائے اور جائزہ لیا جلئے کہ آیا مرزل نے سابقہ مضامین ہیں کو فی خاص اضا ذکیب اجر سے ان کا حسن اور کی طرح نکھ گیا ہواہ وہ اضا ذلفی مضمون ہیں ہو بابیان میں یہیں نے چندمثالیں ہی دی تھیں ، لیکن میں مجت ابول کہ ہل معالے کا دامن زیادہ و سیع ہے اور مرزا کے کلام سے شخف رکھنے والوں معالے کا دامن زیادہ و سیع ہے اور مرزا کے کلام سے شخف رکھنے والوں کی خدمت میں ہو وہا نہ انتا س ہے کہ وہ اس سلسلے میں غور وکھنے قات کا قدم آگے بڑھا گیں ۔

ایک بہلویہ میں ہے کہ جومضامیں ومطالب کلیات فاری اور دیکھا میں و مطالب کلیات فاری اور دیکھا میں دیوان اردو دونوں میں موجود ہیں ، ان کامواز رذکیا جائے اور دیکھا میں کہ کیا فارسی کے مضامین اردو میں یا اردو کے مضامین فارسی میں بعینہ

خوشی کیا گھیت پرمیسسے اگرسوبادابرا کے سیمی میں میں سے انجی سے برق خون کو سیمی میں اندون کو سیمی میں اندون کی سیمی میں اندون کی اجا تہ ہے۔ اگر خون کو جائے توجہ کی جائے توجہ کی اجا تہ ہے۔ اگر خون کی اجائے توجہ کی ہوسکتے ہیں کہ مرزانے اس میں فنوطیت کا اظہاد نہیں گیا، بلکہ ایک معالمے کے دوہپلوپین کئے ہیں تاکہ اہل نظر دونوں کو سلمنے رکھیں۔ ابر کے دامن میں وہ یائی بھی ہوتا ہے جو کھیتوں، فصلوں ادرباغوں کے لئے آپ حیات ہے بہلی بھی ہوتی ہے، جرسب کچھ جلاکر وا کھو بنا دیتی ہے۔ ہی طبح حیات ہے بہلی بھی ہوتی ہے، جرسب کچھ جلاکر وا کھو بنا دیتی ہے۔ ہی طبح سیماں کی مختلف بینے وں کے دوہی پہلوپی، جو متحقاد نظراتے ہیں۔ حقیقت میناس وہ ہے، جو دونوں بہلوئی کو کیساں پیش نظر کھے۔ ندا ہر کی آپ سیمان کی حقیق سے استفادے کا در ندیجلی سانی کے جوش شاد مانی میں کہلی کہتا ہ کا دی سے اعراض کرے اور ندیجلی رسانی کے جوش شاد مانی میں کہتی کہ خیرے فائدہ اٹھا کے اور مشرسے محفوظ کی دہشت انگیزی سے ہراس وزدہ ہو کہ آب کے خیرے فائدہ اٹھا کے اور مشرسے محفوظ کی دہشت آگام مکن تد ہیں وں بچسل پہلوہ ہے۔ در میں کہتا ہی کہتا ہوں کہتا ہے۔ استفادے کا در میں کے دونوں بیکس پہلوہ ہے۔ در میں کو میں تد ہو کہتا ہے۔ استفادے کا در میں کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہی کہ خیرے فائدہ اٹھا کے اور میں مکن تد ہیں وں بچسل پہلوہ ہو کہ استفادے کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہی کہ خیرے فائدہ اٹھا کے اور میں تد ہو کہ کے میں تد ہو کہ کی کے خوش کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہیں کہتا ہوں کہتا ہوں کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہیں کہتا ہوں کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہیں کہتا ہوں کی جوش کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہیں کہتا ہوں کی دہشت کا شد دے۔ اسے جا ہیں کہتا ہوں کی دیکھوں کی دو کو کی دی کی دیکھوں کی دی کی دیکھوں کی دی کو کے تاہ کی دیکھوں کی دیکھوں کی دیکھوں کی دیکھوں کی دو کو کی دونوں کی کی دونوں کیا کی دیکھوں کی دیکھوں کی دیکھوں کی دونوں کی کو کی دیکھوں کی دیکھوں کی دیکھوں کی کو کی دیکھوں کی دیکھوں کی دیکھوں کی دیکھوں کی دونوں کی دیکھوں کی دیکھوں

میم کیو کی جی اوران کا نظراتھی چیزوں میں بھی بُرے بہانی ہر دہتی ہے ؟ کیوں یہ نہ بچھیں کرانہو سند نیاکو بھیرت کی دعوت دی ہے ؛ بینی انسانوں کو صرف اچھے بہاوہی پر قانع نہ رہنا چاہئے ،جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس اچھی چیزے ہوائی ظہور کرے گ توامید درجا کیت کی پوری متاع بربا دہ جوائے گی ۔ صروری ہے کہ ہو مہلوبھی نگاہوں سے اوھیل نہ ہو تاکہ پہلے ہی اس کا انسداد کر دیا جائے۔

ایک بہاور بھی ہے کہ مرذائے" رشک" کی طرح بعض دومہے مضایین بیں بھی حیرت انگیز کھت افرینیاں کی ہیں، شاہ "شراب" میرے اندازے کے مطابق "شراب "کے متعلق سیکر وں شعر کہے۔ ہرشعر طاس موضوع کے متعلق نئی بات کہی اور کوئی بھی بات ایسی نہی جواس دائرے میں حقیقت ووا قبیت کی جیجے تصویر نہو۔ مضابین شراب بیں اتنا تنج مفاق اور خیام کے ہاں بھی مندے گا ،جوخریات بیں امام انے جاتے ہیں۔ مافظا ور خیام کے ہاں بھی مندے گا ،جوخریات بیں امام انے جاتے ہیں۔ میں مضابین بھی بے شار ہیں، جن کے سعلق بے تنگف کہا جاسکتا ہے کہ بہر خیر جومشاہدہ حق کی گفت گو بینے مضابین بھی نہیں ہے بادہ وساغ کے بینے نہیں ہے بینے نہیں ہے بادہ وساغ کے بینے نہیں ہے بینے نہیں ہینے نہیں ہے بینے نہیں ہیں ہے بینے نہیں ہے بینے نہیں ہے بینے نہیں ہے بینے نہیں ہے بینے نہ نہیں ہے بینے بینے بینے نہیں ہے بینے بینے بینے بینے بینے ہے بینے ہے بینے ہ

بعض اوربهاويمي بي، ليكن بين اس گفتگو كو كهيلا نانهين چامتا

اورجو کچیدا در پہنی کرجیکا ہوں ، اس کی چند ملی جلی مثالیں عرض کروں گا۔ مرزا کا ایک فارسی شعرہے :

تانیفتد هرکدتن پرورلود خش لودگرد انه نبود دانم دا

پرندے کیرٹ نے کے لئے ہمندا لگاتے ہی تواس پردا نے کھیرو ہے ہیں اگر بیندے دانے کے لائے میں درخوں سے ذہین پراتریں اور کھین جائیں۔ مرزا کہتے ہیں کہ دانے کی خاطرا ترنا میں بودی "سپے ۔ کیا اچھا ہوتا کہ جال بچھا تے وقت اس پر دانے نہمیرے جلتے تاکہ تن بروری کا ذوق جال بچھا تے وقت اس پر دانے نہمیرے جلتے تاکہ تن بروری کا ذوق برندوں کے لئے گرفتاری کا موجب نہوتا ۔

يهى صنمون طاعت وعبادت كے سلسلے ميں ذرا كھول كربيا كيا توفر مايا:

طاعت میں تاریخ نے وانگیں کی لاگ دورن میں ڈال دوکوئی کے کربہت کو جو کوگ خدائی کی کربہت کو جو کوگ خدائی دائی دوکوئی کے کربہت کو جو کوگ خدائی دائی عبا دت کرتے ہیں، اس کے حکموں کے پابند دہتے ہیں ان ہیں سے اکثر کی غوض بیہوتی ہے کہ اعمال صنہ کی جزابائی کے اور کہشت میں جائیں گے، جہاں شہد کی نہری ہوگی، نشراب جو ریج بلے گا اور دوسری نغمتوں سے بھی مستفید جول گے۔ مرڈا فراتے ہیں کہ برطاعت فالعشہ خدا کے لئے نہری بلکہ بہشت اور اس کی نغمتوں کے لئے ہوگئی ت خالفتہ خدا کے نزد کی حقیقی اور خالف طاعت وہ ہے، جوغیر اللہ کی تم خواہ مؤ مرزا کے نزد کی حقیقی اور خالف طاعت وہ ہے، جوغیر اللہ کی تم خواہ مؤ سے باکل یاک ہو۔

پھرفردلتے ہیں ہ۔ کیا زہر کو افول کہ نہ ہو گرجے دیائی پادائسش عمل کی طبع خام ہمہت ہے بینی زہرا گردیا سے پاک بھی ہو تو ہیں اس کامعتقد کیوں کرموسکتا ہوں۔ آخراہنے اعمال کی جزا کامعاملہ تو ساتھ ساتھ چلا جا رہے جب یک اس طبع خام سے زہد پاک نہو، وہ ایسا زہد کیوں کر بن سکتہ ہے جب ہیں قابلی احترام مانوں ؟

اب فارسی اور اردو کے متعدد ہم عنی اشعار پرایک نظر وال کیج جنہیں میں نے سرسری نظر میں کچنا ہے۔ دقعت نظر سے کام بیا جلئے تو اور بہت سے اشعار مل جائیں گے ،۔ صاف دردی کس بیما در بیم بوگ

وائے دہ بادہ کدانشردہ انگورنہ بی

ازج نے شیروعشرت خسونشان نہ

عیرت بنوزطعنہ بونسر دادی زند

عشق ومزددری عشرت گخسرو بکیانوب

ہمکوتسلیم کو نا می نسریا دنہیں

ام نسب گرصی بہارے ، شب المب دریا

نیست گرصی بہارے ، شب المب دریا

پیتا ہوں دوزابروشب یا ہتا بین

پیتا ہوں دوزابروشب یا ہتا بین شراب

پیجس قدر ملے شب بہتا ہیں شراب

اس بیمی مزاج کوگری ہی داس ہے

اس بیمی مزاج کوگری ہی داس سے

اس بیمی مزاج کوگری ہی داس سے

اس بیمی مزاج کوگری ہی داس سے

مرزا کا ایک خاص صفون به ہے کدگنا ;وں کی پیسٹ میں امہیں اپنی حسرتیں یا د آجاتی ہیں - اس سلسلے میں فارسی کا ایک نہایت عمدہ شعرہے :

اندراً ل دو زگریسش دوداذ بهری گزشت
کامش باماسخن ا زحسرت ما نیز کنند
کیمینی مضمون ایک دباعی میں ایول بیش کیا ہے:

اے آنکہ دبی ما یہ کم وخوا ہش بیش
آل دوزکہ وقت باز پرس آمیہ بیش
بگرا دمرا کہ من خیب اے دادم
باحسرت عیشہائے ناکردہ خویش
مرن اسی موضوع پر کھے جی اورالیا انداز اختیار کیا ہے کہ وہ شعر
پر صفے وقت دل بل جا تہے۔

د اوان اد دومین بھی دوشعراس مضمون کے موجود ہیں :

ا اکردہ گذا ہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگران کر دہ گذا ہوں کی منزلنہ

ا: ای تاہے داغ حسرت دل کا شاریا د
مجوسے مرے گذہ کا حساب اے خداذ مانگ

۱- گربی کردا زنسریب دزارم کشت نگدازتیغ آبدارترا سست كرے ہے قتل لكادث بين تيرادو دينا ترى طرح كوئى تين ملكواب تودے ۷۰ معنت آسال به گردش وماد دمیان ایم غالب درميرس كربرا چرمے دود رات دن گردش میں ہیں ہفت اسال مورب كاكي نه كيد كهرائي كيا ۳- بررشحه باندازهٔ برح صلددادند مے خان توفیق خم وجب ام نه دارد تونیق براندازه بمت بازل سے أنكفول مي ب ده تطره كر كوسرندموا تحا گرتی تقی ہم بربرتِ تجسلی ، مذعور پر ديتي باده ، ظون قدح خارد يكه كر ٧- لادول درانطوب مزادش بي مرك تاجا درول غاتب بوس دو تقولود مشهدهاش سے كوسون كر والتى ب والتى ب وال مس قدريارب الكير سرت بالوس تعا ٥- دمزبشناس كبرنكة اداك دارد محرم آن است كده جزبراشادت ند دود چاک مت کرجیب بے ایّام کل مجحدا وهركائجي اثاره جائية فغال كنبست بمروبرك دان انشاني ببندخوسي فرومانده أم بعوياني د كيد كردررده كرم داع افشان مج كريني والبسترين ميريء باني بجھ ٤- ناكس زتنومندي ظاهر نه شودكس چوں سنگس مریدہ کرگزان است وگزان نیست قدرستكرمرده دكهتابول سخنت ارزال ہے گرانی میری نادال حربين مستى غالب مشوكدا و دردى كش بيال جشيد بوده است

اخرى اتناادرون كرناچاستاهون كرنمنك المحاب فى مرنك المجفى الدوواشعار كوسى فارسى شعرك بهم مطلب قراردك بيااور المحقيقة كتنافرق بحد منلا بيستاك دونون بين حقيقة كتنافرق بحد منلا بيستعر بالحضار وختر على حيد ركما بيشعر بلاحظ فريائي -

من اگرتو به زمے کر وہ ام الے برقیبی توفردایں تو به نہ کردی کے مراجے نہ دہی مینی اے سروسہی ! اگریس نے مشراب سے توب کرئی توتو نے کب تو بہ کی مقی کہ مجھے شراب نہ دے گا ؟ کہا گیا ہے کہ مرزا کا مندر جُهُ ذیل شعراسی سے ماخو ذہے :

بین اور نرم مے سے بین آنشند کا ما اُول؟ گریس نے کی تقی توب، ساتی کو کیا ہواتھا؟ بلاک براب سے توبیر کرنے اور ساتی کی طرف سے شراب نبطنے کا ذکر دونوں بیں موجر دہے ، گریگی کا شعر محض ذکر بڑیتم ہوگیا اور شراب کے سلسلے بین ساتی یا محبوب کو "مر دیسی" کہنا کچھ مطف نہیں رکھا۔ اور آب مرز اے شعر کی معنوبیت پیغور فرائیے :

ا" بین اور "سے ظاہر ہوتاہے، میکش اتنا پینے والاہے کساتی اور رندسب اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اسی لئے " میں " پرغاص زور دیاا درصرف " ہیں " کہدکر میدلویدی حقیقت واضح کر دی ۔

ا میرشراب نه ملنے سے جو تکلیف ہوئی، وہ محماج بیان نہیں ۔ علاوہ بریں میکش کواس بات پر تھی مخت غصہ ہے کاعرق نوشی ہیں درجگال حاصل کر لینے کے باوصف ساتی نے قدرید پہچانی ۔

٣- بے شک متراب سے توربرکر لی تھی، گریزم مے میں جانے سے صاف ظاہر ہوگیا تھا کہ تو رب کچھ اسبی کچند واستوار نہیں کہ ٹوٹنے نہا ہے اس خابر ہوگیا تھا کہ تو اسے تبول کرنے میں بھی کچا ہم ہ ہو۔

الم من برم مع "سے روش ہے کہ شراب نہ ملنے کاوا قعہ خلوت میں بیش نہ آیا ، جسے طوعًا و کر بابر داشت کیا جا سکتا تھا، بلکہ بھری محفل میں بیش آیا ، جہاں حریفوں کا پر داگروہ موجود تھا ، گویا سبکی اور بے وی رندوں کے مجت میں ہوئی جس سے میکش کے فقے کی آگ برابر تیزہوری ہے۔

۵ یه بون تشنه کام آون سے پتا چلتا ہے کدر نیخ اسکی ٹری امتیہ اور آرز دئیں نے کر برم مے بیں شریب ہوا تھا ، گرساتی نے آنکھ اٹھاکہ مجمی نہ دیکھا اور دور شروع ہوا تواسے تشنہ کام دنام اولوٹیا دیا۔

یک قلم فرا موش کردی
الم سب سے اخری کہتے ہیں کا ساتی کو کیا ہوا تھا اڑا بعنی میں نے قوب کرنی تھی تو اس نے کیوں یہ ناقابلِ تھتور وتیرہ اختیاد کرلیا ؟

الم کرنی تو اس نے کیوں یہ ناقابلِ تھتور وتیرہ اختیاد کرلیا ؟

الم کی لیطف بیکہ کوئی معین بات نہیں بتا تے "، کیا ہوا تھا "کہ کر معاملہ ختم کر دیا جس کی ہیں یوں تعبیری ہوسکتی ہیں ۔ مثلاً :

الم کی اور اس بیناد اض تھا کہ ہیں نے تو بہکیوں کی ؟

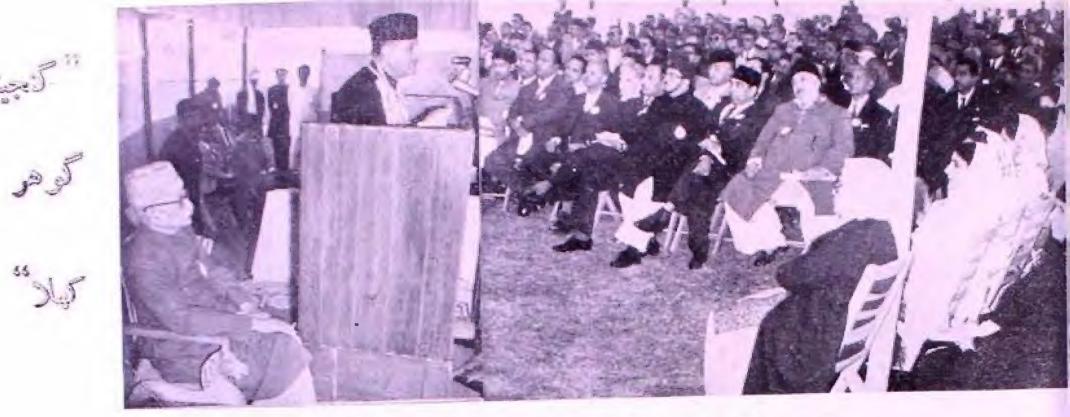
الم کی احرافیوں نے اسے مختلف باتیں کہ کہر کرمیرے خلاف برانگی ختہ کر دیا تھا ؟

الم نانگی ختہ کر دیا تھا ؟

بے ۔ کیادہ ہوش بی منتھا اوراس نے مجے بہجانا نہیں تھا ہ د ۔ کیاوہ چاہتا تھا کہ یوں مجھ سے معری محفل میں تو بہ کا برائے ہ کا۔ کیا اس کے سے دیرینہ رند کے ساتھ ایسا برتاؤ منا سے تھا و۔ یا کیا بیگی کے قول کے مطابات اس نے مجھے شراب دینے سے توریکی لی تھی ؟

وہروں ہی . عرض سوچے جائیے اور نختات بہاؤنکلتے آئیں گے ، بگی کے شعر میں معنوبیت کے اتنے بہاؤکہاں موجود ہیں ؟

غرض میری گزارشات کا ترعابی بے کورزا غالب کی شاعری کے ان مہلوؤں پر بھی ادباب ذوق کوخاص توجہ فرمانی چاہنے اور تجے بقین ہے کہ یہ توجہ بہ ہرحال سود مندموگی ، اغلب ہے کئی ایسے تکتے دوشی میں آجائیں جواب کاس عام نظروں کی گرفت سے باہر دہے ،:



کونسل ہاکستان مسلم لیگ سے خطاب (ڈھا کہ)



وقت کی آواز -- قوم سے نشری غطاب



بسٹ وہارف، کراچی (گودی سیں توسیع و ترقی کا نقرئی ساڈل)



افریقه و ایشیا کی اقتصادی ترقی کانفرنس (کراجی)

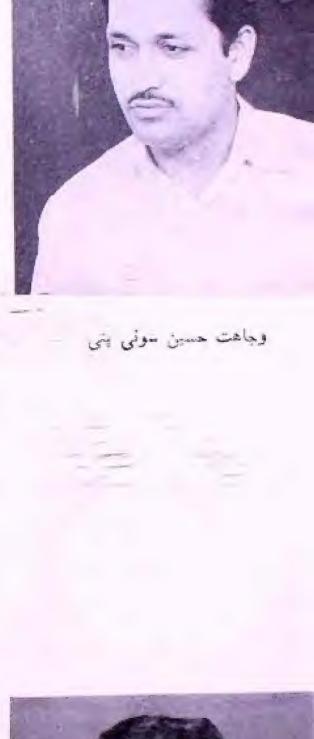
بزم چرافاں



طاهر-ایم سید



سولانا استياز على خان عرشى



سيد قدرت لقوى



منشى عبدالمجيد دهلوي

كلام غالب كازفافى ببلو داكثر غالب كازفافى ببلو داكثر غالب كازفافى ببلو داكثر غالب كازفافى ببلوى

بن اوران كابيان ثبارها وا درستعران كفي ميث بي اسكاسب اسسي شبرنبي كمشاعرى شاعرك ذاتى احساسات اور يه به كداحساس من ادر دوق جال كارجاني فالب كالحتى بي برى ہوئی تھی ، ایک طیح یہ ان کی سلی خصوصیت بھی تھی۔ ہول کے الرف اس مين بهت كيدا ضافه كياجس تهذيب وتقافت كم سلك ين فالب نے آنکھ کھولی اور پرورش پائی وہ صرف تحسن اوجسن رستی سے عبارت تھی۔ اسازكا دحالات في دوسى حفوصيات كوكبنا دبا تحايثجاعت صرف لصوريس بافي ده كئي هي ميد كري كاخيال صرف فؤكر في كلي افراد کے داوں میں پیابوجا اتھا۔ اباس کی حیثیت ایک مملے عدی چراغ کی توسیے زیادہ نابھی جسن ان کے ذوق جال کی تسکین کا باعث بى نە كھا اأس كى حيثيت ايك بناه كاه ١٠ كيك دسيل فراركى مى موكنى تقى-غم فاط كرف كا ايك طريقة ليكن اس في برنوع ايك فن كي عي سورت افتيادكر لي تفي - غالب في ايني شاعري بيرجس اوساس كي بيان باك بہلوافتیا سکے ہیں، ایک اسی مصوری ورشی ازناموں ہے۔ اس کامحرک تعى غالب كابليغ احساس جال تصارغالب بيرحن كالصور محدو دنظر نہیں آنا، ملکماس کے شعرین ذاتی تجربات کالهوزند کی طیع دواں دوا ہے۔ اس میں اجتماعی اور افاتی شعور بہت زیادہ ہے ۔ ایک عظیم تهذيبي وألقافتي احساس كى دين يست وسعر بالحفوص اس ترجاني و

> عكاسي كے نمائندے بن ١-سادگی در کاری، بے خودی و ستیا ری حن كوتفافل يرجرات أزما يايا

رنگ شكسته بهارنظاره ب يوتت بشگفين كلهائے نازكا

مندند كهلن بيب وه عالم كدد يكها بحى بنين دن سے بڑھ کرنقاب اس شوخ کے مزبر کھلا

انفرادى تجريات كالمبينه ب يلكن شاعرى ترائى اسىبى ب كدوه لين ان داتی احساسات اورانفرادی تربات مین عومیت کا کچوابسارنگ بحرتاب كدوه عامرانسان كاحساسات اورتجربات كادوب اختيار كريسية بي ،اوراس طرح اس كابر تخريد انساني زندگي كي ايك عام حقيقت بن كرسامخ اللب يهيده منزل ببهال ينفي كرابيتي مكيك بن جاتى ما در برانفرادى خيال اور عذب كا اطلاق عام اجتماعي اور انسان خیال وجذب برمون لگتاہے. بڑاشاع صرف اس کوجذبات احساسات بى تك محدود دنيني ركها، بلكاس كوفكري بمرابناك كرك انسانی زندگی کے فلسفیا ندحقائق کی تصویر سی بنادیتاہے۔ یہی شاعری کا ا فاقی پیلوہے۔ اسی پیلوکی بدولت شاعری عظیت سے بکنا رہوتی ہے اوراس كالخليق كرف والاعظيم شاع كهاا تاب-

غالب كى شاعرى بين لتروع سے اخر اكبي صورت حال نظرانى ہے۔اس فیجی جذبات واحساسات کی ترجانی کی ہے اس میں ہرجگر ہے أفاقى بهلوا بنى حجلك وكفالكب، بكيعض اوقات لواس كى شاعرى ب السيدمقالات اجاتي جيال يه أفاقيت الينعروج برنظراتي ي-شاعری بی آفاقیت کے اس عروج نے ہی استعظیم بنایا ہے۔ اس ک بدولت غالب کے اشعار بے بناہ تا ٹرکے وائل مجی بن جاتے ہیں اورداد بى اتركردور مرايك مرخوشى طارى كردينة بي . بات بيدے كمانسان إن استعاريس اليضي جذبه واحساس كى كريخ بالمها درابيفي انكاروخيال كے خدوخال اس آكيندس نظر آتے ہيں - مثلاً امجوب كے بیان حسن پی ۱ دس کی سیرت دشخصیت کی ترجها نی بی اعشق و عاشقی کی اک گِنت واروات و کیفیات کے نکرے میں از ندگی کی سرتوں مورولاً وزید مجوديون المحروميون كى شاعراند عكاسى مين الصابي بى تصويرين نظراتى بي جال اور احساس عن قالب كى شاعرى كے اہم موصوعات

کوئی میرے دلسے پیچے ترے تعییر نیکش کو پیفلش کہاں سے ہوتی جوجگر کے باد ہوتا

بجلی اک کوندگئی آنکھوں کے آگے توکیا بات کرتے کہ میں لب تشدا تقریر بھی تھا

دل سے مین تری انگشت جن الی کا خیال موجانا موجانا

جهان تبرا نقش قدم و میکهنته بین خیسایان خیسایان ادم دیکهنته بین

د کمیو تو د لفرینی اندا دنشش پا موج خرام نازیمی کیا گل کترگی

دل ہوائے خرام یا دسے ,بھر محشرستان بے مشسرادی ہے

جال بھیے کوئی کسان کا نیر دل میں ایسے کے جسا کرے کوئی

ما ننگے ہے کھیکسی کولیب بام پر ہوس زلفنے سیاہ دخ پر پرلیٹاں کتے ہوئے

چاہے ہے کھرکسی کو مقابل ہیں ہوئے مرے سے نیز دست نو کال کئے ہوئے مرح سے نیز دست نو کال کئے ہوئے بطا ہریہ اشعاد فالب کے داتی اورانفرادی بخریات سے تعلق رکھتے ہیں اوران ہیں کہنے والے شخص کار دعل ہی نیایاں نظراً تلہے گرفورسے کھیں تواس دیا جمل ہی نیایاں نظراً تلہے گرفورسے کھیں تواس دیا جمل ہی کھی سائی دے گی جسن کا تفاقل صرف فالب ہی کا بخریہ بہیں دہ جاتا ، شخص کے لئے جوائت اُذا تو میں میں اوران ہے کہ مرصاحب دل اس سے متاثر ہوکر گلہا نے نا ذکی ہے امریا خیال ہے کہ مرصاحب دل اس سے متاثر ہوکر گلہا نے نا ذکی سے امریا خیال ہے کہ مرصاحب دل اس سے متاثر ہوکر گلہا نے نا ذکی شکستگی کا آر زوم ند ہوسکتا ہے ۔ مجوب کے جرب کے جرب کے جرب کے اوران کھیں کی کھیں کے کوئی کھیں کے کہ مرصاحب دل اس سے متاثر ہوکر گلہا نے نا ذکی شکستگی کا آر زوم ند ہوسکتا ہے ۔ مجوب کے جرب کے چرب کے جرب کے

کیفلیت ہرایک کوفالبہی کی طرح متا ٹرگرسکتی ہے۔ اس طبح تیزیکی ٹی کافلیٹ سے فالب کی طبح ہرخص متا ٹر ہوتا ہے۔ مجدوب جب سامنے آ آ ہے جو ترخص کی انگھوں کے سامنے کہا ہی کو ندجاتی ہے اوروہ دنجائے کہ کیا کی کی سوچیا ہے لیکن وہ مجدوب ہی کیا جو لیے بات ذکرنے کے انداز سے مجموب کے انداز سے مجموب کی کیا جو لیے بات ذکرنے کے انداز سے محبت کرنے والے کو لب تشنہ تقریریہ چوڑ دے ۔ انگشت حنائی کا حس کس ول کومتا ٹرند کرے گااور کون ایسا ہے جو اس کو اپنے دل کی آگئی میں میں اور کی جو ب کا فور کی تاکی میں اور کی جو ب کے تو اس کو اپنے دل کی آگئی وہ اس نقش کو دیکھتا ہے وہ اسے بہشت ہی نظراتی ہے مجبوب کے تو اسے بہشت ہی نظراتی ہے می کو سے تیزکہ کے سامنے نہ آجا ئے۔

ان احساسات کا اظہار جس طرح فالب کے ہاں نظر آ تا ہے دومرى جگركم ہے۔ غالب كى لذب تقريق سے بردل متا فرجو تا ہے اوا وه ميسوچند بي بور وجاتاب كديه بات تومير يري ول كى بات ميساع بدكه غالب فيعشق كاج تفتوريش كياب اورجن فلبي واردات كاعتاسى کی ہے ان میں مجنوعی طور برایک نوع کی جدّرت ، انچھو تاین اورالتهاب ہے۔ عودل يركم الرجيور تاب اس كاجوافاتي بيلوب اس سيشايك بھی انکارندکرسکے۔غالب اردوشاعری کے مروجہ وروایتی تصورعشق مجى قائل بنهي - اس بابير مجى اس في مرك انبوه "مي مرتاا بني شان مجما ہے اور اسی لئے اپنانیاجا وہ تراشا ہے جس نے اس کے شعر کا آفاتیت بخبٹی ہے ۔۔ اس کی بڑی وج بیسے کوفا آب نے بہتے تی يسند بوف كانبوت دبلب- وعشق كوابك خوابش وارز ويحجته ان کے خیال میں رعیشق انسان کی جند باتی اور ذہبی تسکین کاباعث بنا ہے، لیکن حالات اس منزل تک اسے شکل ہی سے پہنے دیتے ہیں عاشق کی مجبوری، مجدب کی بے نیازی اور ندمانہ کی ستم کاری ایساکر یں باک ہوتی ہے اور زندگی میں اس عشق کو تکیل سے بمکنار انہیں ہو-دیتی، لیکن عاش کا کمال بد ہے کہ وہ اس کے باوجود زلیت کراہے۔ ليكن ايساكرنے كے لئے اس كوزندكى سے بہت سے مجوتے كرنے پڑے مِي يا آنها نشوں كى اگ ميں سے گزرنا الله تاہے غوض عجب كيفيت إ ادران كالبي حيات انساني سررااهم مقام ب اورج تحف عشق وعا ك مختف منزليس ط كرتاب اس ك لزويك بيكيفيات زندى-نفيا تى حقائق سے پرى طرح مطابقت ركھتى ہيں-اس حقيقت انداده كرنے كے لئے چندشعروں كى طوت توج فرملي،

من والماري الرسي مدواء

عثق سے طبیعت نے زلیست کامزہ پایا در دکی دوا پائی درد ہے دو ا پایا

د ل میں دوقِ وصل و یاد یار تک باتی نہیں آگ اس گھر کو لگی السی کہ جو تھ جل گیا

عشق مجه کونهیں وحشت ہی سہی میری وحشت تری شہرت ہی سہی

یں نے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چوٹوں وہ ستمگرمرے مرنے بیا بھی راضی نہوا

د ہے اس شوخ سے آذردہ ہم چپندے کلف سے پیکلف برط مِن تھا ایک اندازِجنوں وہ بھی

وائے دلوائی شوق کہ ہرد م مجھ کو اپ جانا اُدھراور آپ ہی جیسراں ہونا

عاشقى مبرطلب اور تمنّاب تاب دل كاكيار نگ كرول خون جرم في تك

سادگی بائے تمٹ بیسنی مھردہ نیسرنگ نظریا دآیا

غراگرج جانگسل ہے بہ کہاں بچیں کدول ہے عرصتی گرنہ ہوتاعت م دور گار ہوتا

> گریس رمار بریاستم بائے روزگار کیان تر سے خیال سے غافل نہیں رما

شمع بجمتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتاہے شعلاً عشق سے بوش ہوامیسرے بعد

انسان بھی ایک عجیب مخلوق ہے بعثق دعاشقی کی تباہ کا دیو کوجانتے ہوئے بھی وہ اس دنیابیں قدم ضرور دکھتا ہے۔ بلکہ اپنی افتاد

طبع کی بناپراس دنیا ہیں قدم رکھنے کے لئے مجبور مجب اتاہے۔ اس کا سبب یہ ہے کوشش سے انسان کے ایک بنیادی جنب کی سکین موق ہے، اسی لئے وہ اس کی خاطراً زمائشوں ہیں سے گذر تا ہے، ان گینت تکلیفیں اٹھا تا ہے گراس کے ہادج دوہ اس جذب کی بذرائی کے لئے آمادہ دہ ہا ہے۔ اگر وہ عشق کی دنیا ہیں قدم نہ رکھے تواس کے دل ہیں زندگی بھرا کہ خلاسا محسوس ہوتاہے دل میں زندگی بھرا کہ خلاسا محسوس ہوتاہے اور یہ سارا جہان دئی وہ ہے کہ اور یہ سارا جہان دئی وہ اور دور و بے دوا اور دور و بے دوا کہ اے۔ یہ ہرانسان کے اس کو در دکی دوا اور در و بے دوا کہ ایک جہرائسان کے دل کی گونے بھی ہے۔

ادى جبعشى كى را ه برحلا توكهي تواس كى لذَّ تول سيلطف اندوز موا بمبعى اس راه كى ابب ابك منزل جان كاعذاب بى مكرموتا يدے كەانسانى زندگى كى بېرسترت بالاخرىخى بىي تبديلى بوتى رىتى ب اسىطرح عشق كى رعنائيال مجى مصائب رجيم بوتى بي ميرانسان ك دل مي دوق وصل وياد مارتك باقى نهي رستى - يهال يهني كرده اندور دفلسے ای کو می اناچا سا ہے گرمجوب اس کی کب اجازت دیا ہے مجوب سے ملنے کی خوا ہش اور وصل سے نطف اندوز ہونے کی آدندہ اس کے دل میں مجر بھی فروزاں ہی رہتی ہے۔ وہ اُس کے کوچے میں جاتا ہے توجران ہو تاہے، آرز و کھی جی اوری بنیں ہوتی - زملنے کے ستم بھی اس كو المفانے يرتے بى - وه كوستش كرتاہے كه اس عالمين لجي خیال بارسے غافل شرب بیکن ستم بائے روز کا رکے باتھوں اس کے قدم د مگابی جلتے بی - ا دھرونت تیزی سے بھاگناہے- زندگی موت كى طوف مسلسل دور تى رئيتى ہے-اور افر كاراس تمناكى تمع مجيج ہے۔اس آرزوکا چراغ کل بوجانا ہے اورشعلاعشق کے سبدیش ہونے كى نوبت أجاتى ب ___ يى انسانى زندگى كاانجام بى يى س دندگی کی سب سے بری حقیقت ہے۔ اس سے کوئی انسان بہیں کا سکتا۔

کسی کو بھی اس سے مفرنہ میں !

فیا آلب نے حسن وعشق کے بارے میں اپنے اشعاد میں جن خیالا ہے افیا کہا ہے اور میں اپنے اشعاد میں جن خیالا ہے افیا کہا کہا ہے ، وہ بلا سشبہ آپ بیتی سے تعلق رکھتے ہیں بیکن غالب کی آنا پہندی نے ان میں جگ بیتی کا رنگ وا منگ ضرور بداکر دیا ہے بیکن ان کی شاعری کا ایک جو ضوع ایسا ہے جس کے مختلف بہا دول کی ترجانی یں انہوں نے جگ بیتی ہی بیان کی ہے ۔ یہ وضوع ہے چات وکا مناس کے مختلف حقائق کی ترجمانی سے مختلف حقائق کی ترجمانی نے ان کی شاعری کو مختلف کے مختلف حقائق کی ترجمانی شاعری کو عشق کے محاملات دسمائل کو بھی وہ عظم مت سے بھن ارکیا ہے ۔ یہ شوع عشق کے محاملات دسمائل کو بھی وہ عظم مت سے بھن ارکیا ہے ۔ یہ شوع عشق کے محاملات دسمائل کو بھی وہ عظم مت سے بھن ارکیا ہے ۔ یہ شوع عشق کے محاملات دسمائل کو بھی وہ عظم مت سے بھن ارکیا ہے ۔ یہ شوع عشق کے محاملات دسمائل کو بھی وہ معاملات دسمائل کو بھی دو معاملات دو معام

نه گلِ نغمه ہوں نہ پر دهٔ سب ز میں ہوں اپنی سٹ کست کی آواز

یک نظر بیش نہدیں فرصت بہتی غافل گرئ بڑم ہے اک دقور سنسرد دوجائے تک

ر وہیں ہے دخش عمر کہاں دیکھئے تھے نے ابھ باگ پر ہے نہ پا ہے دکا ب میں

قیدِجیات و بندِغم اصل میں دونوں ایک ہیں موت سے پہلے آدی عمٰ سے نجات پائے کیوں

كارگا و بستى ميں لاله داغ سامال ہے برق مزمن داحت فون گرم د مقال ہے ادل سے انسان انہیں حالات کا شکارہے۔ زندگی کے سفری قدم قدم برائسي منزلين آقي سيجب اس كواس بات كااحساس بوتلب كداس كى سى يا تبات ب- اس كا وجودفناكى دليل ب- زندگى ايك كرب السال ہے-اس زندگى بين ہرجيز موت كى طرف دورى جارى ہے-ہرؤشی پڑم کاسایہ نٹرلاہاہے ۔اس نے اگر فوشی انسان کو عاصل کھی موجلت تبعى وه اس سے نطف اندوز بہيں بوسكتا ينفير كافيال اور فناكا احساس اس كوزندگى كى بے ثباتى كا حساس دلا تار متاہے _كائن کی ایک ایک چیزیں اس کو سی بے ثباتی نظراتی ہے اور وہ ان کو دیجیار النے دل جگر کوخون کرتار ستاہے ۔۔ غالب نے مختلف زا وبول سے ان حقائق براینی شاعری میں دوشنی ڈالی ہے۔ اوراس موضوع نے ان کی شاعرى كور فاقى رنگ وآ منگ كواپنى انتهائى بلندلون يريم إديائ -غالب كى شاعرى كے بنيادى موضوعات حسن وعشق اورجيات كائنات كے معاملات ومسائل ہيں - انہوں نے ان سب كوفالعرائسك زا دیدُنظرسے پیش کیا ہے۔ انسانیت اولانسان دوستی کی ان میں ایک اہری دوڑی ہوئی ہے۔ اسی لئے ہوانسان کر غالب کے بیش کئے موتے بیمسائل لینے مسائل معلوم ہوتے ہیں، اوروہ ان بیں برجگ اپنی بی تصور دیکھتا ہے۔ اوربیان کے کلام کا فاقی پہلو۔ ہے ،

> غني ميرلگا كھلنے آج ہم نے ابنا دل خوں كيا ہوا د كھا گم كيب ہوا يا يا

دہرین نقش وفاد جرتستی نہوا سے بددہ نفظ کشرمندہ معنی نہوا

س سے محرد می تسمت کی شکا بہت میج مہر نے چام اتھا کہ مرجا لیں سووہ بھی نہوا

مری تعمیر مین مضمر ہے اک صورت خسرابی کی ہیو لئے برقی خومن کا ہے خوب گرم دم شاں کا

بس که د شوار ہے ہرکام کا آس ان ہونا الادمی کو بھی میشر بہب یں انساں ہونا

جاتا ہوں داغ جسرست بستی لئے ہوئے ہوں شمع کشتہ درخ دمحف ل بنیں دبا

"غالب كه بقالين باد"

وجاهت حسين سوني پتي

فالب نے ایک بار مرزاقر بان علی بیگ کونکھا تو: "اپراآپ تماشائی
بن گیا ہوں۔ رہنے و ذکت سے نوش ہوتا ہوں لیکن میں نے اپنا کوانیا غیرتو کو کہیا ہوں۔ کہا ہوں۔ کی و ذکت سے نوش ہوتا ہوں لیکن میں نے کتھے۔ بکا مردم شناس کو کی تھے۔ بکا مردم شناس اور دو مروں کے جذبات واحساسات کو سمجھنا بھی ان کا ایک جبوب شغلہ ہوگیا تھا۔ جبیے کہ وہ ایک خط میں خواج فعلام فوث بیجنر کو سکھتے ہیں!" ستر برس کی عربے۔ بلامبالغہ کہتا ہول۔ ستر ہزاراً دی نظر سے گزائے ہوں گے۔ رمرہ خواص میں ، زمرہ عوام کاشما رہنیں سے میں آدمی نہیں ہوں ، آدم شناس ہول ، ا

تجم نقب برهجينهٔ دِلهامی زِد مرده بادامل رياراكدزميدان رفتم فالب فے اپنے دورس بہت کھ دیکھا اور زندگی کے بهت عظام كاشامده كيا مكروه عرف أس دور كقاصول تك محدود نهيس رب بلكدان كى وسعن نگاه بهيت دورتك تحيطادى اس بمديرى كاباعث صرف يرب كرغالب في اين زوافيس زواد متقبل کی شاءی کی ہے۔ اُس نے زندگی کو تعریب ہونے کے لیے جن چنرول كامهاراليا ان ميس مبسة زماده فكرار وعقل كى روى كانعتب فكاورعقل كامتزاج سي جيزيدا بوئى - اسىكو فلسفه كميت بي اورفلسفهى ورحقيقت فالب كي شاعرى كاساس غالب كى شاعرى كابشة حصة فكرا ورعقل كے امتراج سے مرتب ہوا ہے۔ یہی فلسفہ لفیات کی عملی اقدار کے ملین قریب بھی ہے۔ فالب فے جہاں :" باور آیا ہمیں بانی کا ہوا ہوجانا "کہرکر سائنس كے ايك اہم اصول كى طرف اشاره كيا، ويال اس نے زندگى كى نفسياتى حقيقتوں كو معى استكاركيا ہے: ورد كاصر ع كزرنا ب دوا بوجانا

نفساتی اصول ہے کہ ذہن اور آنگوا جمہ بہلی بارکسی چنے
کودیکھے ہیں تواس کا نیا پن مردوکو چرت وستعجاب کے اسمندر میں
عزق کردیتا ہے ، اس چنر کا پہلامشا ہرہ فر بهن اورا نکی کواسیے عجر
کااعراف کرنے برجمبور کردیتا ہے ۔ جب بیسٹ بدہ باربار
د بهن اورا نکھ کی زدیرا تاہے تومشا بدہ کی کیفیت ، ایمیت اصلیت اور محدودار لعہ وہی رہتے ہیں، ان میں کو فی قرق واقع نہیں ، وتا لیکن ذہن اورا نکھ اس مشاجدہ کودیکھ کر جیت وہ تجاب بہنیں ، وتا لیکن ذہن اورا نکھ اس مشاجدہ کودیکھ کر جیت وہ تجاب وزنی محسندر میں نہیں ڈویت وہ اپنی ایمیت وقوت، مشاجدہ دوسے زیادہ وزنی محسن کرتے ہیں۔ اور کھرانیا وقت بھی اتا ہے جب فران اور انکھ کے مقابلہ بیل کسی چنر کا مشاجدہ خود اپنے بحز کا اعزاف کرتا ہے۔
وہی ذہن اورا نکھ جومشا بدہ نے دوبرو مغلوب نھی ، مشاجدہ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع لینے آپ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع لینے آپ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع لینے آپ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع لینے آپ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع لینے آپ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع لینے آپ کو بار بار دیکھنے سے عالم ، آگئی ۔ جب کوئی مشاجدہ یا واقع کی ترجمانی کرتا ہے ، حب کوئی مشاجدہ کو اس لفسیاتی حقیقت کی ترجمانی کرتا ہے ؛

ریخ سے خوگر ہوا الناں تومشجا آسے ردی مشکلیں جھے پر پڑیں اتنی کر آسال ہوگئیں مشکلیں جھے پر پڑیں اتنی کر آسال ہوگئیں اسی طرح غالب کے ہاں خاص اشعار خالص نفسیاتی تصورات کے حاص نظرات ہیں۔ نفسیات کی سائنس میں قوت تیا فہ کو بہت دخل انسان جب کسی طرف سے مایوس ہونا نہیں جا ہتا تو وہ اسے ذہن کو ایک خود فر بہی میں مبتلار کھنے کے لئے قوت تیا فہ کا مہارا لیتا ہے۔ ہرچنداس کے ذہن میں ما یوسی اور ناکامی کے کانے بھرجاتے ہیں۔ ہرچنداس کے ذہن میں ما یوسی اور ناکامی کے کانے بھرجاتے ہیں۔ مگر قوت تیا فہ اسے ان کا نول سے قریب ہو ہے سے بچاتی وہ ہے۔ میں وہ مرحلہ ہے جہاں انسان ایک نفسیاتی مہارا یا گرابنی مایوسیوں میں موسلہ ہے جہاں انسان ایک نفسیاتی مہارا یا گرابنی مایوسیوں

کولی کی کی کے کے ایک ایک ایک ایک ایک کے ہرور کون آ میز لمحات می تبدیل کولیت ہے۔ یہ ایک ایک ایک ہے ہو زندگی کے ہرور حلہ پر موجود ہے۔ زندگی نواہ بچین کی حدد ایں ہو یا جوانی کے علم یا بڑھا ہے کہ دور میں اس نکتہ سے کبھی ہی تہیں نہیں اور انسان اپنی ناکامی کو کامرانی میں برسلنے کی سے کبھی ہی تہیں ہوئے ۔ اور انسان اپنی ناکامی کو کامرانی میں برسلنے کی سعی کرتا ہے ۔ اس یہ ذہنی کا وش قوت قیا فہ کا ایک محکس ہے۔ اسی آبا ہے۔

بود انظر تو کچه باعث تاخیر بهی مقا آب انتصف مرکوئ عنال گرمی مقا

اس زیر نی پریشانیاں انسان کالازمی حصتہیں!نسان كولازماً بردودين ال عصروكار ويتناب زندكى مترتول سع بعراد يكي منه جويمكن ايك وقد: ايك انتهائي مرورانسان يرسوج سويج كريعي رينيان موجاتا ہے کہ برخوشدوں کی بے بیناہ بارش میرے ہی جلوظ نے تک کیوں محدود ہے۔ یہ تو یر بیشانیوں کا ایک پہلوہ بیکن پرلیشا نیال ایک سنگین بهلونجى رهتى بين ميت الشان خود برليتان بوتاب، تواسع بركوني پرلیشان نظر تا۔ بہ حس طرح ساون کے اندھے کو ہرطرف ہرا ہی ہرا نظراتها اسيطرع برليشانيول مي مبتلاانسان كويمي برشفغم واندوه میں دوبی نظراتی ہے۔ وہ جس طرف یعی دیکھتا ہے اسے پرلشانیوں کی ایک بلغارا بی طرف برهتی محسوس بحق ب - اور برسب مجه خود اس كى اپنىسون كے باعث وتاہے۔ وہ است غميں اس قدر مرغم ہوجاتا كربيروني دنياك الزات اس مين كوئى تبديلي بيداكرنے معدورت یں۔ اُس کی ذہنی پرلیٹانیاں اُسے سمجھنے پرجبود کردیتی ہیں کر سارے عالم كاخيرازه بريشان ب- اوراس دنياكى برايك چيز بريشاني كانگ یں ریکی ہوتی ہے حالانک درحقیقت بات یہ نہیں ہوتی ریسباس كى اپنى دىمنى كىفيات كى انركائى كرشم بوتاسى - نفسيات كے اس مرحل كوغالب في ايك شعرين خوب واضح كياب - اس شعرمير ففياتى حقيقت جن وضاحت كم مائة بيان كي نني به وه ا پنا جواب آب ب. شعر خود میمی نفیس ہے اور انداز بیان اس پرمشز او۔انسان کی ذہنی پرنشانیوں کے بیرونی اثرات کاعکس دیکھئے:

بوئے گل، نالہُ دل، دودچراغ محف ل جو تری برم سے نکلاسو پریشاں نکلا

نفيات كيسط برنفرت كاجذبه بعى خاص المبيت ركعتاب-السان نفرت كى بدولت ندمرف ذاتى اوصاف سع وم بوجا تاسه. بلكدوه الين كردار وعل متصمعا شرقى زندكى كيدا ايك بوجه كبى بنجاتا ے نفیاتی اصوادن کے مطابق نفرت کے جذبہ کو پیدا ہوتے سے روکا جاسكتاب يكن جب يدجذب بيدا بوجائ اورول ودملغ مين جر پکڑے، تولفیاتی توتیں بھی مدد کرنے سے عاری رہتی ہیں۔ وہ صرف اتنا كرسكتي بين كداس كى شترت كوكم كردين يلكن اس يرج كوختم بنين كرسكتين-عَالَبِ كَم إل يعض اشعارايسي بي نفرت كا ظهار الني بوت بي اليي نفرت بوجر بحرائ في كالفساتي وتول كمعلقين آئي وفحم تون ہوئی لیکن اس کی شدت کم عزور ہوگئی۔ لفرت کا یہ جذبہ نفسیاتی ژاویئر نگاه كم مطابق جب بهيل جا تاب توانسان اين بگاه سه اس جرير: كومثا ديراب جوائس دوسرول كاوصاف يانوبيال مجهنكي قوت دے سکتاہے۔ نفرت کاجذب انسان کے دل میں پیدا ہوکرا سے معافرتی زنرگی میں ایک بوجوری مہنیں بناویتا بلکراس کے عمل پرایک ایسی کاری فرب كبى لكا تلب كإنسان كاشيشهُ احساس چكناچور الوجا تاس و - نفرت كاي غبارانسان کی آنکھوں پرایک ایسا پردہ ڈال دیماہے کہ وہ دومروں کے اے شکریہ کے الفاظ بھلاکشکوہ کے الفاظائ زبان پرلا تاہے۔ بلکہ يركهنا زياده كدست بوكاكرنفرت كى يدانتها نفسياتى قونؤل كوظتم كركانسان كوسرايا فرياد سناوي ب- ووكسى جيزى اچھائى كاقائل منهيں رہتاراور لفرت كاجذب اس كى فريادين ايك ايسى كيفيت بيدا كرديما ك وفالي كاس شعرى تفسيرين كرده جاتا ہے:

تو دوست کسی کا بھی سمگر نہ ہوا تھا اورول یہ ہے دہ ظلم کرمجھ پرنہواتھا

فالب کا پہناکہ محد پر جوطلم ہوائے۔ یہ توایک درست
بات ہوسکتی ہے، بیکن اور ول پرظلم ہونااس بات کی علامت ہے
کو فالب نے نفرت کے انہائی نکتہ کو نفسیاتی روشنی میں و مکھا ہے۔
فالب کی نفسیاتی شاءی میں ہم بی طور پر فالب کے نفسیات کے ہم اصول
کے مطابق اشعار ملتے ہیں ، جنہیں ہم بجاطور پر فالب کے نفسیاتی شعار کے سکے ہیں ۔ پیرنشیانی ، نفرت کے علاوہ بچھتا وے کے متعلق بھی فالب کے بال نفسیاتی روشنی میں طرح طرح کے اشعار نظر آتے ہیں بچھتا ہے
کا حساس اس وقت بدار ہوتا ہے جب انسان کو اس بات کا لقین ہوجائے

پیولوں کو دیکھتا ہے تواسے توگوں کی ہنسی یا آجاتی ہے۔ اس سلے جب
وہ منم ہجراں میں مبتلا ہوتا ہے تومیر گل سے کنرا نا جا ہتا ہے کیو بچکے
کھلی ہوتی پہھڑ یول میں اکسے مسکواتے ا نظاق ارائے ہو کے تھے
ہی نظرا تے ہیں ۔ ایک اور تعریب کہی بات اجرائی ہے :

وناک کو وریحہ کے کرتا ہوا اس کو یا واسکہ
جفا میں اس کی ہے افد از کا رف رہاکا
میں ایس کی ہے افد از کا رف رہاکا
دنیا کے شاعوی میں فلک اور مجبوب ہ ہے ہے ہی سٹھ گا ما نے تیلی اس کے اسلام نظال بایاجا تا ہے ۔ اُدود کی
میں ایس کے خوال میں ایس کی اس کے اور کھو تا ہا کہ کہ تا ہا کہ تا ہا کہ کہ تا ہا کہ کہ تا ہا کہ ت

اوركيرا

آتا ہے داغ حدیث دل کاشار یاد محص مرے گذکا صاب اے خدان الگ

تم مهین آزش بم نائ چشم خوبال تیرا بهار براکیلی گراچها نه بوا بنظاهراس شعریس شاعواند لطافت اورا لفاظ کی دلچیپ ترکیب کراس کی تمام قربانیاں ہے کا راور رائیگاں ہوگئی ہوں ساوراس کا ایٹار

ہیں کے کئی کام نہ آیا ہو۔ وہ اپنے اپنی کو یادکہ کے جب اپنے حال کہ بہنچہا ہے

تواس در میائی فاصلہ کو طے کہ نے کے بعداس کے ذہمن میں ایک تصور

پیدا ہوتا ہے ، وہ تقور ، کچھتا وے ہی کا ہے ۔ اس تمام فاصلے کو جس پر

اس کی عقل حلیتی رہی ہے اور ذہمن کام کرتا راج ہے ویکھنے کے بعد یہ

بات بھی یا در کھنا چاہیے کو عقل اور ذہمن کی اس رفتا ارکا ہا عن فنسیاتی

نرکی ہی ہوا کرتی ہے ۔ اس نفسیاتی تحرکی کی وجہ سے جو شعر تخلیق ہوا

اس میں بچھتا وے کی تلخی اس طرح ابھری ہے :

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے اور وہ ہی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے ۔

یہ جا نتا اگر تو لٹا تا نہ گھے۔ رکو میں

تسلسل خیالات کامسکد نفسیات کابہت اہم مسکد ہے یعنی کی چیز کے سوچنے میں یہ بات لقینی بہیں ہوتی کر ہم اس کے بعد کیا سوچین گے۔ صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم الیمی چیز سوچیں گے جو بھی پہلی چیز کیا واقع کے بعد ، و توسط پذیر ہوئی ہو۔

کی مسئلہ کو منطقی دلائل اور تھوس ٹبوتوں سے ثابت کونا اور کوئی
بات شعر کے لطیف پیرائے میں بیان کروینا، دو بہدت مختلف بائیں ہیں
مگر غالب اس مرحلہ سے بھی بڑی آسانی کے سانھ گذر گئے ہیں ،
مر بجھوڑنا وہ غالب شوریدہ حال کا
یاد آگیل بھے تری دیوار دیکھ کر
دیم سے سلسل خیالات کی دجان گی کیسا نیت ہوتی ہے۔
ایک خیال کسی کیساں چیزی وجسے دو ہر نے خیال کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
ایک ایسا جُرجودد نوں بخر بات میں شامل ہوا ودود نوں کے باتی اجزا مرابط
کودیتا ہو۔ غالب کے بال اس بات کی مثال اس طرح ساسے آتی ہے ؛
کودیتا ہو۔ غالب کے بال اس بات کی مثال اس طرح ساسے آتی ہے ؛
کودیتا ہو۔ غالب کے بال اس بات کی مثال اس طرح ساسے آتی ہے ؛
کودیتا ہو۔ غالب کے بال اس بات کی مثال اس طرح ساسے آتی ہے ؛
کودیتا ہو۔ غالب کر بھو کرا برشفق آلودہ یا د آیا

غم فراق میں تکلیف سے باغ نہ دو علے دماغ مہیں خندہ ہلے لے جاکا خاکب جب غم فراق میں مبتلا ہوتا ہے تواس دقت بھو تولوگ ہی اُس کا خراق اُڑاتے ہیں اور کچھ اُس کا اپنا مزاج ہی ایسا ہوجا تاہے کہ مرجز اپنی مخالف نظراً تی ہے۔ اس طرح جب وہ باغ مرکھا ہے۔ میں ان کے لاشعور کے جنسی خیالات جھلکتے ہیں ۔ اسی طرح شاعر کا ذہن معمولی آدمی کے ذہن سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے شعور میں جنریات کی شکش کھی شدید ہوتی ہے اور روعمل شدیدتر۔ غالب :

کیوں جل گیا نہ تا ب رُرخ یار دیجھ کر
جنتا ہوں اپنی طاقت دیدار وسکھ کر
اس شعریں شاعری ذہنی کیفیت جلنے کی ہے۔ اس کے
اندرایک آگ ہے جس سے وہ جلنا چا ہتا ہے۔ شاعر نے ایسے
الفاظ استعال کئے ہیں جن سے جلنے کی طاقت مختلف دوپ بدل
دی ہے۔ شاع باہر کی دنیا کو نہیں، اندر کی دنیا کو بیان کر رہا ہے۔
فالی کا گہرامطالد ہمیں بتائے گاکہ وہ د خلی کیفیات کا بہترین
نقاش ہے۔ اس کا لاشعور جانے کن جنریات کا ضامن ہے ۔
اور جب لاشعور کی طاقت ہم پر لورا قبضہ جما ہے اور ہماری پیرکا
اور جب لاشعور کی طاقت ہم پر لورا قبضہ جما ہے اور ہماری پیرکا
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہے۔ شراب نوشی، افیون ، چیکس
خود کشی الیسی ہی حالت ہیں ہوتی ہیں۔ خالیب نے اس نکستہ کو
جائیں اور اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ خالیب نے اس نکستہ کو
جائیں اور اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ خالیب نے اس نکستہ کو
اس طرح بایا ہے ،

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو اکب گونہ بے خودی مجھے ون رات چاہئے شاع رشراب اس لئے پیتا ہے کہ اکسے بے خودی ہو۔ بلکہ وہ حقیقت کی دنیا سے بھی بھاگنا چا ہتا ہے۔

"نا پھر نہ انتظار میں نبیندائے عربحب سے کا عہد کرگئے آئے بوخواب میں نفیات میں یہ مئل کتنا عام ہے کنواب ہماری خواہشات کے عکاس ہیں۔ وہ آرزویس جوہم دن میں پوری نہ کرسکے ہیہ ہما رہے کاشعور میں دب کردہ جاتی ہیں۔ اور دات کوجب ہم سوجاتے ہیں تو چوروں کی طسر ن کا شعور سے نکل کرہما رہے خوابوں میں درآتی ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کر نشاع کے لئے یہ بات کس قدر باعث مرت ہوگی کہ اس کا مجوب اس کے یہاں آئے اور آئندہ ملنے کاعمد ہوگی کہ اس کا مجوب اس کے یہاں آئے اور آئندہ ملنے کاعمد نظرة قى ہے ۔ جى الى جوب كى النهم بيال كى وجہ سے شاعونے البغ اپ كو بيميال بيجھے ہيں اكي طرح كا سكون اور مزا يا يا ہے ۔ مگر و سام ل يە زندگى كى ايك بېر ت برى حقيقات ہے أيك اور جگر بھى طاحظ فوائين: شمار سبحه، مرغوب بنت مشكل لپ ندايا تماشار ئے بيك كف بُرون صدول پ ندايا اس يس بھى وہى بات ہے ۔ جونك تسبيع بھير نے سے شاع اس يس بھى وہى بات ہے ۔ جونك تسبيع بھير نے سے شاع کے جبوب كو ايسا محر بي بوت ہے ۔ جونك تسبيع بھير نے سے شاع

ربون کوقیق میں گئے ہمر نے ہے اس لئے اس نے تبیع بجھرنے کا مشغلہ اختیار کررکھاہے۔ اورسکتاہے خالب کے جبوب کوسی جی ایسے واقع علی نہ ہوئے ہوں ارداس طرح اس شکل میں یہ آرزو پوری ہوری ہو۔ علی شہور نظے ہے جس میں وہ دکھا تاہے کہ کسی عورت کا شوہر مرگیاا وراس پرسکۃ طاری ہوگیا ۔ وہ کسی طرح نہ روتی تھی۔ لوگول شوہر مرگیاا وراس پرسکۃ طاری ہوگیا ۔ وہ کسی طرح نہ روتی تھی۔ لوگول نے طرح طرح کی ترکیبیں کیس مگر کارگرنہ ہوئیں ۔ آخر کارایک بڑھیا سے کے اختیاراس نے اس کی گودیش اُس کا بچہ لاکرڈ ال دیا ۔ مال نے لے اختیاراس کے احتیاراس کے احتیاراس کے احتیاراس کے احتیاراس کے احتیاراس کے احتیاراس کی گودیش اُس کا بچہ لاکرڈ ال دیا ۔ مال نے لے اختیاراس کی مدیری اُس کی جو مناحشہ رع کروہ ۔ اور آکسو وُں کی جھڑی بندرہ گئی ۔ نیچے میں کا مدید چو مناحشہ رع کروہ ۔ اور آکسو وُں کی جھڑی بندرہ گئی ۔ نیچے میں

ايك اورشعر- 4:

اس نے اپنےمرده شوہرکو پالیا تھا۔

سیکھ ہیں کہ وزوں کے لئے ہم معتوری
تقریب کھے تو بہر ملاقات چاہئے
اس شعرمیں بجری جنبی جبلت کارفراہے۔ ایک تو وہ جونا بنے صاف صاف طا ہر کردی ہے ۔ لیعنی وہ معتوری اس سئے سیکھتے ہیں کہ وہ مدرخوں کی ملاقات کا وسیلہ بن جائے ۔ اس طرح معتوری جنسی کہ وہ مدرخوں کی ملاقات کا وسیلہ بن جائے ۔ اس طرح معتوری جنسی کہ وہ مدرخوں کی ملاقات کا وسیلہ بن جائے ۔ اس طرح معتوری جنسی کششش کا باعث ہوئی ۔ لیکن اس میں ایک اور بڑی تقیقت بھی موجود ہے ۔ جولفظ معتوری میں بنہاں ہے ۔ جولفظ معتوری میں بنہاں ہے ۔

مُصَوِری اوردیگرتمام فنون جیشی دیا و کا اظہار ہوتے ہیں۔ جسبہم اپنی اس جبلت کو دیا لیستے ہیں تو یہ اسپنے اظہار کے لئے دوسرے راستے اختیار کرتی ہے۔ جن میں دو بڑے و راستے شاءی اورصوری بھی ہیں۔ بقول آفی ویکھا جائے توعلیم وفنون بھی نسائو کے لئے ایک جسم کا جنسی نعم البدل ہیں۔ اور تہذیب بذات خودایک بڑی حدیگ ان قولوں کی جان ہوتی ہے جو مخز اچینسی کی پیدا وار ہیں۔ فرانیڈ بھی بہی بتا تاہے کم صفور وں کے تمام شام کا روں

غالب كااعتذار

ستيل قلارت لقوى

فالب کائین، نازونعمیں گزرا، زماندنے ایک مخوکرلگائی، باپ
اور چاکا سایر سے انحا، ننھیال نے گلے لگایا بمرال نے مہاراد یا طبیعت
جوان، ہمت بلندا حصلہ قوی، زمان کے سردوگرم کوستے رہے۔ کمال خرد بو
عوام کوجنوں نظرات اسے، اس نے تخیل کواوج وعودج بخشا اوراس فوت
کماس کی پرواز ہوئی بجہاں بالعوم بنجنا، ہرا کیہ کے بس کی بات نہیں۔
مکن اس بلندی کے نقدان کی شکل میں رونعا ہوئی بجس نے مصائب وا لام
طاہری وماد می کے فقدان کی شکل میں رونعا ہوئی بجس نے مصائب وا لام
فاہری وماد می کے فقدان کی شکل میں رونعا ہوئی بجس نے مصائب وا لام
فاہری وماد می کے فقدان کی شکل میں رونعا ہوئی بجس نے مصائب وا لام
فاہری وماد می کے فقدان کی شکل میں رونعا ہوئی بجس نے مصائب وا لام
فاہری وماد تی کے فقدان کی شکل میں دونعا ہوئی بجس نے مصائب وا لام
فاہری وماد تی کی فرورت ہے۔
سرکرتا ہے، دیکھنے کے گئی و یدہ عبرت گاہ اور سنف کے لئے گوش

کائنات میں حرکت و تغیر در مہل جیات اور اس کے ارتقاء وروا اسبب ہے، اس کے جیات انسانی مختلف او وارسے گزرتی ہوئی، نقط ورج پر پہنچ کررو بزوال ہوتی ہے ، ارتقائی منازل بڑی تیزی سے طے مق ہے ، مگر تنزلی کیفیت میں نرمی و آہتگی یائی جاتی ہے، کیزکو ایں وال آمادہ اجزا آفر بیش سے تمام " کے پیش نظر د

ہوس کو ہے نفاط کارکیا کیا نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا!

نست کو بلند؛ حوصلہ کو توی ، اور و م کو بختہ بنانے اور طبیعت کو انگیفت کے ایک مؤثر فرد لیوسید - ہرانسان ابنی بساط کے مطابات جہد البقا پیشخول محروف رہتا ہے ۔ اپنی کوشش کی منرل ارتقا پر بہنج کر بیتے مراکز ایک نظر التا ہے ، ایک کوشش کی منرل ارتقا پر بہنج کر بیتے مراکز ایک نظر التا ہے ، ایک کوشش کی منرل اور کبھی اضطراب قلب کے ساما ن التا ہے ، ایک منازل بھراست مقام جہد ہر المنات بین منازل بھراست مقام جہد ہر المنتی التی بین ۔ وہ وزم کا و حیات میں بھر نبرو آزمانی کی بخت کر السے ۔

مگرنقط عودج کے بعد منازل زوال ننروع ہوجاتی ہیں، اس لئے بہت جلد اضمطال کا شکار ہوجاتا ہے اور کہ اشختا ہے:
مضمحل ہوگئے قوئی غالب
وہ عناصر میں اعتدال کہاں
غالب کے عناصر کی ہے اعتدالی کے دور میں فواب یوسف علی خال ناظم دائی رامیورٹ خالب کے متعلق کتناصیح

اليسى نظم اليسى تاريخين، دورسه على كو كب بوسكتى بين . حقا إكر الله نقالى في آب كو بين بوسكتى بين . حقا إكر الله نقالى في آب كو بين النظر بيداكيا هيه بين كمال كو ديك النظر بيداكيا هيه بين كمال كو ديك الن بين آب كى ذات فرد كا مل به بين الب كى ذات فرد كا مل به بين مرسله اكثر نقل محفل ربهتا به بيوسنتا هيه بين وارفته بهو جا تاسه وارفته بهو جا تاسه وارفته بهو جا تاسه وارفته بهو جا تاسه وارفته بين و برارون برسس اليف فول برسس فلك بيرا بوا لكا تاسه ، تب كهين ايك فنحول من فلك بيرا بوت الكا تاسه ، تب كهين ايك فنحول من كمال كا بيدا بوتا الله و المكاتيب غالب والتي الله في كمال كا بيدا بوتا الله و المكاتيب غالب والتي الله في كمال كا بيدا بوتا الله و الله و المكاتيب غالب والتي الله في كمال كا بيدا بوتا الله و الله

آسے! اس بے مثل عدیم النظیر و کا مل اور الفر کو ہم اس اور الفر کو ہم کی عرکے آخری حصنہ کا جائزہ لیں اور زبانہ کی کر بنائی، حالات کی خوافی قوت جہانی کی ناتوانی ، حوصلہ و بجہت کی بے چارگی ، عقل و خرد کی البری پر بیشانی کا مشاہرہ کریں ۔ وجودان ان کی نشود نما ، ارتفاء و ذوال کی منازل ، جب سامنے آتی ہیں توریب نے زیادہ حسرت ناک زمانہ بہی منازل ، جب سامنے آتی ہیں توریب نے زیادہ حسرت ناک زمانہ بہی برخصا ہے اور بیاری کا زمانہ ہے جوکشاں کشاں انسان کو موت کی ملون ہے جاتا ہے ۔ یہی ہاتا برعد کے لئے ذرید عرفان برتا۔ ای جا گوائی سے نسل انسانی کو تجات دلانے کے لئے در مصنطرب ہوئے۔

مگر، بفولے آیت کلام النی سمل نفس خالفة الموت "سے مفرنین کیونکه موت کا ایک دل معین سبے " اور حرکت و تغیر کا تفا صدیمی بی اور درکت و تغیر کا تفا صدیمی بی ورند « نفتش شوخی کریر کا فریادی " نسبے - اور "برلقویرا بیرین کا غذی تنهی نہ دنیا تصویر خانه ، فریسے اور یہال تشب و روز تماشانه ہو۔ کرفتم نه زوال بی محرک ارتقا ہے منزل ارتقا کی محفلیل تو گرخفه از خیال " بریم کرتا ہے اور ورق گروائی کنی کی بت خانه " میں مشغول رکھتا ہے - ممکل سی سے اور ورق گروائی کنی کی بت خانه " میں مشغول رکھتا ہے - ممکل سی سے ساتھ ساتھ میں کیفیت ہوجاتی :

ضعف سے ہے نے قناعت ہے ہے ترکیجہ ہو ہیں وہال تکیہ گاہ ہمت مرد انہ ہم اگرچ غالب کی شکایت ضعف واضحطال کاسلسلہ ، ہم او تکہ پہنچا ہے ایکن وہ ۲ ۲۸ اء تک ذہنی وجہانی کالیف بہرطور پر داشت کرتے ہے۔ مگر ۲۸ ۲۸ او میں جب وہ رامپورسے لوٹ رہے تھے ، مراد آباد کے نزد کی آریا مگر ۲۸ ۲۸ اورکیا ہی تفاکر شتیوں کا عارضی پل لوٹ گیا۔ یبا دھو، سامان اورطازی آدھو، جاڑے کا میہم ، بڑھاہے کا ذات ہارش کا زور بھیگتے ہماگتے ، مراد آباد کی سرائے یں پنچے ۔ مرف ایک کمبل ہی طویل رات گزاری اور اسپ اس شعر کی آدہ میں گئی۔

> گرم فریادر کھاشکل بہالی نے مجھے تب امال بجریس دی بردلیالی نے مجھے

صبح کوصا بنزادہ ممتازعلی خال کے آونی بنیج اور نواب سعیدالدین خال کے اس کے گئے۔ بھر مولوی جمدس خال صدرالصد ورمراد آبادا ب گئے لئے۔ بھر مولوی جمدس خال صدرالصد ورمراد آبادا ب گئے لئے آئے۔ تینول تعظیم دتو قی بجالائے علاج ، معالید کا ایا ۔ یہ پانچ دن تھیر نے کے بعد عازم دہلی ہوئے ۔ مہ جنوری ۲۷۱ء کو قضائے اہلی "یا" بلائے ناگہائی " عازم دہلی ہوئے ۔ مہ جنوری ۲۷۱ء کو قضائے اہلی "یا" بلائے ناگہائی " کی اندرا بین گھر پر از ل ہوگئے ۔ آتے ہی شاگر دول اور دوستول کو ابنی حالت زاد تحریری ۔ نواب کلب علی خال والی را میورکو یہی حالات سف میں ۔ بینی بر اندہ میں اس میں مودودی کوی بالشف میں اس میں میں ۔ بینی بر اندہ کی میں اس میں مودودی کوی دوری سے بو تک کا بات شروع اوری و نواب را میورکو خط مورخہ مار زوری ۲۰۰۱ فردری کا مهینہ اسی طرح گزرا ، فردی سے بو تن کا بات شروع ، و کی وہ نواب را میورکو خط مورخہ مار زوری ۲۰۱۲ فردری کا میں بین بین ،

اب اس درویش د لریش کاحال سفتے اِسْ اِ مدت سے کھو بیٹھا ، اب آ تکھوں کو بھی روبیٹھا ۔ دور مرف تدوقا مت اُدی کا دیکھا جاتا ہے۔ چبرہ انجیل

نظرنهین تلب فقدان راحت اسقوطیا شها ا صعف بهر ضعف بخت ایراحال بعینه میری اس شعرک موافق ہے: درکشاکش ضعفی نگسلدرواں ازنن اینکدمن نمی میرم ایم زناتوانیهاست " درکاتی غیرم ایم زناتوانیهاست "

۲۹ ماری کومرف اتنا مکھا ہ ایناها ل اس سے زیادہ کیا تکھوں کہ آگے اتواں تھا وراب نیم جاں ہول کئے مگر جب تقل سماعت ، منعف بھا کے علادہ ہاتھ باؤں میں رعشہ کے آٹا رظاہر ہوئے تواصلات اشعار سے معافی چاہتے ہوئے ، مرا پریال ۲۲ مرا بریال ۲۲ مرا بریال ۲۲ مرا بریال ماحرد سن مودود میں ابنی حالت کا لقشہ اس طرح کھینیا ہے :

صحت بہت تیزی سے گردہی تھی، اصحولال کا مخت جملا ہور ہاتھا، ضعف بھی اپنی گرفت سخت کرتا جا رہاتھا اوریہ تمام سفسہ را مپورکی بمکات تھیں ۔ زندگی سے بھی ناامید ہوکر دن گن رہے سختے گویا:

منحصرمرنے یہ ہوجسن کی امپیر اامیس میں کی پیکا چلہئے ایسے ہی عالم میں خط بنام حبیب انتر عال ذکا موزد مرام میں میں تکھتے ہیں ا

ابنیم جان ہوں۔ آگے بہراتھا، اب اندھا ہوا چاہا ہوں، دام پور کے سفر کارہ آوردہ، رعشہ وضعفہ جہاں چارسطریں سکھیں، انگلیاں ٹیڑھی ہوگئیں جر سوچھنے معگئے۔ اکہنٹر برس جیا، بہت جیا اب ندگی برسول کی نہیں، جہینوں اورد نوں کی سبے '' زندگی برسول کی نہیں، جہینوں اورد نوں کی سبے '' (خطوط غالیب صالحہ)

ا مهی حالت غلام غورت خال بیخ برکو تکمی ب : "طاقت سلب ، حواس مفقود ا مراحن مستولی ، بقول نظآمی : سیکے مرد شخصم مردی روال" - البته صوفی نیر اسادا وزریا ده وضاحت سے مکھاہے :

> " فقرابناحال زاریکھتاہے۔ آپئٹریرس کی عمر، پانوں سے اپا بچ ، کانوں سے بہرا۔ دن دات پڑارہ ہاہوں دوسطریں تکھیں، بدن تحقرا با حرث سوچھنے سے رہا۔ قریمی ساقط بحواس مختل، فذا قلیل بکدا قل: عمر بھر دیکھا کئے مرنے کی را ہ مرکتے پر دیکھئے و کھلائیں کیا " مرکتے پر دیکھئے و کھلائیں کیا "

اس سال ۱۹۸ او کے آخر کمله کم و بیش یہی باتیں ہرایک کو علی بین خط بنام احمد حسن مودودی مورخد مرا راکتو بر ۲۹ مراوی محقد بن :

"اجی وہ تو میں نے نواب صاحب کوہنسی ایک بات نکی تھی، ووستا نداختلاط تھا کجئی میں بہرا ہوں ، گانا کیا سنول گا ؛ بوڑھا ہوں ، ناج کیب دیکھوں گا ؛ بوڑھا ہوں ، ناج کیب دیکھوں گا ، فغذا مجھوا شے آنا ، کھانا کیا کھا ڈن گا ؟ جبئی ، سورت میں انگریزی شرابیں ہوتی ہیں ، اگر وہاں آتا اور شرکی محفل ہوتا تو پی لیتا ۔ "

اورجب میرغلام بابا نے خود غالب کوجش کے علیہ رہردگرام سے آگاہ کیا۔ اورجن کے لوا زمات واستظامات کی تفصیل مکھی، اور دعوت شرکت

دی، تو خالب نا توال ونیم جاں کے دل پرجوگزری وہ ما رنو مرکے خطے

ظا برسبه ا

ارقد گلگول نے بہاری سیرد کھلائی ہوار ریل دوانہ ہونے کی ہردل میں آئی۔ پانوں سے ا پانچ ، کانوں سے بہرہ، ضعف بصارت، ضعف ول، منعف معدہ ، الی سب ضعفوں پہ ضعف طابع ۔ کیوں کرقصد سغرکروں ؟ تین چارشیا ندروز تفق کس طرح لبرکروں ؟ گفنٹہ بھریں دوبار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے ۔ ایک ہفتے، دو ہفتے کے بعد ناگاہ قو لنے کے دورے کی شدت ہوتی ہے۔ طاقت ناگاہ قو لنے کے دورے کی شدت ہوتی ہے۔ طاقت جسم میں، حالت جان میں نہیں، انامیراسورت کی عودت، حیثرا مکان میں نہیں، انامیراسورت کی عودت، حیثرا مکان میں نہیں، انامیراسورت

" زلیستن دشوار، اس جمینے بینی رجب کی آ تھویں تاریخے سے تہتروال برس نزوع ہوا۔ غذا جبع کو ساست بادام کا تیرہ، قندک نربیت کے ساتھ، دو بہرکوسیر بھرگوشنت کا گروها بانی، قریب شام کبھی بھی تین سلے ہوئے کا راحا بانی، قریب شام کبھی بھی تین سلے ہوئے کا کہاب۔ چھ گھڑی دات سے پائے دو بی بی بر فراجانا

الا قبله! ضعف ف مضحل کردیات بی این است مین رجب کی آی وی تاریخ سے میں رجب کی آی وی تاریخ سے میں مہد ورع ہوگیا۔ غذا باعتبار آرد بریخ مفتو، صبح کو بان سات با دام کا شیرہ ، بارہ نبج آب گوشت ، شیام کو چارکباب شلے ہوئے ۔ لبس آگے خلاکا نام ، شیام کو چارکباب شلے ہوئے ۔ لبس آگے خلاکا نام ، شیام کو چارکباب شلے ہوئے ۔ لبس آگے خلاکا نام ، شیام کو چارکباب شلے ہوئے ۔ لبس آگے خلاکا نام ، شیام کو چارکباب شلے ہوئے ۔ لبس آگے خلاکا نام ، شیام کو چارکباب شلے ہوئے ۔ لبس آگے خلاکا نام ، د

ا ١٨٥٤ كى قيامت صغرى كے بعد انگريزول في تاليف تلوب كم لي بهت سے طريقے اختيار كئے بجن بين اسكولول كالحول اور سوسائشوں کے انعقاد کوا ولیت عال ہے - درملی اورلا ہور میں علی اور او بي سوسائشال قائم كى كئيس اوران كى سر پرستى كى كئى - دېلى سوسائى قیام کے لغداداکین نے غالب کو بھی اس میں خرکی کرلیا۔ کما بول پران سے رائے فی جاتی ، ان کی تصانیف کوسرایا جاتا ۔ اس کے اجلاس ہوتے جسيس ابل دوملى اسيخ مضامين وغيره يرصف التكريز حكام بهى شركيب اجلاس ہوتے بچنانچراا راکست صدی او کاآب بھی ایک مضمون برُه عِي عَق وسمبرالا الماء مين سرد انل ميكلود لفانت كورز بنجاب دیلی آئے توسوسائٹ نے سر پرستی کی درخواست کی واسی مسلمیں ، ارتجار كوايك دربارمنعقدكياكيا يجرس ابل علم وادب وفن كى حصلها فزائ كيكى ا در ماجي مصلحين كے كا زما مول كور إنا كيا _ لفظن كور نرنے اردو مِن تقرير كي ، تقرير سے پہلے مرف غالب كوخلوت عطا فرما يا اور تقريريس بجى اس كاذكركيا- (مزيد ديجي يُنفالب كارابط فرنگ مطبوعة ماه نو فروري ١٩٧٣ع) غالب بے حد كمزور تھے جدياك يهد بيان كياجا چكام - چنائخ اس دربارس مى خلعت لين

کے لئے وہ پیارے لال آئٹوب کے سہارے لفنٹنٹ گورنر کے پاس کک پہنچے تھے۔ یہ غیرمتوقع مرحمت خاص ، غالب کے دل پڑمردہ کے لئے بہجت انگیز ثابت ہوئی ا ورگردِ طلال وریخ راہ کو تھوڑی دیر کے لئے بھلا دیا ،جس کا کیف بھے واں کے لئے غر غلط کرنے کا ذریعہ بنا نواب را مبور وغیرہ کو اسی کیفِ نشاط کے عالم میں خطوط سکھے، لیکر یکیفیت بہت جلد ختم ہوگئی ، کیونکہ ایک سال کی مذرت میں امراف گوناگوں اورضعف نے یہ حال کردیا تھا :

ہوفت اصعف بیں کیا ناتوانی کی نود قد کے تھکنے کی بھی گنجائش مریت بنہیں ہجوم مصائب نے انہیں ایسا گھیراکہ وہ " درد کا حدیث گزراہے دوا ہوا کی منرل میں پہنچ کر:

ریخ سے خوگر ہوا انساں تومٹ جا ماہے رہے مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کر آساں ہوگیں کی جیتی جاگتی تقبویر بن چکے تھے، لیکن یہ تمام باتیں قوی بین ب ترا رہنے تک کی ہیں، کیونکہ:

منگ دستی اگریز ہوسالگ تندرستی ہزار لغمت ہے مگر غالب کی حالت اس سے بالکل برعکس بھی ۔ تندرستی کا فقدا، تنگدستی کی بہتات، اورمصائب و آلام کی افراط- پھر بھی غالب کی طما نیمت کا یہ عالم بھا ؛

ہوچیں غالب بلائیں سبتمام ایک مرگ ناگہانی اورسیے زمانہ کی نیزگی اور عقیدت ابنا ئے زمانہ کی ستم ظرایفی دکھیے کرالسا النسان جس کا یہ عالم ہو؛ کراٹھنا بیٹھنا وشوار؛ تکھنا پڑھنا محال، سننا نامکن، دیکھنا مشکل، طاقت زائل ،حواس مختل، نز ہوش قائم، نرعقل درست ۔ مگر دوستوں اورشاگر دوں کا تقاصنہ کر خط کا جواب دو، کلام پراصلاح دو، بعالم مجبوری اکمل الاخیار میں یہ اعتذار تھیرایا:

ا ویگرازخونیشم خبرنبود، بمکف برطرف ایس قدر دانم کرغالب نام یا بردشتم بجوم غمسے فراغ نہیں، اگرچہ گوسٹه نیفین فیخانمال خراب لیکن بجسب رابط از کی کثیرالاحهاب بول داطران وجوانب سے خطوط اتے ہیں ۔ ادھر سے بھی ال کے جواب محصی السلطے اصلاح کے آتے ہیں ، اور سے بھی جاتے ہیں ۔ اُل صاحبول میں اصلاح کے آتے ہیں ، اُل صاحبول میں سے اکٹرالیے ہیں کردین نے انہیں ، نرائخول نے جھے دیجھا ہے ، مجتت دلی اور نبعت و رحانی میں الیکن صاحبان بلاوِ دور درست کیا جانیں ، میرا حال کیا ہے ؟ ہمفتا و ویک سالہ عمر کی کتاب میں فصل آخر کی حقیقت سے حال کیا ہے ؟ ہمفتا و ویک سالہ عمر کی کتاب میں فصل آخر کی حقیقت سے حال کیا ہے ؟ ہمفتا و ویک سالہ عمر کی کتاب میں فصل آخر کی حقیقت سے حال کیا ہے ؟ ہمفتا و ویک سالہ عمر کی کتاب میں فصل آخر کی حقیقت سے حال کیا ہے ؟ ہمفتا و ویک سالہ عمر کی کتاب میں فصل آخر کی حقیقت سے حال کیا ہے ؟

کردس پندره برس سے ضعف سامعہ وقلّت اشتها میں مبتلاہوا ، اور یہ
دولؤں علتیں دورا وزول دیں جسّ حافظ کا بطلان علاوہ ۔ جول جول
عمر بڑھتی گئی، یہ امراض بھی بڑھے گئے ۔ قصد مختصراب سامعہ کا حال یہ ہے
کرایک شختہ کا غذکا جع دوات فلم سامنے دھوار ہتا ہے ۔ جود وست ہتے ہیں
پرسٹ مزان کے سواا ورکچھ کہنا ہوتا ہے ، وہ تکھ دہتے ہیں۔ ہیں اُن کی توریر
کاجواب زبانی دیتا ہوں۔ غذا کی حقیقت یہ ہے کہ مسبح کو آٹھ دس بادام کا شیروا
دو پہرکور میر کھر گؤشت کا بانی ، دوگھڑی دن وستے دویا تین سلے ہوئے کہا ۔ گ

کامطلع ور دزبال ہے : مشہور ہیں عالم میں ، مگر ہوں کھی کہیں ہم القصد مذ در ہے ہو، تمارے کر مہیں ہم خط مکس میں یاکتاب میں رکھ دیتا ہوں الد بجول جاتا ہوں ۔ آگے لیٹے لیٹے خط مکھتا تھا ، اب رعشہ یوں بھی نہیں تھے دیتا ۔

نسان حدست كزرا - رعشه صعف بصريه ياران نوآ مره بس - ميرتقي مرحم

"صاحب المل الاخباراورها حبائم ف الاخبارا في بوجمينة مجدك مطاعطة في الدوية المحام كالم كالقائم كالمعنية المحتلة في الدوية مشابده ميرا كلام كالقائق المركة المحام كالم كالقائم المركة المحام المحتلة ال

"امن گارش کی نبرت سے تصوریہ ہے کریس اجاب بیرے حال سے اطلاع پائیں اگرخط کا جواب یا اصلای غزل دیریں پہنچ تو تفاضا اور اگرز پہنچ تو شکامیت زوائیں۔ میں دوستوں کی خدمت گزاری میں کہمی قاصر مہنیں رہا۔ اورخوشی خوشنودی سے کام کرتا دہا۔ جب بالکل نکما ہوگیا، نہ حال باتی رہے، نہ طاقت بچراب کیا کردں ؟ بقول خواجہ در آیر :

میں وفا کرتا ہوں، لیکن دل وفاکرتا نہیں اگر کسی صاحب کو میری طرف سے پھے در تا دطال

ہو توخالصاً لنگر معان فرمائیں ۔ اگر جوان ہوتا تواجاب ستے دعائے صحبت کا طلب گار ہوتا۔ اب جو پوڑھا ہول تو دعائے مغفرت کا خوابال ہوں .

غالب ۴

غالب کا یہ اعتدار چھپا، لیکن اس پرکسی نے نہ وحیان دیا اور نہ عل کیا۔ یہ اعتدار کب جیسیا ؛ سیآح کو ۲۳ راور ۲۵ را پر پل کے خط میں مکھتے ہیں ؛

> میراحال دیجها برگارین اب محض کما بوگیار خوا میراحال دیجها برگارین اب محض کما بوگیار خوا مجھوٹ نه بلوائے بہجاس جگرے اشعار واسطامللع کے آئے بوئے بہن میں دھوے ہیں۔ الانجمارین ماجوں کے نام بھتا بول میرا برا بیم علی خان صاحب میسر علم علی خان صاحب ، نواب عباس علی خال کویں تمہا رسے کے حقیقی امول ۔ غرفیکر انہیں اوراق میں تمہا رسے کاغذ بھی دھرے بوئے ہیں ۔جس دن ذراا فاقت باؤل گا، توان سب کوا غذ کو دیکھول گائی

(خطوط غالب شام)

" پہلے یہ پوجیتا ہوں کرمیری طرف سے جواعذار حجیلہ ، وہ تمہاری نظرے گزراہ کا انہیں ؟ ندگزرا ہوا تواکمل الاخبار ماہ شوال سے جاروں ہفتے کے دوورقے دیکھ لو! ایک مہفتے میں نکل آئے گا " (ھرامام)

اس بیان سے مترشے ہے کہ یا عقد ارما ہ شوال میں شائع ہوا تھا۔ جب انگریزی مہینہ سے تطبیق کرتے ہیں تو بکم شوال ۱۲۸ اھا، ۲ فروئ ۱۸۸ بعد مصرکے دن واقع ہوتی ہے، اس لئے اعتدار فرددی کے مہینہ میں تکھا گیا ہگا۔ جنانچا کی خط بنام حبیب لندخال ذکا ۵ اسفروری ۱۲۸ اکا لمتاہے، جس کا مضمون اعتدار ہی جبیبا ہے۔ اور میر تبقی تیر کا وی کا طلع جواعد ارمیں ہے۔ اس میں کبی ہے:

> " مترابهترا ؛ اردوی ترجمهٔ بیرخرف به میری مهتر برس کی ترسه ، پس بی افزی « بوا گویاهافظه کبهی تعابی نهین سامعه باطل بیت دن سے تعار دفته رفته وه بھی حافظ کی ما نندمعدوم ہوگیا۔ اب نہیئے مجر

سے یہ حال ہے کہ جود وست آتے ہیں، سی برسش مزاج سے بڑھ کر اجزیات ہوتی ہے وہ کاغذیر کھد ہے ہیں غذا مفقود ہے جوج کو قندا ورشیرہ باد ام مقتر، ددہیر کوگوشت کا پانی، مرشام گوشت کے نے ہوئے کہا ہے، سوتے وقت پاریخ روبے بھر شراب اوراسی قدر گلاب سے خرف ہوں 'پوسٹ ہوں ' عاصی ہوں ، فاسق ہوں ' روسیا ہ ہوں ، یہ شعریہ تقی کا میہ ہے حسیجال ہے ؛ مشہور ہیں عالم میں گر ہوں بھی کہیں ہم القصہ نہ در ہے ہو ہما رہے کہنیں ہم القصہ نہ در ہے ہو ہما رہے کہنیں ہم وظایا خطوط فالیہ)

الم نورجیم اقبال نشان اسیف الحق میان داد خان سیاح کوغالب نیم جان کی دعا پہنچ و قبی تہائے دوخط آئے۔ آگے میں لیٹے لیٹے کچے دکھتا تھا اب وہ بھی نہیں ہوسکتا ۔ ہاتھ میں رعشہ آنکھوں میں ضعف بھر کوئی مقدی میرا نوکر نہیں ہے ۔ دوست آسٹنا کوئی آجا تا ہے تواس سے جواب کھوا دیتا میرا نوکر نہیں ہے ۔ دوست آسٹنا کوئی آجا تا ہے تواس سے جواب کھوا دیتا میرا نوکر نہیں ہے ۔ دوست آسٹنا کوئی آجا تا ہے تواس سے جواب کھوا دیتا کیا جانس دیاں ؛ ایکمل الاخیاں اور ایٹر ف الاخیاں والے کے دریاں میں میں

بھائی : یں دولوی دن کامہمان ہوں اوراخبار والے میراحال کیاجائیں ؛ بال ؛ اکمل الاخبار اورائش الاخبار والے کریہ بہاں کے رہے دالے بین اور مجھ سے مطح رہتے ہیں، سوان کے اخبار میں، میں نے این امفی مفسل جال جھپوا و باہے، اوراس بین، میں نے عذر جا با خطوں کے جواب اوراشعاری اصلاح سے داس پرکسی نے علی نہ کیا، اب کے ہو جواب اوراشعاری اصلاح سے داس پرکسی نے علی نہ کیا، اب کے ہو

مے خطوں کے جواب کا تقاضا اور اشعار واسط اصلاحوں کے جید آتے ہیں الم میں شرمندہ ہوتا ہوں ۔ بوڑھا ، اپائج ، پورابہرا ، ادھا اندھا ، دن رات پڑارہ ہا ہوں ۔ ماجتی پانگ کے باس لگی ہوں ۔ ماجتی پانگ کے باس لگی رہتی ہے تیشت چوکی پلنگ کے باس لگی رہتی ہے ، موت ست چوکی پلنگ کے باس لگی اسے ، مرتبی ہے ، سوتشت چوکی پر تعمیر سے چوستھ دن الفاق جانے کا ہوتا ہے ، اور حاجتی کی حاجت سبب سرعت بول کے گھنڈ بھرس پانچ چھا ہوتی ہے ۔ اور حاجتی کی حاجت سبب سرعت بول کے گھنڈ بھرس پانچ چھا ہوتی ہے ۔ اور حاجتی کی حاجت سبب سرعت بول کے گھنڈ بھرس پانچ چھا ہوتی ہے ۔ اور حاجتی کی حاجت سبب سرعت بول کے گھنڈ بھرس پانچ چھا ہوتی ہے ۔ اور حاجت سبب سرعت بول کے گھنڈ بھرس پانچ جھا ہوتی ہے ۔ اور حاجتی کی حاجت سبب سرعت بول کے گھنڈ بھرس خاص بھی می خاص می میں جو اعتذا رہیں خاص بھی می خاص می میں جو اعتذا رہیں خاص بھی می خاص اس عبارت برغور فراسینے :

" صاحب المرالاخبار اورصاحب الشرف الاخبار في جو جميشة مجدت على جلة حلة ربت بين اورمير إحال جائت بين - ازروك مثاهده ميرك كلام كى تعديق كريك اس اعتذاركواب اخباريس جها باب كل ديگر صاحبان طبع اوروا قمان اخبارا اگراس عباريت كواب اوراق مين درج كرين محقق قو نقر آن كا احدان مند بوگا -

اس نگارش کی شہرت سے مقصود یہ ہے کرمیرے احباب میرے حال سے اطلاع بابئی ۔ اگرخط کا جواب یا اصلاسی غرب دیریں پہنچے تو تقاضا، اور اگر نہنچ تو شکا بت نه فوائیس میں دوستوں کی خدمت گزاری میں کہی قائم ہیں را درخوشی، خوشنو دی سے کام کرتا رہا "

اس عبارت کا برجد طا برکد را به که بهی وه اعتذارید، اور حیث نالب نے دوسرے اخبارات میں نقل کرنے کی استدعائی تھی، اور اسی بنا پر انہوں نے سیآح کو نکھا تھا۔ اولوں نے اس اعتذار کو بھا بائیاں میں براحال دیکھا بوگا ۔ دوسرے اخبار والوں نے اس اعتذار کو بھا بائیاں اس کاکوئی سراغ نہیں ملتا، لیکن صاحبان اخبار سے استدعا کرنے کا یہ طریقہ اس ناکوئی سراغ نہیں ملتا، لیکن صاحبان اخبار سے استدعا کرنے کا یہ طریقہ اس زمانہ میں اسی طرح استدعائی گئی تھی ۔ اورا بل مطالع اشتہار چھا تھا، اس میں بھی اسی طرح استدعائی گئی تھی ۔ اورا بل مطالع اس استہار کو لیے اپنے اخبار میں درج فرائیں ۔ عبارت بالاکا دوسر اسی اس اسی میں اسی طرح استدعائی گئی تھی کہ اس میں مقصدا عدّار پر روشتی ڈالنا ہے۔ نیز ساری عبارت میں کفا طریق عمارت میں تفاطیخ تھی والفراوی نظر نہیں آگا ۔ ایک بات یہ بھی کہی جاسکتی تھی کہ اس میں نوا قالی کو دلیل نہیں بنا سے کہ میں سلام وغیرہ ایسی خود کو نمانی کو دلیل نہیں بنا سے نہیں جوا قشباس اور ایسی میں اور بالکل آخری حصد دیکھے ، سکن جوا قشباس اور ویک کے متعلق نہیں ہیں اور بالکل آخری حصد دیکھے ، میں اور بالکل آخری حصد دیکھے ، میں اور بالکل آخری حصد دیکھے ،

خطين جيب التدخان وكاكو تكفيه بن

"تم بیری بات پوچیتے ہو، لیکن میں کیا تھول؟
انگیال کھنے میں نہیں ایک آنگوکی جیائی زال جرکبی و دوست آجا تاہے تواس سے خط کا جواب کھوا دیتا ہو۔
مشہورہ پر بات کرجوکوئی اسپنے کسی عزیز کی فاتحہ دلاتا ہے ۔ واس کی تو بہجی ہے ۔ واس کی تو بہجی ہے ۔ واس کی مقدا رغذا کی میں بھی سونگھ لیتا ہول غذا کو ۔ بہلے مقدا رغذا کی میں بھی سونگھ لیتا ہول غذا کو ۔ بہلے مقدا رغذا کی توقع تو لول برمخصر تھی، اب ماشول پر ہے ۔ ندندگی کی توقع آگے وہ بہائی اس ای کو ایس کی بر بہائی کی توقع آگے وہ باک میں ایس دون پر ہے ۔ بہائی اس ای کو جوال ہے ۔ انا کے مہالغ نہیں ہے ، بالکل میرا بھی بہی حال ہے ۔ انا کی دوا نا الید را جعول '' (خطوط غالب قدائی)

زگا، سیاح ، احمر حسن مودودی ، جنول بریوی و خیره سے تو محض اشائی اور خط وکتا بت ہی تھی۔ انہیں خالب ناتواں کی حالت کا سیج علم بھی در تھا۔
یر حفرات ، جوش عقیدہ سے جبور اور کی محقے تھے۔ ان کے مقابلہ بیں نوا البائی اور احمد خال والی نوارد تو خالب کی حالت سے بخوبی وا قف تھے۔ گہرے بہادان مراسم کے مطاق قرابت تربیب بھی میں مباکرہ کی بھی وہ بھی خالب سے الیہ حالت میں کلام تازہ کے طلبہ گار ہوتے ہیں۔ علم مادی محمد اکو انہیں جواب دیا ہے ؛
ازہ کے طلبہ گار ہوتے ہیں۔ علم ادری محمد اکو انہیں جواب دیا ہے ؛
ازہ کے طلبہ گار ہوتے ہیں۔ علم ادری محمد اکو انہیں جواب دیا ہے ؛
کیزین کے جواب دینے کا زمانہ قریب آگیا میراحال اب جس کو دربافت کرنا ہو وہ اسے ہو ، وہ اہل محل سے دربافت کرنا ہو نوٹ کرنے ؛
ار نقوش مکا تیا ہیراحال اب میں کو دربافت کرنا ہو کو اور انہیں کو دربافت کرنا ہو کو دربافت کرنا ہو کو اور انہیں کے شویقول فوا آب نہ شاعواز اور شاعور شاع

عارفازین مطلعب: مین نهیں کر مجول کے بھی آرمیدہ ہوں میں دشت غم میں آہوئے صیاد دیدہ ہوں یسا تھسال سے زیادہ کاریاض ہی کارفرہ ہوا، جوالیں حالت میں بھی فواکش پوری کردی ورز در اپریس ۸۲۸ء کے خط بنام غلام آبا میں اپن زبوں حالی کا نقشہ بایں الفاظ محموایا ہے ،

« اگرکسی صاحب کو میری طرف سے کچے طال ہوتو خالصاً بشد معاف فرمائیں ؟ پس اگر میہ خط جوتا تو لفظ "کسی صاحب " کا پہاں مورد ہی نہیں تھا۔ اس طرح ابتدائی جیلے:

" اطراف وجوانب سےخطوط آتے ہیں۔ ادھر سے بھی ان کے جواب لکھے جاتے ہیں ۔ جواشعار اسط اصلاح کے آتے ہیں، بعداصلاح بھی دستے جاتے ہیں لیکن صاحبان بلاد ڈور درست کیا جانیں میراجال کیا ہے !"

بھی قابل غورہیں۔ ان میں بھی عوصت کا رنگ ظاہرہے۔جس سے اندانیہ اعتدارہی ہو بداہہ بیں امور بالا کے پیش نظر میں اس کو غالب کا دہی اعتدار خیال کرتا ہول ،جس کی خبرخود غالب نے سیاح کو دی تھی ۔

کا دہی اعتدار خیال کرتا ہول ،جس کی خبرخود غالب نے سیاح کو دی تھی ۔

یہ تو تھی اعتدار کی کیفیت ، اس کا اثر بھی غالب کے حق میں افراث نے میں اصلاح نہ ہوا۔ ان کے عقیدرت مندا بہیں خط بھی تھے رہے اورا شعار بھی اصلاح کے لئے بھیجے رہے ، حالانکہ وہ معذور وجود وقص تھے رسیاح کو المرجون کے اللہ کے خطابی ابنی حالت زار کھی ہے :

سر بعمائی إمراحال اس سے جانو اکر اب یں خطر نہیں انکھ سکتا ۔ آگے لیٹے لیٹے تکھتا بھا اب رعشہ وضعف بصارت کے سبب وہ بھی نہیں ہو اس جب یہ مہارت کے سبب وہ بھی نہیں ہو اس موسم میں کر گرمی سے سرکا کہول کر دول ؟ اور پھراس موسم میں کر گرمی سے سرکا بھیجا بگھلاجا تا ہے ۔ دھوب کو دوآ دی ہا بھولیں موسی ہو دوآ دی ہا بھولیں مان کو صحن میں سوتا ہول ۔ صبح کو دوآ دی ہا بھولیں اندھیری ، اس میں ڈال دیتے ہیں ۔ تمام دل اس اندھیری ، اس میں ڈال دیتے ہیں ۔ تمام دل اس برسنور سے میں بڑا رہتا ہول ۔ شام کو بھر دوآ دی اس برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ تمام دل اس برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ تمام دل اس برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ تمام دل اس برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کا میں برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کا موال کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کا موال کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کا موال کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کا موال کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کا موال کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصحن میں ڈال دیتے ہیں ۔ کی برسنور سے ماکر کہنگ پرصوط خال کے موال کی برسنور سے موال کی برصوط خال کے موال کی برسنور سے ماکر کہنگ پرسنور سے ماکر کہنگ پر سے موال کی برسنور سے موال

عوض ۱۸۹۸ء او اسی عالم معذوری دمجبوری میں بسر ہوتا ہے۔ اب لکھنے سے بالکل معندور سمتے ، اگر کوئی آگیا تو کچھ کھوادیا - ۱۸۴۸ء کے آغازی سے موت کے لئے جہم براہ تھے ، ۲رجنوری ۱۸۲۸ء کے

کوئی صاحب وقت برآگئے، تو بین مطلب کہنا گیا وہ تھے گئے ریج الفاق ہے کہ کل آپ کا خطا یا، آج ایک دوست میر آآگیا۔ یہ سطریں تھوا دیں ۔۔۔ امراض جہانی اورا خلاص ہمدگر کی شرح کے بعد ہجوم غمہائے مہانی کا ذکر کیا کروں ؟ جیسا ابرسیاہ چھاجا تاہے ؟ یا شدی دل آتا ہے۔ بس اللہ ہی الترہے۔" رخطوط فشاہی)

ہ ارجون مرہ مراء کے خطوی نواب امپور کوریسی بہی حالت تعکھوائی ہے۔
ایسی حالت میں کرضعف جسمانی نے انتہا کو بہنے کر بالکل نکا
بنا دیا ہو ، اور موت کا عالم قریب ہو۔ ایک شاع کے دل میں یہ خیال ضور
گزرتا ہوگا کہ جس طرح اس نے دوسروں کے مرشیہ مینے ، اس کا مرتبہ مینی
کوئی سکھے کسی زوانہ میں فالب نے تعقیا تھا :

صاحب عالم المروى نے اس شعر پر ترکیب بند تکھا یا نہیں،
اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ مولانا حاتی نے ایک ترکیب بندائی
شعر پر تکھا ہے، جو فی الحقیقت ایک عمدہ مزئیر ہے ۔
اخری ایام میں بیر معرع: "ئے مرکب اگہاں مجھے کیا انتظار ہے"
ورد زبان رہتا اور اکثر یہ شعر بھی پڑھا کرنے ،
دم والب میں برسرواہ ہے
عزیزہ! اب اللہ بی اللہ ہے اللہ عن خد ملی کہ ذاب واحد ہے مفتی

اسی عالم میں جب انہیں خبر ملی کر نواب رامپورنے مفتی صدرالدین کی تجہز و تکفین کے لئے ان کی زوجہ کو یا نسورو بے تجھیجے ہیں، تو غالب کی یہ امیدا سینے مقام پر بجائتھی :
این، تو غالب کی یہ امیدا سینے مقام پر بجائتھی :

" فقرکونجی توقع تھمری کہ میرامردہ بھی سبے گایا رخطوط فالب ایک سبے گاروکفن نہ رسبے گایا رخطوط فالب ساصاحب کمال میکی،" اے بساآرزوکہ خاک شدہ اِ افسوس فالب ساصاحب کمال تمام عمرا شفتہ حال رہا۔ گویا " ہے کہ خاک میں ہم داغ تمنا کے نشا طائ کا مصدا ق حقیقی ماورجس نے اس شعرے مطابق ،
مصدا ق حقیقی ماورجس نے اسپ اس شعرے مطابق ،
غمر ستی کا اسکرس سے ہوجز مرکب علاج شمع ہر رہ گا میں جلتی ہے سوجو و ترکب علاج

این زندگی کے آخری ایام انتهائی مصلیبت اور پرایشانی میں بسر کئے۔ چراغ سحری کی مانند، آخر کار ۱۵ مرفوری ۱۹۹۹ والا مرفیقعده ۱۲۸۹ه) دوشنبه کو، بوقت ظهره یه بیتائے دوزگاراس و نیائے نا پائدار میں اپنی زندگی خوش و ناخوش گزارگر بمیشه جمیشہ کے لئے خاموش ہوگیا۔ "آه غالب بمرد"

اس ماید نازادیب وشاع کامرده بے گوروگفن تونه رہا، گر اس بیں نواب کلب علی خال والی رامپورکی عطاکو کوئی دخل نه تھا . حرفے مزن زغالب ورنج گران او کوسیسے معنارض ویبرکاہش گرفتہ ایم

*

بلبل کے کاروباریہ میں خندہ بائے گل کہتے ہیں جس کوعشق خلل ہے دماغ کا

رگرسنگ

اكبرعلىخان

نالب کی بہت ہی تصویری بھی ہی، بعلی جی اور اصلی جی مورو ارتقاشوں کے نئی تو نے بھی اور کھیرہ کی مربول منت بیسرنداسکی اور بیرن لا دون ، مومن ، آرترہ ، وغیرہ کو کھیرہ کی نعمت بیسرنداسکی اور بیرن ی مرزانوشیمی کے مقدر میں لکھا تھا کہ کیر ہ کی انکھ نے ان کی شبیبہ کو این کسی طرح اسپررہی لیا ۔ بیکس مرزاکی وفات سے دیوسے دوماہ قبل کیا تھا۔ گوان کی حالت بیتھی کہ پنگ سے اٹھ نہ سکتے تھے ، اٹھنا بیٹھنا کیا تھا۔ گوان کی حالت بیتھی کہ پنگ سے اٹھ دی گئی تھی ، اٹھنا بیٹھنا اور موروں کا فی جا کھی ہی ہے لگا دی گئی تھی ، ایسے چل چلا اور کے انہیں سہارا اور کو کرکسی بریٹھا ہی دیا اور رینکس تیا رہوگیا اور ہم تک بہنیا۔ کے کوکسی بریٹھا ہی دیا اور رینکس تیا رہوگیا اور ہم تک بہنیا۔

غالب کان بہت سی تصویروں میں دوتصویری زیادہ عرفت استار الله الدقت کی ماند ہیں۔ ایک تودہ ہے جو داکٹر ذاکر حسین نے محرمین نقاش سے بنوائی تھی ادر جس میں مولانا حالی کے بتائے ہوئے کے سے بھی استفادہ کیا گیا تھا۔ اس تصویر ہیں ذاکر صاحب ادر جرمن کے سے بھی استفادہ کیا گیا تھا۔ اس تصویر دیوانِ فالب کے بینی رائش دونوں کی تعقیل کو بھی کھی دخل ہے بیتھویر دیوانِ فالب کے بینی رائش میں جو بھی ہے۔ بیعقیقت ہے کا تصویر ٹری کیشش الدر انتا ہیں جو بھی ہوئے ہیں وہ یا تواس کی بھو ندی نقالی ہیں یا اور در نقال ہیں یا

ببرحال بیظیم فنکارجهاں اپنے ذہن دفکرکے اعتبادے نہا و ممتاز تھا دہاں اپنی شخصیت و دجا بہت ظاہری میں بھی اسی خدوسیت کا حال تھا جوا پنی طرف بڑی شدت سے متوج کرلیتی ہیں ۔ جنانچ اگرا یک طرف اس کے اشعار کورنگ وروغن کے ذریعے مصور کیا گیا ہے ، تود دسری طرف خواس کی تصور یہ جی کئی اعلیٰ درج کے عالم گیر تبرت رکھنے والے مصور وں نے اپنے تخیل کے سہارے بنائی ہیں۔ شہرت رکھنے والے مصور وں نے اپنے تخیل کے سہارے بنائی ہیں۔ چھتائی اورسیس گراک کی تصاویا و حرج یہی سال کے دوران بنی جیل ور چھتائی اورسیس گراک کی تصاویا و حرج یہی سال کے دوران بنی جیل ور

برسبیل تذکرہ ، غالب بی اددوکا پہلاشا عربے میں برایک فلم بنانے گا گنجائش کا سکی بہرفرع ، اس ساری مقولیت کے بادج اسی کی گنجائش کا ہیں کا غذی بی تقا کسی سنگی فنکارنے اسے اپنا ہوخوع کا ر نہ بنا یا تھا۔ بیا مربوج بسیم سترت ہے کہ میرے بی طقد اجاب میں ایک ایسا اُڈرکھی کی آیاجس نے فالیپ کومجتمدی تبدیل کردیا۔ یفنکار ایک ایسا اُڈرکھی کی آیاجس نے فالیپ کومجتمدی تبدیل کردیا۔ یفنکار سے مقالیم سبت اور لوکین سے مقالیم سبت اور لوکین کی ساتھی ہے۔ اس نے مجتمد تراشنے کے دور الن تمام متداول تعویروں کو ساتھی ہے۔ اس نے مجتمد تراشنے کے دور الن تمام متداول تعویروں کو

د مجها - اصل ونقل کے فرق کوجانا اور غالب شناسی کے سلسلے میں تدراستفاد كرسكتا تها وه كيا- يقعوبيها ال كيسامني تقيل - غالب كي نقوش اور خطوخال کی ساری خصوصیات کو اس نے رکھا ۔ غالب کے وروثی دنسلی المتياذات كوجني نظرانداز ندكيا أخرعمركي المحلالي كيفيت وبيجار كي على مجتمد بر منقل ہوگئی ہے۔۔ ان تمام بانوں کے باوعود طاہراس مجتمد کو "غالب" كهن كے لئے تيان بي - وہ الشے كلاسيكى شاع "كہنے رمصر ب س نہیں کہ سکتا کہ فنکارکواس عنوان پرکیوں اصرار ہے ، برکیفیٹ تعنوان كجيرهي بوغالب بجرغالب ب-اس كىعظست اسعنوان سعيمي ظاہر ہے اور وجے مخلیق ہوا وہ غالب کے سواا ورکون ہے ؟ اگرفتكا ركابذب يہ موكه دوسرعظيم علي علي الله تجسيم مين المندكي دے دى جلك تو كهرانهي ول كلاسكي شاعر" بولي يمي وه اوصاف أجات بن وبم فألب سينسوب كرني بي اورين كاكابل اصاطراسانيبي-جیاکبی نوض کیا غالب کی بیسنگی شبیه رتیاد کرتے ہوئے تذكار فألب كى شخصيب كالغورمطالع كيانها وراس في الضوصيا كولورى كرفت بي لياتهاجن كى وجرسے غالب ايك تهذيبي علامت بن گیاہے۔لیکن اس کے ساتھ ان کا بدنا لدیا بند نے بھی نہیں ماادر چندایسی بانین می شامل ردی ہی جوفتکا رکے زاو بُدِنظر کا حکم رکھتی ہیں -فنکارا پنے موضوع کوس س زاویہ سے دیکھتا ہے ،اس پراول می کوئی قدعن بنيس لكافي جاسكتي-

ستیدنی بربنایا ہے اسلام استوں کے اسلوب پربنایا ہے ہے ہے اسلوب پربنایا ہے ہے ہے اسلاما "اکیڈ میک کہتے ہیں رحقیقت یہ ہے کہ کلا سیکی شخصیتوں کے لئے ہیں اسلوب مناسب بھی ہے کیونکہ وقاد و ککنت کوا سیرکر نے کے لئے اس اسلوب کی روایات آذر کی رہنمائی بھی کرتی ہیں اور مارد کھی ۔ گر مستوں میں اور مارد کھی ۔ گر مستوں نظر انعاز نہیں کیا ہے اور محتمہ بنائے میں اور میں بین واست تا اختیار کیا ہے ناکہ مجتمہ ہیں چہندیت کی موقت ایک بین بین واست تا اختیار کیا ہے ناکہ مجتمہ ہیں چہندیت کی

جھلک ندوکھائی دے۔ مثالاً آپ بانوں کی ترتیب میں بونانی عکا دی ہلی سی جھلک پائیں گے تو آنکھوں میں وہ متا ست و درّاکی اور شعایجی نظرائیگا جوغالب سے مخصوص اوراس کے فتی مظہر سے متوقع ہے عمر کی رعایت سے آنکھول کے نورسی دھیما پن بھی ہے گو یا چراغ کی کوروشن توہے ، گردا یغ فراق صحبت سنب نے خوشی کی سرحدسے قربیب پہنچا دیاہے! فراق صحبت سنب نے خوشی کی سرحدسے قربیب پہنچا دیاہے!

سیدنے بیکام اپنے عام انداز کا دسے مختلف طور پر کیاہے
کیونکہ اس کے دیگر بجیے کلامیکی یا" روایتی" موضوعات واسلوب سے
متعلق نہیں ہیں۔ اس کی خلاقا نہ صلاحیت نے دومرے روپ اختیار
کئے ہیں۔ سیدرا مہور کے ایک بت شکن گھرلے کا جیٹم دچراغ ہے۔
دہ چو حصری اسدھیر شستگیراور دھر نہا پاترا جیسے شہورا سیادوں
کا شاگر در ہاہے۔ اس نے لکھنؤ کے آرٹس اینڈکرا نشس کالج سے
باقاعدہ سندفن بھی حاصل کی ہے۔ اس کے فن کی نمائشیں کئی جگہ ہو چکی
بین اور مجتموں کی تصاویر اخباروں میں شائع ہوتی رہی ہیں جہ ہیں نقادان
فن نے سرایا ہے۔ ذاتی طور پروہ ہنو دونمائش کا شوقین نہیں بلکہ خودستائی
سے بھی نفذ ہے۔ ذاتی طور پروہ ہنو دونمائش کا شوقین نہیں بلکہ خودستائی

سے بھی نفور ہے، گرفتکار کی روابتی ہے پروائی اس سے بھی موجودہے۔
حرید
حرید
خطوطا درگہرے دہزر نگوں کا شائن وگرویدہ ہے۔ اس کے موضوع زیاد
خطوطا درگہرے دہزر نگوں کا شائن وگرویدہ ہے۔ اس کے موضوع زیاد
ترانسانی دل کی دہ درگئیں ہیں۔ فن کے ظیم فن باروں کو دیکھنے کے لئے
اس نے بورے ترصفیر کا کونہ جھان مارلہے۔ وہ پاکستان ہی ہوئن ہوڈرہ
ہرڑ یہ ، اور شیب کسلا کے محریتی وں کو دیکھ چکا ہے۔ مندیس المبورا،
امنو تنا اور ایکھیں تاکے غارویکھے ہیں۔ ساتھی، کوہ آبو، غرض جہاں جہا
فن کی نمودے وہ ستبدی نگاہ سے گذر جبی ہے۔ جیسے جلیسے عربی افعانی
ہوگا اس کے فتی بخریات اور صناعا نہ فتوجات کا دائر ہ بھی دینے ہوتا

عم فراق میں علیمندسیر باغ دود مع دماغ بنیں خندہ باسے بیاکا

عناليب كلش ناافريده عبدالغني شمس

رما دشت مقصدین تو با به جولان رکھا تجکوسعی بقانے پرلیٹ ان تجھے بیارتھاکس قدر زندگی سے مگر کھی توراہ دیکھاکیا موت کی حسرتوں سے صلہ کیا ملا ، تجکول بلائے فن سے وفاکا تو مھم راقتیل اپنی طرز ا داکا ہمیشہ رمامث کوہ سیخ زما نہ کھا تونے اپنے جگر کے لہوسے ستم رائی زندگی کا فیا نہ ولیکن تربے در دکو ہے لہوسے ستم رائی زندگی کا فیا نہ تربے خواب گلشن، پہنا آفریدہ ا

> توادث کی وہ روز وشب بے کراں سنگ باری شکستوں سے چررائینہ آرزوکا، ' کیم بھی کیا ہے ترا آئینہ آرزوکا ' کیم بھی کیا ہے ترا آئینہ ۔ نن کا آئینہ ، روشن ہے۔ اک آفتا ب منور جوچشم مہزیں ابداً مثناہے

ازى دفعت فكرك آكے بيگنبدنيلكوں محض اك نقطة بے نشاں جهت اورتعین کے امکال سے عاری بسان فغانی وبید آنوکه ارم فکرے موقلم سے سدا لعبتان تخيل كى صورت نگارى ورق درورق نیرے ذہن فسول کارنے وہطلسمانی معن سجانے جنبين دمكيد كرنقش تصويرين جائيس بنزاده ماني مجداسطح سے تونے اذبان انساں کے کھو اے دریجے كهإنى شعور وخرد فنئ ابناكي ترى شوخبول بىن دە البىلايىجىن سەلدىن كىش مرخوشى دىدگانى توادراك كبنجقانى كأن ينج دربيج دارون سيتهاأثنا جن كى ضوسے تھى روشن نگاهِ فلاطون وسينا اسى آگہى سے بنادىنے فن ميں بيكا نە أفق درأفق تيري تخليل دائم برافشان سكي تشعله سامال ، كي شبنم ا فشال ترى كاوشول سعبونى تنكنا فيغزل بجرسامال

سحن ایجباد

فضاابن فيضى

کننی بنبازهی طبع سخن ایجاد گری تونے نول کونٹی دو نیا آ بهنگ دیا چشم انجم کی طرح ذہن رہا بازترا انگھ جھیکا نہ سکا شعل مواز "ترا انگھ جھیکا نہ سکا شعل مواز "ترا تونے اس ساز کوچیمتنا ہوا آ بہنگ دیا

دیکیمناہ وجُوگل افتانی گفتار تری تبرے آگے کوئی پیمانہ صہبا الکھ دے "رگ تاک وخط ساع "بے نری پی نظر تورہ خود بین وخود آلا "کہ ترے نالؤ پر فرق ناذا بنیا بہت آئینہ سیما" رکھ دے فرق ناذا بنیا بہت آئینہ سیما" رکھ دے

بوکے بیرایس جاناں کارہاجب نددیاغ "غیم آ وارگی با دِصب "کیا ہوتا شفق دقوس قرح ، سبزودگل ابروہوا فودتری ذات بھی اک موج محیط صہبا فودتری ذات بھی اک موج محیط صہبا

وة ترى سرخ شيعثق تراذوت نشاط

ره گئے در دوالم شعرو ترخم بن کر تونے جہدہ کے در دوالم شعرو ترخم بن کر تونے جہدے ہے جہدے کے اس میں کا تونے جہدے کی خواشوں سے کھائے ہیں گلا تاریعے ہونٹوں بیا ہے میں کر نالہ آباتہ ہے ہونٹوں بیا ہے میں کر

"دُلِ حسرت زده تهاماً كده لذت درد

كام بارون كابتدرليب ودندان نكلاً كَانَ تَجْدَلُوكِهَال شُوخِي ذُوقِ عِنْم دل "بوت كل نالهُ دل دو دِجِراعِ معنل جوترى بزم سے نكلا سوريت ال نكلاً"

ده تری نکتندرسی، فلسفیار نخسیل

تونے آفاقیت فکری گریں کھولیں پھوٹی پڑتی ہے ہراک لفظ سے احساس کی فوک خامہ ہے تری یاکسی قندیل کی کو تونے جامہ ہے تری یاکسی قندیل کی کو تونے جامہ کی تراز وہیں شعاعیں نولیں

تیوروں کی دہ حرارت، لب دلہجبکی وہ کیج ایک تصویہ ہے توسو نے بہنر مندی کی کہنی کی ابلاغ ،کہیں فن کا شعور کہنی کی کہیں حدت ،کہیں جذبے کا مرد خبر ہے کی کہیں حدت ،کہیں جذبے کا مرد تو نے کس ڈھنگ سے زاوں کی جن بندی کی تیراعالاک تخیل سی کوندے کی ببک

فن ترابسند جذبات کی صنّاعی کا وه در کچر سیمعانی کے بلاغت کی نمود وه نریے سرمدی افکار کا بُرج بش مرود مازمنہ چم لیس ادازی گیرائی کا

اب می اک درس ب ارباب بصیرت کیلئے

نیرے اس مطلع عالی کا حکیما رہ شعور "بسکہ دشوارہ ہرکام کا آساں ہونا آدی کو جی میسرنہیں انسال ہونا آدی کو جی میسرنہیں انسال ہونا

نيرا برشعرب آ دركده ف كربليغ

ندنیاری نیم نیم ایستان ایستی ایستان ارستان ارستان ایستان ایستان

توقيمتنان كياط رووادي خيال

كون سى لاه زين فاريول سے گلزانيين بهرم با دصباب روش فكرنزى انجن بجرسے جدلب دوش فكرنزى بهم نام بين كيونير مطرف لانهين غالب مترج ، فاضى بوسف حسين

سح طلوع ہونی بھول کھلتے ہیں، مت سو جہاں جہاں گل نظارہ چنتے ہیں ، میت سو مشام شوق شميم أسشنائ لاله وكل بواكمشك نشال جوين جلية بن مسو يه دا دس طلب بهو، صراحيان جيما كبي مئے شانہ کے قطرے ٹیکتے ہیں، مت سو ستارهٔ سحری مرده سنج صد و پرار فسون جبتم فلک اڑتے چلتے ہیں، متسو تومحوخواب سبے اور آسمان پرتارسے ر مان صبح سے افسوس کرتے ہیں مت سو بدشكل نالدنفس ب تمام ترسنبل غرہ برگریہ خوں لالے چنتے ہیں است مو نشاط گوش سراس صدائے قلقل ہے پہلے بینے کی رہ کیسے تکتے ہیں مت و نشان زندگی دل ہے دوڑتا، مت تھیر نظرك آئين مس سے جھلکتے ہيں، مت سو يرآ تحسين، ان كاسب كيا صرف غيرنظاره ؟ یه دل جبعی بین کرجب تک دعفر کتے بین مسو به ذکرم کسے شب کے گزارنے میں مزا بهم نسان غالب كوسنة بين ، مت سو فارسى غزليات)

كياكهاية عم درون سينه جال فرسامه ، سب چپ ہیں لیکن جانسے ہیں حق یہ دل ایناہے، ہے بات توسیح تقی مگرآئی نه لب بر زینها ر كهدويا خودتم فيوبول كادل خاراب، س أنكه سے دل تك وہ غمسے خون ابوجائے كى بات گرکہوں یہ اس کی پہلی موجہ در یاہے ، ہے ديكها كيسه انتقام خسستركال ليتهبي، إل بم جو کہتے تھے کہ ہرام وز کانسرد اے ہے این خوارش کیا، وفاکیا، بھربھی پرسٹ میں خطا! تم جو کہتے تھے کہ خواہش در وفا بچاہے ، ہے يلے او چوخودسے تم كيے ہو، كھر محم سے كود بخت ہے ناساز بال - اور یار بے پرواہ سے بارکی خوآب جائیں ورنه و ضع حسس میں زلف عنبرلو- وه ب اورعاض زياب، ب صراورتیری طرف سے یہ کہاں حد بستر! پرجو کہتے ہیں بظا ہر گرم استغناہ، ہے عشق اوروه مجمى كرطوفان بلا كهيئ بحت اس کے باعث مبشکوہ ولبری عقام ہے دیده و دل ره گزرمین سیسری فرش راه بین جلوہ کہ میں تیری جا نیازوں کا جو غوغاہ، ہے شورسس آكيس نظم يهي اورشورش افزانشر بهي يرجو كيت بين كر غالب شاعب كيتاب، ب

بادهٔ مشکبومرا ، ببدوکنا کشت بهی كو تروسلسبيل بهي، سدره بهي اوربشت بي بسكه ہے تیراغم ہی غم میری موشیت میں ال معدر فتذبائ جرخ بمعمى مزوثت بعى حرب وصل مصغرض مرخوشي خيال مين ابر بہارا گر تھے، ہے لب نہرکشت بھی نورخردبه آلمى وخوائش تن كانغمر سنج وقفِ زفوم حاویه، علمیت بهشت بهی خشم وعتاب سے تربے غیر بودورکیاب جب كر دبين برعضن اين بدر فوتن عنى ترک خودی ہوپر ملاء لب بدانا الفنم ہول محرم گیرودارکب اینی برید کنفت مجی اتنى دعائيں بيضان برسسي صد بزارخم ركميس جوزيراً فتاب، باده فشان خشت يمي یاده حرام بی بی بزله بنیس خلاف سترع غوب يه خوش نهين منهو موروط في ارتت يمي ناتبخسته ياغ لاعض محكم حسرتي اشتے ہی میں ہے شاومان طبیع وفارشت بھی

كس نے كب وہ شے مانتى ہے جس كودل فلك مذجا با اطرفِ نقیه نے منجابی، این مے نے گرک ندجا با ڈوبنے والاموج میں ڈوبا، باسے نے پانی بی ہی لیا كى كوزجمت اس نےكىدى راحت كوبيشك ندچا با جاه وحشم كوعلم سعمطلب، علم كوجاه وحشم سعكام تىرى كى نے زركونە دىكھا، مىرى زرنے محك شيا با ستحنهٔ دمرنے جو بھی جھینا اس کو کھی لوٹا یا بھی ہے ؟ كاتب بخت في جويجي لكما، اس كوكرنا مك زجام خونِ جگرتھا ہے کی عبکہ، اورا پنی متی بن بیالے نالاً دل تقالبني لذا اورسازسنے زخمہ تک نہا ہا بحث وجدل كوجهور سراس ميكده كي رو ديولاس کسی نے کی کوئی بات جمل کی بکسی نے ذکر فارک ناچا یا بيني كى رە تىكتە تىكتە بور ھى آنكھيى بوئىي سفيد شوق كى راه ميں يُتلى كو بھى سائقى ايك پلك نه چا با گودری اچھی میرے تن پراایسا پردہ سخت ہی اچھا عشق في عمر كخارو حسك بين بيرابن كونك جا با رندادر رند بزارا ب شيوه، طاعت حق سے كيول كزاتا؟ ليكن بت بهى كيسابت تها، سجديديين كمتك نهابا اس فيجانوآسان جها، عجز كااس بين كيا مذكور إ كرُفالَب في وادكى خاطر شكوه تعلاف فلك مذجا يا



خیر سکالی: صدر یا کستان کا حالیه دورهٔ سیلون ـ (صدر یا کستان وزیر اعظم سیلون، سنز بندرا تائکے ـ مشترکه اعلان پر دستخط



قومی بکجہتی: مشرقی پاکستان کے طلبہ اور طالبات اسلام آباد کے تعمیراتی کاموں میں عملاً شریک ہیں

آفتاب آثار



صدارتی اعزاز: (دائیں سے ہائیں): جناب عبدالمنعم خان، گورنر مشرقی پا کستان (علال یا کستان)، ڈاکٹر ایس، هدایت اند (ستارة امتیاز)، جناب صفیالدین احمد (نقاشی)، جناب ایوالفضل (بنگله ادب)، جناب عباس مرزا (کھیل)

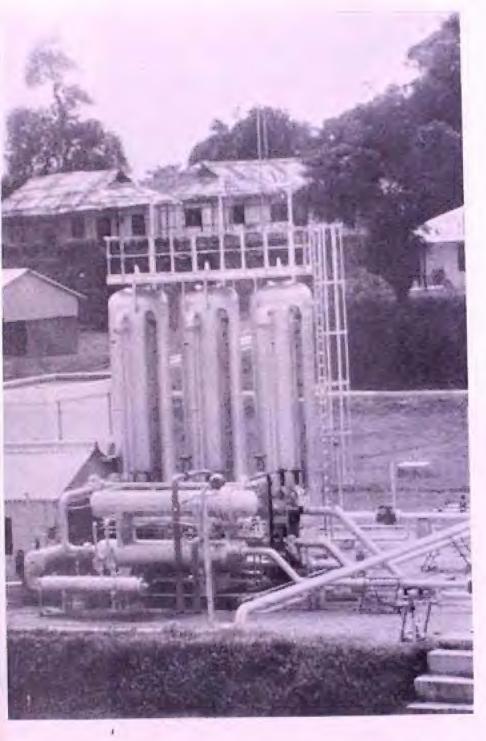


کل پاکستان جغرافیه کانفراس (کراچی) افتتاح: جناب اے۔ ٹی۔ ایم مصطفیل

شعلة جواله

(قدرتنی گیس: حرارت و توانائی کا نیا سرچشمه) مغربی پاکستان: سوئی (بلوچستان)

مشرقی پاکستان: چهنک، سلمث



قدرتی گیس سے کیمیاوی کھاد (کارخاند، مشرقی پاکستان)



سولی گیس: (ذخیره کهر، کراچی)



سوئی گیس کا ذیلی اسٹیشن (رومزی)

رنی میں سب سے پہلا دریافت شدہ سرچشمہ

ر الكه افسانوى تمثيل "

شحابرفعت

" ونیق براندازه بهت براندل سے " گریمت " کے دی و فاعنی کیا ہیں ؛ فالسب نے ایک اور جگری تو کہلے کہ ۔ " بوا آباد

الم ایل ہمت کے نہونے سے " اگر بهت کے دہی و فاعنی ہیں بینی بلندو صلی ، قاس سے عالم آباد ہوگا نے کہر باد بٹنونی

" دنگ و بو " کی اہمیت یہ کواس سے بهت کا مفہوم و اضح ہوا ہے ۔ " ہمت ترک دادن دنیا ہے جی کہ دیوان نظری

محشی مطبوعہ فولکشور کے ایک حلشے میں تحریب - (اور دیا ل آو " تحریب کی عالمی بینی ایس کے گئے ہیں) اور اسے

محشی مطبوعہ فولکشور کے ایک حلشے میں تحریب - (اور دیا ل آو " تحریب کے دہونے سے کیوں آباد ہے ۔ اس لین کا ترکیلی تعریب کی اسلاح جا یا گیا ہے ، اس سے بیعقدہ دا ہوجا آباد ہے کو اس کے ایک ترکیب دنیا کہ اس کی ہوا کہ دیا آباد ہے ۔ اس طرح دہ تطویح آبکھوں ہی میں دیا ۔ وہ دیا ہے دور ۔ عزالت گزیں ۔ ربا جبھی ہم اس کی بیا گئی دنیا آباد ہے ۔ اس طرح دہ تطویح آبکھوں میں جبار دہ دور اس کے بیدا آن بے شار شرح ں برغور کی ہے جس کے میں گئی ہوں کے بیدا گئی ہوں بین ہوں ہوں کہ ہونے کھن تا کو میں ہوں ہوں کے بیدا گئی ہوں بین کہ ہونے کھن میں ہوں ہوں کے بیدا گئی ہونی ہونے کو ایک ہونے کو میں ہونے ہونے کے بیدا گئی ہونی ہونے کو ایک ہونے کو ایک ہونے کو ایک ہونے کو میں ہونے کو ایک ہونے کو کی ہونے کو ایک ہونے کو ایک ہونے کو ایک ہونے کو ایک ہونے کو کہ ہونے کے دیا ہونے کو دیا ہے ۔ (د ۔ خ)

ساره درستاره آسمان می سیلی زده موج سراب بوتا بین وجهد که لوگون بربادان کرم کرنے کے لئے وہ تعلون بربعن ادرموتیوں بربوق کم محمد است محمد الداس کا منہی المحمد الداس کا منہی اللہ موج شفق سے گانا رموجا آنا - اس سرایا مہرنے چار دانگ عالم میں جودوکرم کی صلائے عام دے رکھی تھی اوراس کی ہرموج نفس لطف من ایت ہی کی برده کشا اور زمزم مراتھی اس کی شان عطاکود کیمنے مولی میں برد کے حاجتمند لوگ ، سرگرم تماش ، جوق درج ق اس کی شان عطاکود کیمنے اس کی شان میں کہ اور کیمنے اس کی شان عطاکود کیمنے اس کی شان میں کہ اس کی شان کے اس کی شان کی درج ق درج ق اس کے یاس کہتے ۔ اس کی شان کی سرگرم تماش ، جوق درج ق اس کے یاس کہتے ۔ اس کی شان کی سرگرم تماش ، جوق درج ق اس کے یاس کہتے ۔ اس کی شان کی سرگرم تماش ، جوق درج ق اس کے یاس کہتے ۔ اس کی شان کی سرگرم تمان کی سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہیں لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہی لاسے نمود میں والمان کے سام برلا ہے ہیں کی میں کی برلا ہو ہوں کے سام برلا ہوں کی میں کی برلا ہوں کی ہور کی کی برلا ہوں کی ہوں کی برلا ہوں کی برلا ہوں کی برلا ہوں کی برلا ہوں کی ہور کی ہور

تدرت کاکر ایسا ہوا کہ ارباب طلب کی ان صفوں میں ناگاہ افرانفری کی ایک صورت پیا ہوئی اور اس نے مضبوطی سے جڑ کیڑئی ۔ ایک بر مجنت حریقت پیدا ہواجس نے دو دی او کی طرح اس کی بارگاہ معنی میں سیاہی ہی سیاہی پیدا کردی ۔ شیخس کیا تھا، محض گودڑی پوش فقیر جس کی نومت افات کے زم ہوالی نوش کرنے کرتے بہاں تک ہینے چکی

تقى كەخىش كىنى فىلىسكوشىكى مارماد كرى حال كرد يا تفاراس كادل رى ومصيبت كى آئ سيجل جل كركوئيله موجياتها يجس پردا كه بى داكھ كاغلاف بينها بوا بو- إسكا عضا وجوارح كياته، راكم كا تُوده، سرت یادُں تک اکشوبِ نگاہ کسی وقت بھی اسے بخنتِ بدکے باتھوں جین کی نبندنفبيب ننهوتى لقى اوراس كاجره بتمام تركر دسفرس الوده سرامس اظها يشكست كالمينه داريعيني راني كود رسى ابت كر ديية اور باتحديس كال لئے ۔ كودرى مى السى جس كے برسكا من سے كوئى راناعم جمالك بو- ریخومصیبت کی بلائیں اس کی تخریب سرا پاگرود غبارا ورادوم من كاسايداس كے مقابلے ميں محض جر وضعيف - اس كى تيرو يختى كوديكھنے بی سی اول میں اول الگ الله اس کے ماکرسوخت کا دھوال اس کے سرمایک برده بن کرمعلق بوگیا ہو۔ اوراس کجب کول کے اندر۔ كسى و يوكا مغز كدار موكراس مي يا نى بن جلئے- يا بعرفون ول ہم ب بادة اغوال كاروب دمعار في اس كي أشفته خواجي في مكا بول كا زبره أب كروبا تفااور ماعت اس كے نظارہ سے آت كدة را نه بن كنى تقى - و ه اشفا اوراس في تبيتم تماشا بركر ديلا دال دى اوراس كى ادا دشكايت كي آسناكسين يون بلندموني -

"اے بادشاہ عالی مقام بیں کوئی نقیر نہیں ہوں اور منعطا
و بخشش کا طلبگار بیں قرصر ن جنوں کے طرق پریشاں کی شاند اوائی کرتا
ہوں اور کا پیسکے ہا تعصرون ابناسالمان بیجنے آیا ہوں ۔ اس لئے کہ آپ لیے
ہی جود و سخاکا با و ازبلندا علان کیا ہے اور آئی صلاتے عام کا فلغائی کے
کافوں تک پہنچا ہے۔ مکن ہے جوسالمان بیں لا با ہوں وہ بارگاہ عالیہ بی
شرن قبول حاصل کرے ۔ اور میرے اوقات حضور کی بدولت بہتر
ہو جا بیس "

جب با دشاہ بنے اس کا ندعا دریا ذت کیا تو ہے تال کہالا اُو اپنی بیگودٹری اور کجکول میرے حوالے کردد ۔ اس نے دہ گودٹری ہے لی اور اسے بے اندازہ دولت بخشی گویا اس نے سائے کے وض اسے خور شید عالمت اب کی تابانیاں عنا بت کردیں ۔ دہ بیجنے والا سب مال ودولت سے کر دضت جو گیا ۔ اور خریدار نے وہ سامال خزانجی کے حوالے کردیا ۔ اس نے کہا اچھا ہے میددولت میرے خزانے میں دے جیسے کہ دل کاموتی سینے کے صدف میں بنہاں ہوتا ہے ۔ بیمت مجھو کے مہے کہ دل کاموتی سینے کے صدف میں بنہاں ہوتا ہے ۔ بیمت مجھو کرم نے اس معیب ت درہ شخص سے گودئری اور کو کول خریدا ہے ،

بلكهم نے اپنے بطف وكرم سے اس كادل دكھائے بھيك ہے ہم انسان ظاہر ال و دولت يركيا كيمة النهيل كرتے ديكن اگرغورس ديكها جائے توجولوگ صاحب نظري ال كى تكابوں ميں دل ہى دل ہے ،اس كے سوااور كھيم بنیں - باں اس کا ایمی طرح د حیان رکھو کہ اصلی چرصرف دل ہی توہے-غرض جب افتاب عالمتاب فيدن كروضا ريريرده وال د با اوراسمان سري چا در کی گود تری پہنے خستہ حالت میں بھيک مانكنے كؤيكلا- ليسے كي ستجوى كليول كے بيج وخم ميں كھومتے ہوئے شام اس كے النظرة الدي تقى اورجاند كحكول، توبادشاه في نواسمانون كا اطلس زبريا كئے ہوئے اپنے مكى خواب كاه بين أرام كيا- بدوه عالم تعاجب كوشد خلوت نے اس سے بیغام استراحت پایا اور نیند کے بچھونے نے اس سے آمودگی پائی- بینیدکاعالم! اس کی آنکھیں بیٹے فواب میں كوكسي جيبيكسى في مع ناب كيطوفان بيريس كهول ديا بو- استى خواب میں اس کی نگا ہیں دنگار نگ تماشے دیجھنے لکیں اور ناگہاں بیدے سے ایک صورت مودار موئی - اس کی نگاموں نے کیا دیکھا کھی ورو كاسرايك يجيل بروك كارآيا اوراس في جيب سير وي جلوه بائ رنگ رنگ کے بعول ہی بھول بجھروٹے بوں لگتا تھا جسے نور کا کوئی علم لمند يوگيا بوياكوئي برده رنگين مچونول سے لبرنز بو- ايک ايسادلغز بيكر في في المرتص و مطا وت عظرت بالى بواويس بي مرتا يا شفاف باور پاروں کی براتی وابداری جمع بردگئی ہو جس راستے سے و ہلتی تھی کھولوں کے جلو مے شعلیں لئے آگے آگے راستہ دکھاتے اور ہماکافال وفریس کے راستے میں گردوغیار کی چینیت رکھت ہو۔ تكابولىس كماغ وبهار رخسارول كاشوى ورنكينى سع بول لگا تھا جیسے ان سے باغ ہی باغ بھوٹ کھوٹ کرنکل سے ہوں - اس پیکریگاریں نے باوسناہ کے دامن میں معول ہی مجول مجمیرد نے اور بجرايية ادسانت دخصت كانغه بندكر كريكابون سروايش

بادستاه به دیکه کرمران ده گیاادداس کی حقیقت معلوم کرناچاہی - اس نے کہا اے کہ قومیر سے گئے تردہ جاں فزا ہے جھے بہتر قوت کہا ہے کہ قومیر سے گئے تردہ جاں فزا ہے جھے بہتر قوت کون ہے اور دیرست تکلیف کیسی ؟ یہ و دلیست فطرت کی آئینہ پر دا زی کیا ہے ؟ اس نے جواب دیا " اے بادشاہ ا بیس تیری دولت و بال ہول - تیرے جاہ و جلال کی آئینہ دار - بیس تیری دولت و بال ہول - تیرے جاہ و جلال کی آئینہ دار - بیس

21-16-00 10 10 12 22

وہ ہوں جس سے شع طرب شناسا کے داؤ ہے۔ بزم انشاط کی روشنی میرے

ہی دم سے ہے۔ میں تیب رے نشان کا سبا یہ ہوں۔ تیرے

ہی اقبال کی دلا ویز صورت ۔ اس گودڑی کی بُر سے میراناک ہیں دم آگیلہ
اور میرے چراغ کو باد صرصر کے تحبیر وں نے بجا ڈالا یس بس اس اس میں میں کہ دیا ہے۔

میں کہ دیا ہے، اب مجومیں دہنے کی تاب نہیں دہی میرے سامنے ایک ویے

میں تیرے دست ستم سے آزاد ہوگئی۔ اب خداہی تیرانگہان موہ

بادشاه کی بلند مبتی نے بیگوارا ندکیا کہ وہ اس سے رک جانے کا تقاضاكركے سبك سرچو -اس كئے اس كے عربدہ برواذى كى کوئی روا ندکی اس نے اس کی مضی پرستسلیم تم کرتے ہوئے جانے کی اجازت دے دی۔ اس فرطی خندہ بیشانی سے اس کوالو داع کی۔ اس کے جاتے ہی ایک اور مجلی باوشاہ کے دامن ہوش رگری۔ ايك اوطلسي بيكركاجلوه اس كى نكابول برا شكارموا . ايك كرانديل شخص كوه كران سي مي زياده تنومندس سے الوند مي عرق شرمين عرق بوجائے ۔ایک ایساہیلتن ہیل سکرجس کی شان وشوکت کی تود کے لئے كردن كى ركيس عظيم استان بهارول كمغز ميكوداريوني بون اسك ده چین جبیں جو قمرو غفنب سے شنیرن دو اور تلوار کی تیری جیم و جاں كى خوش نجتى كے لئے سامان متورس - ايك زير دست دند، تؤى دست تری زال، قری برزوحراف کوسیفام شکست دے۔اس کے جاہ وجلا توجم وكخ كامروسامان ميسراور رستم سيستان كي سيهتني سي ببره ورس اس فے کہا اے بادستاہ! یں تیری طاقت و توانائی ہوں۔ تیرے دست وبازوى تاب وتوال راگرىي سركش بون توكيا ميرا توانا بيكر تراصلة بكوش مدى فطرت لاكه الشين بى كريس ترسامن

نام دنشان کیا بر براشار تیرے بدیختوں میں کیوں ہو ؟ یہ کہ کرمیلی بری پیکر جدھ گئی تھی اس کے پیچے وہ بھی پرپچر ہواتا جواچلاگیا ہے کہ کراس فتنہ واکشوب سے بادشاہ کی بلندو صلگی دو زنہیں ہوئی تھی۔ بیشک اس کی تاب و توال تو رضت ہوگئی تھی، لیکن دل نہیں گیا تھا، اس کے اس پر دہ سے پھرا کے بختی نمو دار ہوئی اورشاہ کی آئی کو میں ایک سیل فورا کٹر آئی۔ اس پری پیکر کی موج نفس میں بیولوں کی خوصت بولسی ہوئی تھی۔ گویا وہ ایک اسی دلا ویز ہستی تھی جس کا مہرایہ خوصت بولسی ہوئی تھی۔ گویا وہ ایک اسی دلا ویز ہستی تھی جس کا مہرایہ

مراياك بول ميري بيت تيري لمندا قبالى كے لئے مرد و مانفزاسے

قرى ترب مگرگودرى اوركبكول - معاد النداية توطالع ناسازى

كى علامت بى - اس كے اب ميں كها ل اور توكها ل - تير مے بغير ميرا

ترکیب جسرهان بود اوائے ناز سے اٹھایا ہوا دامن اتھ بی ۱۱ ور ہر بکک کے جیکنے سے اس کو نیا بال بروا زماصل ہوتا تھا ۔ چروخوننا بُر حکرسے ڈھلا ہوا ۔ تمام تربر دہ دل سے اشکار ۔ ایسا رندسیست کہ جب وہ بادہ نوش ہوتو دونوں جہاں کا خون اپنے ساغر ہی انڈیل ہے ۔ ازخو دفیت گیاس کے کفش برداروں بیں اور بیخو دی اس کی خراج گذار ۔ ایسا جلوہ پیراجس کی تجتی برق نظارہ ہو۔ اور برق اس کے جگر یونا کا دلا دیز عکس بچولوں کی رنگینی اس کے خال و خدکا عکس جیل اور بوج بری اس کی خوبی رفتار کا جو ہر جلوہ جنت اس کا عبار دا ہ اور جینی کو ز اس کے مجربے کراں کا فطرہ ناچیز۔

نَّف توخیر شراب کی بین ہے لیکن اس نفے کارگ و بے پر چھاجانا اس ہی برمو تو و نہ تھا۔ بیشک خون کی الدھ گربی سے جہایکن اس کی دوانی تمام تراسی کے دم سے تھی۔ یہ بیکر پاز بادشاہ کے دل بی ولولہ افکان ہوئی ۔ الیسے کہ اس کے بیبنا نے نظر میں ایک قیامت برپا ہوگئی۔ اس نے کہا ہیں تیراہی اکینٹہ ناز ہوں میں تیری تہت ہوں ج افاق گذا ذہے۔ بین تیری درگاہ تک کمتنی ہی دورسے چل کرائی ہوں، بخھ سے خصصت ہونے کی اجازت لینے ؟

بادستاه في اس كى التماس كوقبول كرفي سي انكاركرديااوا بڑی نازبر داری سے اس کا دامن تھام لیا۔ اس نے کہا ہ انسوس اس تم كياكردسي مو آخرتم كس كي مطبع موكم مجه سے يوں كريزكرتي مو عمام بيم وابب كردوس أزاد بوكر عولى كودارى كفض اندانا كسى ك رین فی کوخوظ در کھتے ہوئے بیجارے درولیش کا ول رکھنا، و والت و ا قبال كونظراندا ذكر دينااور كمين كولول راستيس بهينك دينا، قسمت کے پیچیے جان و دل بلکہ ماب وتواں سے بھی دستبردار موجارا — سے سب ابنديروازي كس كے دم سے فقى ؟ تير بے ہى دم سے ديدا جنگ كمال كي توق طرادی تیری بی بدولت تھی۔ اب بین جس کا تیرے سوااورکوئی نہیں رہا ترادامن القرمع كيس حيوالمكابول الترى مجنت كاجرس ميرى رك رگ میں جوست ہیں اور میرے استخرال میں تیراہی مغزینہاں ہے میری شب تاديك كى شمع بھي تو، چراغ بھي تو-يين كيا بون مشت خاك اور تو میرا سامان مباد- دیکه امیری مرزمین مروی تبایی کی مجلیال مت گرا-ميرى طبيعت كواتش حسرت سے جلار خاك مياه مت كرداے كر تجاسے دونوں جبانوں سے کام درست جوتے ہیں۔ تون ہوتو مجرباتی رہی ہی ای متت کا قوتقاضایی یہ ہے کہ نوکے نواسانوں کی کرسیاں اس کے زیر پاہوں مجدودسال كاخراب وخاديوناكي كواراكر ادرج سخف سراياعيز بوكر

آئے اس کے سامنے دروازہ کیے بندکر دے ؟ اس بری وش نے بادشاہ کے ہاتھ برلوسہ دیاا ورابیخ سن ضادا سے میول ہی مجعد وئے۔اس نے امید کے دامن میں غراہ ونازوا دا كريول والكراس الني خشنودي كاخرده سنايا-اس في كها:-"اے بادشہ! تُواب تک غم کی کوفت سے آنا د رما میں مجھ سے فوش ، تو مجھ سے فوش مان وفاتیر دم سے سلامت میراجلوہ تیرے لئے غازہ رضارہ دولت وا قبال بهستندتير اعلام - ماب وتوال ترے لئے بادہ جام کیونکدربرب میرے ہی دم سے زندہ وسلامت ہیں۔ بلکہ بیسب میرے جودوسخاکی بدولت برقراریس-کیف ومستی کے بال وركس سے بي عصباسے قطره كى دمستكاه كس سيه عنه درباس ميري صورت مراسراذاد اورميرا كام مردانكي وبطعت وكرم - توكيي ميري بي طرح آندا دوسیک بارموجارسب کیجه دے دال اوراس کے عوض کھی بخرید - در وازہ بن اور را و دفاير كهلاره - اورول كى راه بين خاند برانداز بوجا این دل بن دل آزاری سے ڈریزاندا ا اوركرم ميشهن جارمخت كى ياورى اوركرامت تير ېې دم سے بي - توجاد دال ده که تيري ېې بدولت اے غالب فسردہ دل وجال، آ۔ دندول کی صفول میں

زىدن بتال كى طرح درىم برىم تف ترا دن شام سے بھى زياده تاريك تھا۔ اس لئے یہ دلغ دل ایام کھا۔ تیری آ کھ ہرطرب سے ریشان کھی اورتبرے کے ہرد مگذادر پرجلوے محفرام تقدر بجلوے اپنے پیجے فتنے ہ فت چور ترجلتے تھے۔اس كئے أنكه برطكر سپر انداز بوجاتى ان تام زبانون سے جگزر کئے اوران خوشاب فشانیوں سے اب جو کھونظر آتا ہے دہ کیا ہے ؟ -- شاہد، شعر اشراب، شکر آسان کئی کئی دن ایسے بى حركت كر تاريا- إفسوس إاس عربيجا يسي كزرى- بيترى تباه مالى ادراس دوسیای کےساتھ۔ بیتیری دیو انگی وجہالت۔ بیا ناکای و بے صاصلی - وہ برستی وتن پروری - وہ شعیدہ یا زی اورا فسول گری۔ وه تيري بے را مدروي - وه تيري برنده خوامي - وه جوش جنول بي اين خرمن کو آگ لگانا-وہ دام ہوس کے صلقوں میں گرفتاری وہ سب کیا تھا، خون ؟ اوربيخاك - وه مون، به بلاكت - وه كياروش تعي اوربيكياالاق وه سب يوج متى -يرسب يني ترى أدعى عرفواب بس كرز كنى اوراً دهى جاند كى مساحت بىن - دىكى إاس كار كاردى دريج درايج بىن تىرى سى دكوشش كا ماحصل كميريمي نهيس بالفرض بتقع تمتناؤن كاسرما بيها لخفة أكيا ، بادشابي بيتسر الكئ -اسے تو كم تمام تروسوسى وسوسى -اس سے فائدہ ؟ يہ وكينا كياب، سراب سأتراابنادج دكهان بجريز بجى اس يرده س اشكارب وه محض برينقاكانقش ونكارب كالعدم ب يستى اشيا مراسرغيارفنا ہے- اكسيمياكيسى منود-يدمخلوق-اس كى مودمحض دہم سے ہے۔ تیرے وہم ہی نے پرفرض کردیا ہے کہ اس کا وجودہے۔ دیکھا ومم کی ہرگز بیروی مست کر- دراحقیقت کے گریبان سے سربا ہرنکال. منصور کی طرح اورسی نعره ملندکر- اینی سبتی کوتھ کرا دے۔ خواہ توخلق كوروس بم ياروم ، جو كيمي ماسوافي ب ده معدوم ب جواي بھی اس پردہ کا تنائب میں متصورہے، صرف ہمت عالی بی کی بدو ے۔ساق ہمت عود نیاکوصلادیتا ہے دہ خخانہ کا ہی سے شراب فراہم كرتكب - توفيق اللى رقم يردا ذہے - ده اس رقم برجوعرجي تو خط من المين المين ديا ہے۔ اگر تيري بمت بركشا بولومولا بي بابن جائے۔ اكرتائيداندوى كا أفتاب طلوع بوتوعجب نهيس كه انكارول سے لالے بى لاكيوط يري-ہاری ہمت میں تو شہوری سے عبارت ہے۔ ہم وہی سو

ہاری بہت بھی توشہودی سے عبارت ہے۔ ہم ہجمی ہوجے بیں وہ سربسروج دی ہے۔ ہماری ہمت غیرت ی ہے اور کس - اور ہماری کٹرت تمام تروحدت سرسحان استدا کلام بیں سطوت عق کے الڑسے الفاظ میرے ہونٹوں سے توفراد ہیں : رأغب مراداابادى

عباللخاور

ود بھی ہمیں چاہیں، یہ تقاضا نہیں کرتے رازدل محبوب كورسوا منسين كرت كيايا د بنين آپ كوپميان مجتت! بیمیان مجنت کونو مجھولانہیں کرتے ہم پوسف کنعانِ غربیب الوطنی ہیں ہم آرزوحسن زینسانہیں کتے اللب بمتاكااك اندازي يهي ہمان سے جوانہارتمنانہیں کیتے رست بي واى شكوه طسدازغم دورال جوقت بازو به محسروسانهیں کرتے جو ابل نظسر بين وه سسير جادة غم بمى اپنی روسشس خاص کو بدلامہیں کرتے توبين سے يرمشيوه تسليم ورساك ہم اُن کو معیبت میں پکارائہیں کے جومحسدم اسرار حیات ابدی بی دامن کو وہ آلودہ د نیانہیں کرتے ہم تیری توجہ یہ بھی ہوتے نہیں مغرور ہم تیرے تغافل کا بھی شکوہ نہیں کرتے خلوت میں جب آتے ہیں بزرگان عبایوش کیا کیا نہیں ہوتاہ، یہ کیاکیا نہیں کرتے راغب ب نظرمنسزل مقصود برجن کی دوران سفسروه کہیں عمرانہیں کرتے

عارض پر موج رنگ ابهركر بحرگئ شاید قریب ہوکے تمت گذرگئ ربط خفى سے المقى ب كنے يرحباكي موج يعنى نگاهِ ياسس براكام كرگئى انکھوں پرزشک کرتے،جورکتی کبھی سکاہ رُخ پر پڑی نظرتو قدم پر بھرگئ آغازہی سے ہجرکے سائے دراز تھے أخركوزلف شام سيداتا كمركئ آتے بن گاہ کاہ، مگراس روش کے گا جيسے ہواكى موج، إدهراً في ادھركي لبتك بهي ناشكوه احباب آسكا تهمت بميشه كردش دورال كيمركى "آياتقاً داغ حسرت دل كاشارياد" وه جوئے خول جلی ہے کر رنگت کھوگئ مينا شريك صحبت اغياد ، حيف حيف اے سنگ محتسب تری فعطرت کدھ گئ اب آنھ بندكركي عزل كبريد بيالى گ "اب أبروئ شيوة ابل نظر كئي

له، تقرف

مله: تهنیت گوئیدمثال دا ، که منگر محتسب برمرمن آمدواین آفت از میناگذشت

تميزآتنا ناآشناكيا يرا ندازشكست نارواكيا يهتى خم برخم، بيجاك بيجاك خركيا مبتداكيا منتهاكيا بوس مقى كالجريسي كيا، جا كالوقفاول يوبنى آسوده رسخيس مزاكيا بزارون بس كوناكون بيانتى نكابول نے جناتر سواكيا نشيلى الكه همال انظري جنول خير فسول کے زیکھی ہوتے مرکماکیا دل شوريده بي تاب ازل تحا! مريض جاوداني كي دواكيا جهال برخوان كيعيرس بول دركار وبالكام كفاكا وتكحناكيا اگر خورجيد موتا يوجي كياب عيات اخترسياب ياكب مجازا فسوح غيقت بجي نسانه كمي حيثم تحيّب رآشناكها دراسى روسےكيا طوفان جاگے جومورج الحق تؤمول طوفا بياكيا تهم برشاخ صدوش بهارال چن اندرچن ہے ماجراک كنوائي ول فيهاري الماليد يرون توق لب يرآ گياكب

ظلمت حجاب ديدة بيدار بحي نهين لیکن طلوع صبح کے آثار مجمی نہیں اس دل كو يول خراب تغافل سيجي جوع مدّعا كا كنها كاربحى بنين وارفتگال سوق كوجنيت سے كم منبي وه راه جس میں ساید دلوار کھی تہیں اے زندگی نوید مرت نددے کہم مجبوراگرتهیں ہیں تو مخت ار بھی تہیں دنیایں اب کہاں ہیں ہم ایسے نیازمند جو شکوه سنج بے رخی یار بھی نہیں ان کے حضور جرائت گفتارکس کوہے ان کے بغیر لذّت گفت اربھی تہیں التسنائ حرجي كل برست بن اسيخ نصيب سي خلشس خار بھي نہيں اب كون بوكا ساز إناا لحق يرتغمه زن منصوری میں رکسی دوار بھی مہیں غالب كى اس زمين سي باك د كرغول يريع اگرينين ہے تو ہمواريمي بني

فن كى تزنين كروں، زيست كاعنوال برا بین که زلف ولب درخسار تجبلائجی ندسکو ں جذبجب شعرس دهل جلاي جسين بن جائے ميرى شكل ہے كەمحفىل كوجگا بھى نەسكون عشق کی لاش بیااب صن کوروت دیکھا

واعظ شهركوبيارا زست بجى يذسكون

شعركه كے دخ كيتى كوسجائے كامنير

ایسے دیوانے کو دیوانہ بنامجی درسکوں

عزل

منيرفاروقى

خلشي دردِنها ل ان کود کھا بھی نے سکوں اليبي كجيدبات بوئي بات بنابعي مذسكوں محفل شوق بي دلوا مي ابضتم موي اپنی دیوانگی شوق مطب بھی نہسکوں نغمه بے کیف ہوا ،حسن میں وہ بات نہیں ابكسى طوركوئی زخم سجابھی نەسكوں

مسلم بنگالی اوب رسمام بنگالی اوب

دُاكْرُانعام الحق ايم، اك-يى، ايچ، دى

اس کتاب میں بنگانی زبان دا دب کی کمل تاریخ اور اس کے ثقافتی، بی و تہذیبی پس منظر کا جائز ہ لینے کے بعد بتایا گیا ہے کہ اس زبان کی نشو ونما اور نزتی و تہذیب میں مسلان حکمرانوں ، صوفیا ، اہل قلم، شعر ااور او بارلے کس قدر حصد لیلہ۔ يرجا أزة بهت كمل اورخصيق وتفعيل كات بكاريء

> پوری کتاب نفیس ار دوٹائپ میں چھایی گئی ہے اور مجلد ہے سرورق ديده زيب اورنگين فيخامت. بهسفات قیمت چاررویے (علاوہ محصولڈاک)

عَالَب كربقالين باد: - بقيصفي ٢٠

کرے میں تمنااس کے خواب میں پوری ہوگئی۔

ایک اورجیگ غالب نے یہی بات دومرے اندازیں کہی ہے: دکرتاکاش نالہ مجھ کو کیا معلوم مخت اسمدم کہ ہوگا باعیتِ افزائشِ در درول وہ بھی

فالآب کا کہن ہے کہ بھے معلیم ندیمفاکر نالہ کرنے سے میرے در دول میں اضافہ ہوجائے گا۔ اگر مجھے یہ معلیم ہوتا تومیں ہرگزاہ و زاری ندکرتا یعنی در دروں نے فالیب کونالہ کرنے پہور نہیں کیا بلکہ نالا در درول کی افر اکش کا باعث ہوا۔

جیم لینگے کانظریہ ہے کہ شعوری جذبات کا اظہار ہی ان کی تخلیق کا باطہار ہی ان کی تخلیق کا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً حقیقت یہ نہیں ہے کہ جب ہم فیلتے ہیں تو در کھی ہی تو کہ ہم جب کا نیلتے ہیں تو در رہے محسوس کرتے ہیں بات غالب کے ہاں ایک نے تیور سے الم ایک شے تیور سے آئی ہے ،

پاتے نہیں جب راہ تو چرا موجاتے ہیں ہالے مری طبع تو ہوتی ہے روال اور اس شعریس صنف لطیف کی صحیح نفسیات کے بیان کردی : حُن اوراس ہو حُسن طن رہ گئی بوالہوس کی شرم اسٹ بید اعما دستے غیر کو آز مائے کیوں شاعر کا محبوب صبین ہے ۔ لیکن اسے اس سے زیادہ حس ظن ہے۔ اس کے وہ اپنے عشاق کا امتحال نہیں لیتا۔ یہ تو کھرے فالب کے

مجوب مِرگرو نیسے بھی ہرصنفِ نازک کو حُرِن طن سے محقور البہت واسطر حرور ہوتا ہے ۔

عُرضَ غَالَب كَيْ رُرف بِينَ اوروسعتِ نَكَاه كَي مثالين ان ك كلام مين جا بجاملتي بين -ان كا ديوان گونا گون النساني جذبات اورتا ژات سے بُرب مثلاً:

تفس میں مجھ سے رودا دِجن کہتے مذور ہرم گری ہے جس یہ کل بجلی وہ میرااشیاں کیون مو

یں نا مراد دل کی ت تی کو کی کروں

ہا نا کہ تیرے رُخ سے نگر کا میاب ہے

دیکھنا تھت ریر کی لذت کہ اُس نے کہا

میں نے یہ جا ناکہ گویا یہ بھی میر دلیں ہے

ایک طرف لفیات کا مطا تعرقی پر برسے ۔ اور بم

دیکھتے ہیں کہ غالب کی قدر بھی بڑھتی جا رہی ہے ۔ مگران دولو

باقوں کا ایک تلازمہ بھی غورطلب ہے اوراس کے لئے بھی بچھر

غالب کی طرف رجوع کیجئے: اس کی شوخی نے بارگا ہ خدا وندی بین بھی یہ سوال بیش کردیا تھا کہ:

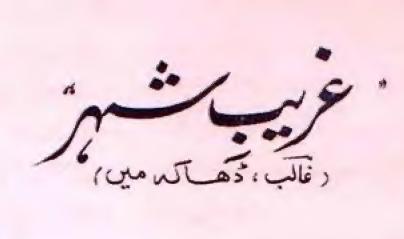
بین ہم بھی یہ سوال بیش کردیا تھا کہ:

ہیں ہے کیوں ذرایل کہ کل تک ندھی پند

خمامان يالي

پکتان کی علاقائی شاعری کی دوایات، مہانے گئت اور میٹے بول، پاکستان کی نغمہ ریز مرزمین کی خاص پیداوار ہیں۔ ان کے منظوم اردور آج علاقائی شاعری کی روایات، مہانے گئت اور میٹے بول، پاکستان کی نغمہ ریز مرزمین کی خاص پیداوار ہیں۔ ان کے منظوم اردور آج کا یہ انتخاب چھوز بانوں کے اصل نغمات کی صدایتے بازگشت ہے ساتھ سے زیادہ مقبول شعب را رکا کلام: کتاب نفیس اردوٹائپ میں بڑے سائز بروضع داری مے ساتھ طبع کی گئی ہے۔ گردیوش معقور۔ ضخامت تین سوصفیات، قیمت: چارروپ

الالخ مطبوعا پاکستا ؛ يوسط يجس يدا عواي



رفعتجاوي

یا پر ہوگاکہ فرط دافت سے اغبالوں لئے باغ جنّت سسے انگبیں کے بحکم دب الن س معرکے بھیجے ہیں سربہر گلاس

اس ستم كر، كا فرما جراكى يا ديس دل صبح ومساب عين ہے. غالب صرت زوه كا وامن شوق ب ا و دبر او دالعين ب اس كى تمنك اس ندرناصبوركيادل وادفنة كوشوق سے اس قدر معموركيا كرايك باركيرعالم الدواحس عالم اجسام كودجوع مولئ كاخيال ول میں سمایا۔ اوروہ جوآب دوال کی بہشت آئیں سرزمین ہے اس كى سياحت ومساحيت سكرا فريس كا شوق جرّا يا - تكرسوچاك كوكلكته كاجلوه زادانس ديدنى ب يكرف صاكه ك سبزوزاد كاامرت بهى چشيدنى سے حب اس حنيف طبيعى لعنى عالم سفلى بب فروكش تفاتو كياكيا چرچے بنيں سے تھے اوراس جنت افیلی كے تعلق دنيا ئے تصوري مين كياكيا خواب منين منف تقدرا شكال وصوركي كوناكون گردش ہے زہن فانوس خیال ہوگیا تھا شجرو حجرکی تُرفسوں ایسٹشے تصوّد بكارخان مجال موكيا كفا - برديار ندرين انبد- يركشور يُربياد ديرين بنبر - اورا ينانهين يرشيوه كرا رام سيجين إمدشب ودوزلب بح، لب كشت، سير باغ ، بيرداغ جها ل بيسين عام، دلاً مام، مكينيس - أو واردان بساط مواح "خلد يعن اوراء لدبركى زبانى معلوم بواكه فرنگى بلاد وامصا ر مندسے رخصت ہواا ور دولت خدا دا د باکستان سے قبامے "خاور با خر " نمونه جنّت بوا-اس مع كلكته ا وراس كم مفاقا كومرنيين آشوب ونساوپا با ورا فتِ جَان بندهٔ مسلم نهادبایا جنت _ وه مقام دنگ ولوجهان با ده گلفام وشکبو

افراوانی م ، جوجیمیرز اسدالله خان خالب کوهی از دم مرک الی

سین ادنانی م یه حورو فصور حسب و عدم آیز د در و شب راحت

ورنسیه عالم کی بجائے نقد جنت الماوی مهرسود و روز و شب راحت

الب کوسکون کهان ۱ اس آتش باره کوشتی بجرجنون کهان بلاش نهٔ

الب کوسکون کهان ۱ اس آتش باره کوشتی بجرجنون کهان بلاش الله

میزه ندار مائے معلی آتا حقافظ ر سنعال الله امرغزار مائے مصفا

ابنهائے بصر بو کچھ و نیائے سفی کے خاکدان نیرویس مے و وجید

ابنهائے بصر بو کچھ و نیائے سفی کے خاکدان نیرویس مے و وجید

ابنهائے بصر بو کچھ و نیائے سفی کے خاکدان نیرویس مے و وجید

اردوس کے دو میدوه مائے گوناگوں ۔ آئینہ وارصند میں سے ۔

اردوس کے دو میدوه مائے گوناگوں ۔ آئینہ وارصند میں حقوت

مرفوس کے دو میدو مائے گوناگوں ۔ آئینہ وارصند میں حقوت

مرفوس کے لئے خام عنہ شمامی میں نو مائی دولی میں بوائی اورویند

مرخورسا ڈا و در پر دوه کشائے درخزین میان ہوا تھا واروویند

ترمزموسا ڈا و در پر دوه کشائے درخزین میان ہوا تھا واروویند

ترمزموسا ڈا و در پر دوه کشائے درخزین میان ہوا تھا واروویند

ترمزموسا ڈا و در پر دوه کشائے درخزین میان ہوا تھا واروویند

ام کاکون مردمیدال ہے نمروشاخ، گوئے وچگال ہے ام کے آگے پیش جا وسے خاک پھولمہ تاہے جلے پھپوسے تاک مجھسے پچھوا ہم میں خبرگیدہے ام کے آگے نیشکر کیسا ہے انٹی مل یہ قند کا ہے توام رنیرے کے تا دکا ہے دہشہ ام برحيِّدكا فركم للهون؛ ودراً وعدا مسلمان ،نبكن غالَّب سفيد رليشي بشنديما ضعيف البنياك بشدة اياك أكبر صلال مناء د تديا دسا - كبيراس كو مسلمان مجمكر مرده بوسائك باوجرد شورد الشت فيني كے كلما سط انا در دي اليني تعصب دجهالت سے گول مال " مزكر دي ليني الدينردي اس الخ وعاكر اجها تكيرا بادس كدنوي ببرسخت كشود برگالقسمت خادری سے اورکشور لوندائیدہ پاکستان کا پائیشخست ذیل ہے سے گئشت کا افرادہ کیا۔ دیدہ ودل کواس کی زیادت كادلداده كيا _ خبرتهين خيال كى بكرجميكى ياكياموا، ايك طياسك طلسي با د پاء پاد بيا برد وانه برداا ورناگهان مره بريم زدني مين اعلى حكينين مع يخت الثرى جابيني معيد سندبا دعقاب يارح ے یک بت کر برابر حکر مرحکر کائے جاتا تھا، ز آنا نے سے سواد خاك براترا- انكريني يس سواد خوال تها _ حروف دوس كا نكندوال عنى وازوال تفاءاس الية اس ١١٨ صاف يوه سكا-پرچاه ہے اسے" پیا" تصوّر کیاا ور ول سے کہا: زباں یہ بانصالیا يكس كانام كايا - معلوم بوا باكستان خا وري د باخترى بن بي طیلسان جدید کرنگی کی برواز کے لئے مفتاح و کلید ہے ، دمیارہ آ مدورفنت بين الدولتين عبر- ا و دعالم مثل بير كبي اسس كا نعمالبدل مابطئ باہمی عرش وفرش لعنی بین السافین ہے --المحدلشراكياسوادى مثل بادبها دى ہے اصد كياطرفه اس كى نيزى وطرادى - مائة ده مادة نبخت وحلى الدفت ومصفى حيس بر طيلساك كانا كهال نزول بهزاء سفر وحضرك كلفت كا يوط لوما صله وصول بودمعلوم بنين اس نقيرهبات زوويي أمداً مدكى خبركس نے شائعتين برتكين كوبيثيادى كمخلق خلامصا فتدومعالقة ا ورخيرمفام ولمينيوني سے نے جو تی وربوق آموج وہ وتی اور لیصد جوش وخروش لغرہ اِن برورودم حود ہوتی - الٹرالٹرا بہسرند بین پاک بہا : ، جا دہ آ ليبغ طلسمى سيرانو يحيى خطرع مينوسوا وميرفدم ريفف بى جادد كاساافر بهوارا ودير بندة حقيرت فقطير جملد ويودكهن بے خبرجوا کہنگی پوٹ پرنشرلف اوری ا ور نہ بال سبے اختیا ہ طرز اف ين كفتكوكري على:

> غالب دسیده ایم برخه هاکدوانشراب انسیزگرد دودن اهباب شست ایم

دان وَل الم الم السفروسيات النظفرا ورفقير السفروسيات النظفرا ورفقير السع سوف صد اورست لبنى سلك وروبا الدولت خدا واد العطوم وخواص كى خوش خلفى اوروبها ل نوازى كے كبا كہنے روات وعوليں ہى دعوليں ہى دعوليں اسكلبانگ نا ونوش رسا لفتہ درگا دنگ بزر الدائيوں كے سب دفتر بك فام گا وُخود د ہوگئے جن كا ذكر كہم الدائيوں كيا تھا :

خوشار و تروشب کلکنه علی مقیالی مقیالی گورند مهر در مکناش بها درما و تا بالیش کورند مهر در مکناش بها درما و تا بالیش دعواکه بلاشبکا دعوالوں کے ساتھ مشاعر ول برمشاعرے - ڈوھاکہ بلاشبکا سے با ذی ہے گیار و بال تو نواب علی اکبرخاب ، مولوی سراے الد: علی خال ، المعمل خان و نا منی القضا ف ، ما مول زاوی جا تی نال ، المعمل خان نال فرنگ اسطر لنگ ، دلیم قریبید وغیرہ کے سواجے دیکھ بہر با نان فرنگ اسطر لنگ ، دلیم قریبید وغیرہ کے سواجے دیکھ بخون معا و بہر بی غرق - و قانال با عن اب النالا۔

مگرمیاں توسر زین کھی رکش فرووس بریں ا ورکین تھ بهشيت آبيل -ايسام سينروشا واب سوا واعظم ا وداس عيب شه بكين ك طرح جرا بوا- بدرونق ، برجيل بهل ، بدلها ث ما زادانيكا كالامالامال مشرق وغرب دواؤل كمه جا بكدست منرمن وال كوناكون بوفلمون صناعيول كمفوسط مشرقى غربي لنسوا في حس جلوے فرا داں۔ دہلی ۔ آگرہ رکلکنہ سب گرو! رامش ور تگ رقص وموسیقی ا دران کے شب و روز کھو کھر منطاہرہے ۔ چینگ چگا مه کا دورشور، وا و واه ا موسیقی و زقی کا ذوق توخدا وا ہے۔لین شروشا عری کا شوق بھی کچیکم بنیں۔سب کی دگ و۔ طاری وساری - بنبگلاکے ساتھ ار دوا در کہس کہیں فاری _ شوتين يى -اس لئے خوب خوب دھوم دھام كے مشاعرے ب ملكته بين تو اعتذار اوصلح صفائى كى خاطرمتنوى ما د مخالف م ك<u>كف</u>ري نا بکار، نا منجار، کو نی مشرب تضحیک وسخوسے بازندوہ سکے ا ور يهال مك كهدياك كيه ازصلحالا بادمخالف درشكم بيبية"-استغف استغفرالله إمكريهان توبادموانق بى بادموا فق نبي -مشاعرول اس زواروشورے واریخن جیے ار دو پہاں کی اپنی زبال ہوا وا اس سے بی اتناہی شغف جننا نبگلاسے کیوں نہ ہو و و نون آل ندا و کاریا نی نژا در ا سلامی اثرسته پراکریت کی تزمیم مشره صورت بين - جيسے نوام منين سطكت بين تو وہى سنكرت كى بھائير

ایک شکریم قاضی ندوالاسلام، نبگلک بهرداعز نیزشاعوساند ارنگ و هنگ برلاا ورزبان کوعربی فالسی کی جوئے شہرسے ارب دشاواب کیا بلکہ تربہار دگل وگلزاد کیا۔ اور سفنے والے رکھے کہ اردوا ور ببگلاا کی بی عزل کامطلع وسین مطلع ہیں۔ ار وسرے سے استفدر قربیب اور ان کے بولنے والے چی ا باختری کیا فاوری بلوٹری گنگاا ور مہران ایک ہی مصنوق ہے باختری کیا فاوری بلوٹری گنگاا ور مہران ایک ہی مصنوق ہے باختری کیا فاوری بلوٹری گنگاا ور مہران ایک ہی مصنوق ہے باختری کیا فاوری بلوٹری گنگاا ور مہران ایک ہی مصنوق ہے باختری کیا فاوری بلوٹری گنگاا ور مہران ایک ہی مصنوق ہے باختری کیا فاوری بلوٹری گنگا ور می بات :

برگالدنگرن آب دبولے داند --- بلکداس کے لمیے بچ ڈریے سبزہ زاندیائے مطرا اور کی را وزنڈ ٹام - جان واکر شہیدی جن ، بگری شیری وغیروکی انی کو ملحوظ ارکھا جائے تواس کی میچ کیفیت ہوں ہوگی کہ ذریع مہوا یا ہے سردہ خوشا آب بائے گوالا

فرس خابا وہ مائے ناب و تحرّ ما ٹررائے شیریں سملکت ہیں نہ دیل بھی منہ تا دہرتی مذکبی کی دیرشنی ۔ ندکائی، کا وکرشی پیشہر کے با ہر مرطرف شا دا ب وہر سبز علاقہ تا جلا ے نباتی کے کر شعے زمر دیں بختوں کی صورت میں آشکا دے قائی

اليم بى قطعات خلداً ناد كے بارے بين كها بوگا: مفشد دستواز زمين مطف حوسك اد ما

بفشه دسته الدرسي بطرف جوس الم

یہ توہوئی تشبہ ببہارید بارے اب انبہ نوار ڈھاکہ

یاں ہوجلئے۔ ٹرھکنی سے اکسشہر ڈھکا، ڈھاکہ اس کاناً

گیر گرکی توجران بان شان تھی سوتھی، گربخوا با گریزوں کے

مت اور دیاد باکہ کے طلوع ہوئے پڑجواس نے آب ورنگ

بیا ہے ۔ جو جا ۔ جا نداس کو دگا ہے گئے ہیں سبحان اللہ بالی اللہ بالی اللہ بالی دیکا ہے گئے ہیں جو دسوت وکٹا دگی

مان اللہ بشہر کر باسے کیا ہوگیا۔ سنتے ہیں جو دسوت وکٹا دگی

مان اللہ بشہر کر باسے کیا ہوگیا۔ سنتے ہیں جو دسوت وکٹا دگی

مان اللہ بشہر کر باسے کیا ہوگیا۔ سنتے ہیں جو دسوت وکٹا دگی

مان اللہ باختری ہے جو جا اس کا برجبتہ عکس ہے ۔ شہری ہیں

دی کا قرق العین اڈو ھاکہ اس کا برجبتہ عکس ہے ۔ شہری ہیں

دی کا قرق العین اڈو ھاکہ اس کا برجبتہ عکس ہے ۔ شہری ہیں

دی کا قرق العین اڈو ھاکہ اس کا برجبتہ عکس ہے ۔ شہری ہیں

دی کا در ابے شا دوگو ناگوں عظیم البرنہ جہا نہ کھی چڑاغ کیے

دی کا در ابے شا دوگو ناگوں عظیم البرنہ جہا نہ کھی چڑاغ کیے

میں نبادس کی تعرف و توصیف میں کیسے والہار ندمزمہ بروازیما،
تعال اللہ! بنا دس حیثم بدوور
ہیشت خرم دفرد دس معمود
گراب ڈ صاکہ کو دیجے کر تورہ بنادس بہشت غیرخرم
وغیر محدود بن گیا، حیلوا اس کے نام قعید گوغز ابشکل منافوی مسندوخ اوراس کا نمبر حسب شیوہ فقیر لحرصا کہ بہشت آٹا لاکے منسوخ اوراس کا نمبر حسب شیوہ فقیر لحرصا کہ بہشت آٹا لاکے مام بر - جیسے قبل اذبی طبع حقیقت لیندشیوہ و آگی نمان فرگ وہندگ بہ صابی فرق و ان کی طرف ماکل ہوگئی تھی ۔ وسلیے ہی اب فرگی وہندگ بہ صابی فرق ان کی طرف ماکل ہوگئی تھی ۔ وسلیے ہی اب فرگی وہندگ کے حقیقت المان فرگی وہندگ کی مصداف ہوئی۔ بے شک :

ہے دنگ لالہ وکل ونسری جداجدا ہرزگ میں بہادکا انہات جاہے وصاکہ کے دمکٹ بازار دیجھے۔ وہ جوابل فرنگ کے بارے میں تبقر دنیل آئین اکبری مصحفہ ترب برکیا تھا، سب گلات کا طاق لنیاں بن گیا۔

اب توبینے سے ہزار چندا بجادات طلعم آ نا ربروے کا آگئیں اور موٹریں، بسیں کوچ وبازار میں صبار فتار ہوگئیں جن سے شمآر بازار عج رمات ہوگیا ہ

بندگان کرمت شعار نے کہا چلوسر کرائیں کہا پین ، پالکی تام جہام ، ہوا دار لاک مین نگے مرزا صاحب ایہاں اب پید پارینہ لواز ما کہاں ؟ یہ تو دنیائے آب بلک مرزین آب روال سے - دنی ، رامپور تو مہیں کر ہرطرف خشکی ہی جا دیا انسان کو سچار پائے " اٹھا سے پھریں یعنی کہا را در گھر کھر پکار ہو ،

ذرا گرکو رنگین کے شفیق کرلو بہاں سے مے کیسے ڈولی کہارو ؟

بہاں تورہوارہ بایہ ہے گین اوکا "سفینہ کشی ڈونگا ا وخانی جہازا ورکشیاں بھی کیسی رنگارنگ - طاوسی کشی کو دیجو تو جیسے کھل ہم ہم سے رقص اور زنگ کا طاہم واہو جائے۔ گوست گو بیدل خوام کہاں بہاں تو گھاٹ گھاٹ گردش مقام ہے - منڈی ہیڑھ بھی ہے توکشتیوں میں ۔ بعض خداے بندے جل کوئی کی مشال ای عمر پانی میں ہی بسرکرتے ہیں ۔ گھر بارا ہاٹ بان رسب کچھ کشی میں بین ایک یابی بنجارے کہتے انہیں نیشکی کہاں ، وہ توبس ناپیدہی ہے۔ ہر کہیں آب، ہوا ، یا آگ ۔ برائے خوا اآگ برنہ چونیئے ۔ کسان لوگ ماپیح کے جہنے میں ۔ آپ اسے بہمن و دے کہ بیجئے ۔ سب جنگل جلاجلاکر خاک کردیتے ہیں ۔ پھر ہوا چاروں طرف کھیتوں میں را کھ ہی را کھ بی اکھ دیتی ہے ۔ ایسی خاک کردیتے ہیں ۔ اس سے جو بنری ، ترکاری ، ہریا ول ہوتاہے ، عمل کو ، جنوم کہتے ہیں ۔ اس سے جو بنری ، ترکاری ، ہریا ول ہوتاہے ، اس کے کیا کہنے ۔ ندی ندی گھا ٹ گھاٹ بڑے بڑے کدوہی کدو و جیسے اوند حائے ہوئے سفید سفید چنلے چیلے کھڑے ہی گوئے وطارا کیا بہار دسیتے ہیں وہ ۔ اب میں جھانی آلہوری کا وہ بیان کہ :

جمین تعاک است کا بنانا پدیداست ور برک،

ازال ایس ملک آشوب آفرین است که باچه اوچنال آشس چنین است زهاکی مرئیس دیجھئے ۔ ساید دار ، کشا ده ، مصفا ، پخت بر مشمة درفته ان پرٹن ٹن کرتی رکشا وُل کی ریل بیل اور طنطند دہن نے رہ وادی خیال اختیار کرتے ہوئے پھر کلکتہ کی طرف بارگشت کی۔ وہ اس کی خشت وسنگ ، چونے پلتر کی نفیس، تابل دید، تابل ویک عارات گوزمنٹ باوس، ٹاکن بال یسینٹ جان کا گرجا ۔ پرانامشن گرچا مگر دُھاکہ کی عمارات توا ور پھی خضب ڈھاتی ہیں ۔ اب کیا بتا کیس کیسی کیسی شا ندارعارات دیکھیں ۔ جی نوش ہوگیا۔ وہ کرزن بال ۔ وہ احس منزل - وہ بانی کورٹ ۔ کیانن تعیرے ۔ کہیں شرقی کہیں فرنگی ، کہیں بھی اثر - غرضیکرطلمات ہی طلبات۔

دد کالوں پردیکاریگ فعاش کی بہار کیا کیا مناعیان بہاوں ہاکے بادد قرن نے مقامی جیزوں سے کیا کیا لطافتیں ۔ نفا سیں، بینا کاریاں اور قراریل کے سجیلے کا طراحیاں پیدا کی ہیں۔ وہ شیتل یا تی وہ یانس اور ناریل کے سجیلے کی طراحیاں پیدا کی ہیں۔ وہ شیتل یا تی وہ یانس اور ناریل کے سجیلے کی طرفدار نمونہ ہائے دن ۔ طبعیت عش عش کرنے دگی۔ ردح اہتزاز بسے خش کرنے دگی۔ ردح اہتزاز بسے خش کرنے دگی۔ وہ رنگارنگ آنجل ہوا میں اہراتے ۔ ڈوھا کہ کی ملل اب بھی کچھ کم مہیں ہے۔ اس کا تذکرہ کبھی سنا تھا۔ اب اس کو آنکھوں سے دیکولیا مگریہ یا تیں بھر بھی معلوم عوام ہیں۔ جمل با تودیار پاک کی تعیرات اور حاشیہ جات ہیں۔ معنا فاقی نوآ بادلیوں تودیار پاک کی تعیرات اور حاشیہ جات ہیں۔ معنا فاقی نوآ بادلیوں تودیار پاک کی تعیرات اور حاشیہ جات ہیں۔ معنا فاقی نوآ بادلیوں

کوما شیرجات نه کہا جائے تواورکیا کہا جائے ہے۔ مجلس قانون سازگا

وہ مہم بالشان ایوان سبحان اللہ! نئی اسلامی ممکلت کی سطوت کا آئینہ وار۔ اور ذیلی دارا لیحومت کی تعیر۔ آخوان توسیعات وترقیا کاکوئی کہاں تک وکرکرے جیسے سادی سرزمین میں ندیوں الول دویا کی ایجھیلوں تا با بوں کا جال ہی جال بچھا ہے۔ ایک لامتھا ہی تا نا با تا ۔ ویسے ہی نئی ترقیول اور توسیعول کی لین ڈوری بھی ہے جس کا مہرا نئی حکومت اورسب سے بٹرھ کو انقلابی محومت کے مرتبوت ہے اس مرانئی محومت اورسب سے بٹرھ کو انقلابی محومت کے مرتبوت ہے اس کی گئی کیا قطعہ زمروہ ہے کہ تا حد نظر بھا ہے ۔ جیسے کسی عظم انشان ماکوس نے رقعی کرتے کرتے زمین پر اپنے پر پھیلا دیتے ہول۔ ماکوس نے رقعی کرتے کہتے ہیں۔ جیسے کسی عظم انشان اور ندیاں نالے کیسے چکتے ہیں۔ جیسے روپہلی تار۔ اور مشہری دیشے ہول۔ کی ذرتار چھلک گھوڈ نعن ہوئی ایک کا گھا شامل کا دوسے گھا ہے کا گھا شامل کا دوسے کا دوس کو کا کہتا ہے دوپہلی تار۔ اور مسابولی سلونی ناریاں گاگریس کلے بانی تو کا کھا شامل ساڈھی کا دامن بھیگا ہے تو بھیگے۔ ان کی بلاسے ان کی تو کا کھا شامل ساڈھی کا دامن بھیگا ہے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا سے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا سے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا سے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا سے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا سے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا سے ۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کا ہے۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بہی پائی کی جائے دوسے دو تو شاع کی بھور کے کھور کی بھور سے میں بھیگا ہے۔ یہ فقر شاع کی بجائے مصور ماعکا بی تو اور بایہ وجھر بھی بیا تو کا سے دوسے کی بھور کی بھور کی بھور کی ہو کے مصور ماعکا بی تو اور بایہ و کھور کی کھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کے کھور کی بھور کی بھور کی بھور کی کھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کی کھور کی کھور کی بھور کی بھور کی کھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کی بھور کی کھور کی بھور کی کھور کی کھور کی کھور کی کھور کی بھور کی کھور کی کھور کی بھور کی کھور کی کھور کی

تیارکری ستقرودام کولے جاتا: در بغ آمدم زال ہمد بوستال ہی دست رفتن سوئے دوستال

تودوران قيام سان بى كے عكس كئے جاتا اور تقويروں بر تقويري

یہاں توقدم قدم برایے تال ہیں جو کلکتہ کے تالاب کر گدن کوعر ق شرم میں عزق کردیں -

الله الله الله و ندی نالول بین مانجعیون، مجیرول کے بیٹے دسیا سہانے گیت سے مرشدی، معرفتی، باقل، ساری گان برنگال کا ذرابہ جا دواوراس کی روایت انہی کے دم سے آج تک زندہ ہے۔ ساوروہ کیلے کے جمعار دوہ تا ڈکے اوسینے اویخے ذرابہ جیسے خاتی حقیقے نے حریری زمین کوریشی گل بوٹوں سے آراستہ پیراب کردیا ہو۔ ماہی مجاب کا وہ نطف جیسے چا ندی ہیں چا ندی وادی ا

س پاک میز با نون نے کہا حضرت ا اسپنے اس شعر پر عل کیجئے: محل کیجئے:

بخضی جلوهٔ گل دوق تما شاغاآب چشم کو جائے ہرائک میں وا ہو جانا چو اجیب نشینی و چائے ہیںا تی بیا د آر حرایت ان با د ہا ر ا برانی صحبتیں یادآ گئیں اور دل میں ایسی ازخود رفتگی پیدا ہوئی کرکیا بیان کیجئے :

اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہئے تاکہ تین خاکی سے بندگرال سے رہائی دے۔ ذوقی فنا کا نشہ بعد استغراق دہنچاگا۔ وجد وکیف نے عالم ار واح کے لئے بھروالہانہ کششنش پیداکردی :

ایں چہ شورسے است کددر دور قری بینم ہمہ آفاق پُر از فتنہ وسٹ مرسی بینم آشوب کلکتہ اور اقطاع ہند کے طوفان حوادث کے جاں فرمامولیخ سفے دل میں ایک شور پیداکردیا۔

کے طیارہ راک اطیاسان بولادی کواد برسی اوبرسے علم بالاسلے جا اوراس کے ساتھ طیارہ روح کا رخ بھی سوق کے بقط بالاسلے جا اوراس کے ساتھ طیارہ روح کا رخ بھی سوق میں بندہ جا ودانی کے جا ۔ ازعالم سفلی سوئے عالم علوی بازگرائ ماں مجازی سے مجانے حقیقی طرف ارخائے عنال فرا الشربس ۔ مجازی سے مجانے حقیقی طرف ارخائے عنال فرا الشربس ۔ ماسوا ہوس :

دم والبین برمسرراهه عن عزیزواب الشری الفرسی

" ایزدی سر بنگ" بقیه م

ہاری خوشی کادن ، ہاری عفلت اور مربندی کا دن ، اس لئے جب
یہ دن منایا جا تاہے اور شاہر اہوں پر ہارے بری ، فعائی ، بحری
جوان اوران کا سازو سامان ہمارے سامنے سے گذرتا ہے ، ہمارے
طنیا رہ فعناؤں میں بلند ہوتے ہیں قرہر پاکستانی کی رگ وہیں
زندگی و مرزت کی ایک ہر دور جاتی ہے ۔ خوا کرے ، ہماری
میلی افواج اور بھی مغبوط و منظم ، اور بھی سازو بیران سے آراست
ہوں تاکہ ہمارے اس بازورئے شمشرزن کی جوات پاکستان تعمور ترق

بڑے ڈوھاکرینی پاکستان خاوری کی بھی سے بوجائے۔ بوچھا کالسکا بخارلینی دیل میں سفر ہوگا۔ بولے بہیں۔ ایک طیلسان نئی وضع کاب اورجس کے برو الطاندر بھ بال پریزاد یا یا دزن بین اور اوپر بی اوپر حرکت کرتے ہیں ، چھم زون میں رمین سے الحاکہ اسان اور آسمان سے پھر عمود اُ زمین برے آئیں گے۔

صدر پاکستان نے حال ہی یں اس طرفہ باد پیاکوال طرآ یں رائے کے آمدورفت میں بے اندازہ سہولت بیدا کردی ادريهان ك متوطنون كوايك نغمت عظلى عطاك - طبيعيت اس ایجا دیجیب بنهاد کا ماجراس کرازبس شادال وفرحال بوتی-اس بادیا پرسوارہوئے توہری بھری زین بساط مخلیں بن كربها ونظاره بوكئ -اب كيا شلامين كياكيا ديكها - وه عاط كام وه پگردا. ده باندازه طویل سمنددی ساحل کداس برآسودهٔ دفام ہونے کرجی جاہے ۔ وہ جاہجا کا رخلنے ہی کا رخلنے مختلف سم كے قماش كى بانت كرتے - رنگارتك اجيس بناتے - چندرگونام گزر ہوا توایک نظر کرنافلی بریری واقعی کرن مجول سے یہ۔ مثل تارسيم اورجومشين ملسل كاغذ سفيد تيا ركرتي بإيك جاديه لیمیں ہے کا انعظیم الشان کارخانوں کے بیستوں سے جدید فرا دول نے موجنان کی ہے۔ دیکھتے ہی آ نکھوں میں چکا چوند بيدا كرتى بوتى دوهنى كى سجل چادرسى لېراكئي-اور صبح كرنا شام كا لاناب جوئے شرکامنظریا دا گیا۔ سان اللہ! کاغذی بیرمن شایداسی قرطاس ای قماش کا نام ہے۔ سنہری دیشے کی یافت مصنوعات اورسارهیول کاندباف - دونول زربی زر کرنافلی کی وہ برقابی رو۔ یہی تو تا بانی سطورے یا ایک جوئے شربک جوئے لمباشيرب- كارفانول كاكونى شاريهى مو- دن كوديمية يخفظ بيت مير بولئ توا بيلي تبيطار كى ايك اور الامنگ سي سابث بيغ گئے۔ وہ سرزمین جے باقی بنگال کی طرح اولیائے کرام ہی نے تلموردهانیان وکشورایمانیال میں شامل کیا تھا۔اس کے وہ میل امیل مک مجید اوئے چائے باغ جن کو دیکھتے بطبیعت مين زيروست ابلوث ولوله إبله اور غلغله بيدا اوا-ان باغات نے تو پیکن کوبھی مات کردیا۔ بے اختیار اپنی وہ ول خومشس کن

تعرلف يادة منى:

ر المسلم المسلم المسلم المسلم " (بلتستان: ایک مجلک)

عطارحسين كليم

ر کھنے والے رق سنتے ہی اندازہ رگا لیتے ہیں کہ بقیہ ترسب کیا ہوگا۔

جسباتی و ب و ثقا فت به سیقی ورشع و شاعری عروج برتھے۔ توبانستان کے برصے بیں ان ماگوں کو سیمنے والے بھی بھڑت موج و تھے۔ گر اس وقت تمام بلتستان بہمی جدّت بسندی کا سابہ بڑیرا ہے۔ بیاس نورک کو اب واطوار ، شغروشا عری ، موسیقی غرض ہر چیزیں بلتستانیوں نے نے طورط بی اینلے فرشروع کردئے ہیں۔ مگر میر بھی باتی ثقافت سے ملکا کہ باتی ہے اور اس وقعت ہم اس کاجائزہ یہاں پیش کر دہے ہیں .

جیساکہ میں نے ابھی عرض کیا ح تیب کے ختلف حقوں کے نام ہیں ، آت ، رگوہ، روانی ، گوشہ بیلتی ح بب سینہ بسینہ چلے ارہے ہیں۔ بہتری ضبطا حربہ بی آئی تک بہتری ایک اور مذیب کی ارہے ہیں۔ اس و قدت کیفیہ بیت یہ ہے کہ موسیقی، شعروشا عربی آداب نے سے ۔ اس و قدت کیفیہ بیت یہ ہے کہ موسیقی، شعروشا عربی آداب کے لیا ظائے ہے ۔ اس و قدت کیفیہ بیت ایک میں ایک میں اربی میں ایک میں ایک میں ایک میں ایک میں اربی میں ایک میں اربی میں ایک میں اب خیولوگا علاقت ہی ایک میں دیکھا جاتا ہے۔

اس و تست بلتستان میں ان تمام راگوں کو پھینے اور شہنائی بر ان کو کا نے والے تقریبًا نا ہید ہیں۔ صرف جُہولُو، ہرکوتہ اور شکر ہر کہیں تیس داگوں کے جانبے والے استاد بل جاتے ہیں۔ ان میں جُہولُو کا استاد مشکور علی خاص طور پرٹ ہور تھا۔ گرچال ہی میں اس کا بھی انتقال ہوگیا۔ اب تو ہوگ ان تمام داگوں کے ناموں سے بھی دا تق بہیں۔ اس لئے بڑا اخروری ہے کہ ان کو محفوظ کر دیا جائے ہے۔

عشاق - دَبراب عسيني حِيونو ذكرى : رُبون راع دُكرى

بلتى زبان كربهت سےعوامى كيت ابتاريخي حيثيت حاصل كريطي بس- ان بي سے ايك" بدوورل جَفْية " بھى ہے۔ جو جَوُلُو كے حكم إل يجكوماتم اخان اعظم كى فتوصات كے تذكرے ميشتل ہے۔ يكيت تقريبًا سترجویں صدی کے واقعات کی تاریخ کہاجا سکتا ہے۔ مگراس قدرطویل نرت گذرجانے کے بعد سی لوگ اس گیت سی تھے ہوئے طنزاد رسکاردد والوں کی شکست کے واقعات کوبہیں بھول سکے غرض بلتی عوام کینیو كے ساتھ كوئى مذكوئى واقعه ضرورواب تدہے اوراس واقعے كى باددلا لوگ ایک دوسرے کو مخاطب کرتے اور ف یم تقافتی کر لوں کو ماہم ہو دیکھنے کی سعی کرتے ہیں بہاں تک زبان کا تعلق ہے بلشتان کی معل دربا سے وابستگی اورلجدسی ایرانی مُبلغین کی آرسے بہاں فارسی کارواج عام بعدا اور تهذيب وتمدن ريهي اراني انزمرها الياستعرب سادكي زكليني سے بدل منى اور حتبقت بيسندى في تصنع و تكنف كى جاكه ف لى مذهبي وكالآ فى نعمت ، مرافى اورقصا ئدكوفروغ دبا - اوراس طرح بلتى زبان فارسى اورعری سے نزدیت تراکئی گراس کے بادیو دلتی لوگ گیروں کی زبان مفیقہ بلى بى منافيدان كيتول كاكونى لفظ المبي كمد متروك بنس مولب يلتنا كر برعلاقي بن المبين لوك كيتون كے بقدروان مل جلتے بيد اوران ابى سن رسیده بزرگون کی بدولت ان گیتون کا دحرد باتی ہے۔ چندلوگ

گيتوں كے نام يہ بين :-مُعولى - كُنرِي دُوم - شِينگ شير كا - بَيْدُ نَا لَقَبُو - بِينَّ سِينْ بِي بَرِيْوم يم - أَتِي همبالسِ مِحْمِ لِيهِ كلون مِنْ فِي عَوْلَ بِي - بَرِي نو رَدَوَرِل چقبير - شَاه بَهِرام عِي .

بلتى داگ جنهين انويت الكية بين، تعداد مين تقريباً الدين يوبي.
يدبنتى داگ ياح ميب بجى ايرانى موسيقى سے متاثر بهدنے برايك حرب ب

اس لیے توشی کی کوئی تقریب مجھی دروسیقے کے بغیر کمل نہائی جھی جاتی لیتی موسيقى كيم مقبول سازوں كا ذكر يهاں ضرورى معلوم ہو باہے ، وعول بُلِتَى طباله ويجيع وَّامَن كَبِيتَ بِنِ أَسْبِنَا فِي بنسرى - (جن كَي دوسبين بي-" حِكْ جِلْدِنْكِ" اور" زُهما ن خلينگ " كُرْنَا تِي اورجِنْگ يابتي طبايعيني « ڈامن » نقارہ کی شکل میں بنایاجا تاہے گرجسا مت میں نقارہ سے قدرے كم بوتا ہے۔ واس كے دوستے بيت بين - ايك حقد آئى اور دوس الماتشي كهلاتك وطبله الكيول كي تحاب سے بجبات مراس بلتى طبله كوايك ايك فت لمبي حير لوي سع بالقرب اس خاص حير كوملبى بين دُّان بينى لنگ "كيتے ہيں - بيسىب سا زبلتستان ہى بيں تيار

بولوبلتستان كالبهست مشهورا ورفاريم قومي كهيل ب مبلتستا كے برعلاقے بين اسے لوگ بڑے شوق سے تھيلتے ہيں - اس كھيل كاسارا انتظام عمومًا علاق كاحكموان اوريسروادكر تب يحيل سه ايك ون يهل راجه کے بیشیرورساندندسے جنہیں مقامی طورات مون "کہتے ہی اعلی اصبح حكمران كيحل كيسلمن شهناني اوردوسر الاون بيحفوص وحنين بجا میں۔ پینے کوئی داگ لعین حرب بجایا جاتا ہے۔ بھراسی حرب کے مطابق کون لوك كيت عيش اب وك كيت كيداس كيت عاطالقت ركين والىكسى غزل كى دُعن كنى جهيرة تي بي -اس رسم كُورا تيب كيفين - دوسم دِن لِولا السيان كم مقرده وقت سے بہلے ہي سازندے بعرا كم كاكم سائے جمع ہوجلتے ہیں۔ لولو کے تمام کھلاڑی بھی گھوڑوں میموارچ گان برداروں اور سائیسوں کوسا تھ لے گرمقای حاکم کے بال پہنے جلتے ہیں۔ كھيل كےمقرده وقت تك يرسازند ك شهنا في ريزتيب، وك كيت خاص دُعن اورغر ال دغيره بجانے رہتے ہيں -جب کھيل کا وقت ألب تو يدسازندك منتع رأ "بجاتي بن-اس دُهن كي الكامفعدينوا ہے کہ اب بولو کے کھلاڑی کھیل کے لئے تیاد موکرمیدان میں الرفے ہی والے ہیں۔ " مُنتَعْ را " ایک محفوص دھن کا نام ہے۔ پولو کھیلتے ہوئے گول كريسے كے بعد كھلاڑى كىندكو سے كرويوگرا وُنڈ كے دا يُس طرف سے كھوڑے كومرىپ دوڑاتے ہوئے ميدان كے عين درميان كينے كر دانوق لعنى مُلا رضرب، ماستهي -أس وقت سازندے بڑے بوش خردش سے يهي دُهن مُستَّغُ داً " بجلسَّة بين- اورشور وغوغلسے سارا ميدان گو جُ اکْمثا ہے۔ بولو کرا ونڈیس آتے اورجاتے وقت ، جب کھلاٹری کھوٹروں برسوار الق صفي في يما

يد - دوگر رسيك جهاركر بخكر مغلوب مخالف - دور وال سكري سيكد بره دُام- داست عُواق -آيادي- إصنهاني يجاز -باس بهن-بہروے - ولوک دسار- نوروزسبا - توری جنول مندسورے -نوا-سادنگ میکنگ مخشیران - نوروزعم - نوروزعرب. بهکادی ککت -عزال - اواسی يرت ري - كوي - بهاكر - بيات يمورت - ولب انشا يورك - مهفته - خصار - صبا - روان - ميندوري - كما مخد - كوري مرتعام للجارے - فربت وغیرہ ان راگول میں ٹومبت، مہمت شہورہے - بیر حرتيب سال بعمدين صرف ٢١ مارية كوليعني نور وزكي فوشي مين بجاياجايا ب- نوبت ويب ك باره كوشي اس ديب كومكس طوروييل كي بين كم اذكم يون معنظ لكتاب يس دن أوتبت داك بجاياجا تهاي دن نوئبت بجانے والے سازندوں کومقای عکراں کے ہاں سے ضیافت كے جبلہ لوازم بھى عطا ہوتے ہيں۔ اس ضمن بيں بلتى رقص كے سازوں كا ذكريمي دليسي سے خالى ندموكا - خنگ نائ كى طرح بلتى مي متعبد د رقص قديم أد ملف سے دائ چلے آتے ہيں۔ اوران كے لئے فاص محنیں مقريبي جنهين مرزيك كار" لعنى نائ كى دهند كهية بس. وقص كابين مشهور دهنين برجن و-

مردق حيوس - مون حيوس - أو ده ميوس - لني جوس . كه ي حَيُوس ـ گُنتُويا ـ بَسنيتُويا ـ تَجِيرِ عُوتِيه ٥ سـ وَل يَمْينِدُوق بِلِمَا مُويتَعَين كاد-فتونگ كارى دهنون برناچنا رواج مجى سارى بلتشان بىن عام ب، اس سلسلەس كىلى كېچۇكۇرىيىكى اوريكونة وغيره من قديمي ناج كے طريقة اب كار دا ي الله كا آتے ہيں۔ گرينشتان كاصدرمقام شكاد دو اس انتيانست يمي محروم يوماجادم ہے البت غزاول کی دھنول پر ناچے میں سکار دووالے بلتسان عربی سب سے زیادہ شہرت و بہارت رکھتے بین کا اجل شاج عاب، بلتى د صنول مين معبِّيرسًا عَبِيرِيُّون ، نامى دُهن منفرد دهن ي ایک طریقیرے بیدوهن ملبتی موسیقی کا تنبار کبدامکتی ہے کیونک عام طور يمِثْ بدورب كراس بلتى دُهن سے بارش صرور بوجاتى ب بلتى بويلى سى بياه شادى پروردهن بائى جاتى به أسه كلابو كهتر بي جب مراول كے گھروں سے كوئى دلبن بن كرب نے لكتى ہے تواس دقت ير دعن كائى جاتى ب اس دُهن كربجانے سے مقصود بين تاہے كدد لهن كوود اع كياجائے اورستقبل كم لئ نيك تمنّادُن كا اظهارمور بلتستان كے لوگ كيولول اور موسيقى كے بے حدولدادہ بي-

"ایزدی سرچنگ"

عجرم عنى كى سرامرك مفاجات -- اوروه كيى اس جوبرى دوريس جب شكش حيات فياس قدرشديد صورت اختياركى ہے۔ بالخصوص دولت خداداد باكستنان كے تحفظ كامسئلدتوا وربعى شديد كردويش كحالات، ترصغير كرريفول كىنت نى كرم فرائيال اور دوردرازك رسخ والول كى ديشه دوانيال جوعلط بخشيول اور الشيت بنا ميول كالك لامتنابى سلسله بن بدايك نوزائيره ملكت كم لغ كجه كم دروسربنين ودرين طالات ماري سفح افواج ماري سب بڑی بشعت پناہ ہارا بازوئے قوی بہاری مضبوط سپر نہیں تواور کیا ہیں۔ بارى مى بقاكا تقاضايد المرجم برجارها ذا قدام كسك تياروي ادرمیں اس پر فرے کہ آج ہماری مسلم افرائ کے تینوں باند- بری ففائى بجرى بسباس تدرمضبوط بستح بنظم اور برسم سازدسامان سے لیسس ہیں کہ ہم کسی بھی طرف سےجارحان افدام كامنه توردواب دي سي إلى اليوم سكم افوان " جوبرسال مناياجا تاسيء اس امری یا در بانی کرا ہے کہ ہمارا باروے سمتیرزن موجودہے ۔وہمبوط تواناہے-ہارے می دجود کا محافظ اور ہاری بقا کا بہترین ضامن -اس كن ياكستان كابرسرفرداس يوم كى تقريبات مين جذباتى وردحانى طور پرشر کے وشادماں ہے۔

ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ مہاری زندگی ہمیشہ مجا ہوانہ رہی ہے۔
ادر ہم نے ہمیشہ ہرقسم کے ناماز گارحالات کا مردانہ وارمقابلہ کیا ہے۔
آج بھی ہم ایسے ہی حالات سے ددجا را دران کے مقابلے کے لئے
تیار ہیں ، ہمارے سربراہ ممکنت، فیلڈ مارشل محتوالیوب خان سے
مناج افوارج کے دن جو بیغام دیا، وہ حرف بحرف تمام قوم کا حسامات
کی ترجمانی کرتا ہے اوراہم حقائق کا آئینہ دارہ ہے انہوں نے بجافرایا
کر ہم نے آزادی بہت بڑی قیمت دے کرحاصل کی ہے۔ اور
انشاراللہ تعالیٰ ہماری قربانیاں کبھی دائیگاں بہیں جائیں گی۔ د نیا کی تیا
بیشک امن ہی میں ہے مگر اردگر د جنگ کے بھڑ کئے یا بھڑ کا نے
ہوئے شعلے ہمارے لئے ایک ستقل خطوہ ہیں۔ ان حالات میں خود

امن عالم كا تقاضايه ب كربم بوسسيا روبين، مستعدر بين اور جارجيت كم برقدم كودوك دين -

یہ امر ہمارے نے بے صدی صلا افرائے کہ اپنی سولہ ہیں کی مختصر ترت بیں جہاں ہم نے اور میدانوں بی ترقی کے بڑے ہی تیزقدم دکھائے ہیں وہاں ہماری مسلح افواج نے بھی گریز باترتی کی ہے۔ بالحصوص دور انقلاب ہیں۔ آب ہماری مسلح افواج دنیا کی بہتر ہیں افواج بیں شمار ہوتی ہیں . طا ہری جبٹیت ہی سے نہیں بلکہ ابن ہے بنا ہ قوت حرب وضرب میں بھی بجس کا وہ وقت بڑنے پر قبل ازیں بھی نبوت ہے بی ہیں اور اکندہ بھی ایسا ہی کریں گی۔ قبل ازیں بھی نبوت ہے بھی ہیں اور اکندہ بھی ایسا ہی کریں گی۔

ہاری مسلح افواج نے شروع ہی سے جواہم کردارا داکیا ہے دہ ختاج بیان نہیں ، ابھی پاکستان وجودیس بھی بہتیں آیا تھاکہ ان کی خدمات جلیلہ کاسلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ اور پھرائس پُرآشوب دور میں جب کہ خود پاکستان اور سفی ابام پراس کی نئی نئی ابھری ہموئی ملت کا دجود ہی معرض خطریس تھا۔ افواج نے اپنے پاکستا فی بھا پُرول ان ان کے جان ومال کو بچانے کے سلسلے میں جو خدمات انجام دیں ان کا نقش ہمارے بوح در انقلاب میں جو خدمات انجام دیں ان کا نقش ہمارے بوح در انقلاب میں ہو خدمات انجام دیں ان کا نقش ہمارے بوح در انقلاب میں ہو خدمات انجام دیں ان کا نقش ہماری میں اس نے ملت کی بھی نہیں مدٹ سکتا۔ سب سے بڑھرکر دورانقلاب شاری خارج کچھ کیا وہ ہما ری شاری کا ایک زرین باب ہے۔ انقلاب کے بعد بھی اس کے جد بئر خور میں کی جذبۂ نہا یا دور وہ بڑی بڑی طاقتوں سے محراجانے کی بھی پروانہیں کرتے جو اور وہ بڑی بڑی طاقتوں سے محراجانے کی بھی پروانہیں کرتے جو اور وہ بڑی بڑی طاقتوں سے محراجانے کی بھی پروانہیں کرتے جو انہیں کرتے جو تہا یا یا دور وں کی تا بیر سے (س کے خلاف نبردآن ا ہونے کو تبار ہیں۔ اور وہ بڑی بڑی طاقتوں سے محراجانے کی بھی پروانہیں کرتے جو تنہایا دور وں کی تا بیر سے (س کے خلاف نبردآن ا ہونے کو تبار ہیں۔ اس کے وصلے بلادی سے تبایا یا دور وں کی تا بیر سے (س کے خلاف نبردآن ا ہونے کو تبار ہیں۔ اس کے ور تبار ہیں۔ اس کے ور تبار ہیں۔ اس کی خلاف نبردآن ا ہونے کو تبار ہیں۔

مب سے زیادہ حوصلہ افز ابات بیسے کر قیادت کی عنان ایک آزمودہ کارسیا ہی کے ہاتھ ہیں ہے جو زمانے کے نشیب فراز کوخوب ہج شاہ ، جو خلوص ، فہم دفراست اورحسن تدبر کا بیکر ہے۔ جنانچہ حال ہی ہیں اس نے جودورہ کیا ہے اس نے پاکستان کو افراقہ دایشیا کی اقوام میں مقبول ہی نہیں سر ملند کھی کر دیا ہے۔ اور تعاون واشتراک عمل کی کئی کئی صور میں بھی بیدا ہوگئی ہیں جوعانی اور تعاون واشتراک عمل کی کئی کئی صور میں بھی بیدا ہوگئی ہیں جوعانی بیاد پر افقلاب آفرین نابت ہوسکتی ہیں علاوہ بریں افریشیانی کانفر کی سربراہی نے پاکستان کے ساتھ اہل پاکستان کو بھی غیر معمولی تقولیت کی سربراہی نے پاکستان کے ساتھ اہل پاکستان کو بھی غیر معمولی تقولیت والیم بست عطاکردی ہے۔

بلاشبهاری تے افراج کا دن ہارا اپنا دن ہے. ہارا قوی ن

(الله معلى ير)

بحنج بإنيان

البادرآیامیں بانی کا بوا بوجانا اے غالب فی کہا تھا۔ وہ ہارے نانے میں ہوتے توضرور کہتے: باورآیا ہمیں مٹی کا ہوا ہوجاتا! مگر۔ وہ کیسے؟۔یوں کر بہ قول ان کے ہی: در روزگار بانتواندشار یافت

خددورگاربرجددین دوزگاریافت

اوراس سے بھی بڑھ کریکر ۔ " من اسے نہاں آشکار یافت البنی میں سے ایک قدرتی گیس ہے۔ برجیتان کے خشک ا بہجان ان ودق صحواؤں سے چیٹ منیض کید بیک بل پڑے ہیں سے ہم اسے چنمہ کہیں یا فوارہ یا کچوا ور ۔

سے ہم اسے چیمہ ہیں یا فوارہ یا چھ اور — اگر مطلوب ہے ہم کوجو ہوا کہتے ہیں اس کی بدولت اب ہمارے مک کی متی سے تع سونا اسکنے نگی ہے ، بلکہ

سوفے سے بھی زیادہ قیمتی اور کار آمد چیز جس سے آگ ہی بہیں بڑے بڑے نفیس بارج جات بھی بن سکتے ہیں ۔

اس متی نے اپ سینے ہیں ہزار ماسال سے جو خزاد بلکہ دنینہ جی ارکھا تھا اب سامنے آگیاہے رسب دوایی خزا نوں ۔ گئے قارانا گئے فریدل ، گئے فنائیگال ۔ سے بھی کہیں بڑھ بڑھ کر۔ لقین نہ آئے قریقوری دور قدم رنج فرائے اور چلئے سوئی ، (بلوچہ نان) فردانی آنکھول سے دیکھتے ۔ مگر اتنی دور بھی کیوں ؟ یہیں کراجی ہیں خودانی آنکھول سے دیکھتے ۔ مگر اتنی دور بھی کیوں ؟ یہیں کراجی ہیں کیوں ہیں سے کیوں ہیں ہوٹلوں بلکہ جھ دول تک میں میزان آئی ہیں ہوٹلوں بلکہ جھ دول تک میں میزان آئی ہیں آئی دیا ہے ۔ میران ہی آئی اس کا صاف ، چکدار ، منہرادوب ۔ اس کا شعلہ بوالہ ۔ اوراس کی گھن گرج جو معد دور سنائی دے گئے ۔

يسبك كاكرشمد بإيارى قدى جدوجيدا محنت

اس کے نام پرگیس کا تجارتی نام رکھ جاتا ہے۔ یوں بھی قدرتی بت بہی تھی کدگیس کا نام اس جگہ کی بنا پر ہی رکھاجائے۔ اس سلط میں ہا رہ استاری انجینروں اکا رکنوں ، مزدوروں مساحان ارض ا دردوسرے جفاکش لوگوں نے جس ہمت وحوصلہ کامظا ہروکیا ہے یاکتنان اس پرفوز کرسکتا ہے گیس ورا نت

سواید، سائنس اورانجنینری نے مل جل کروہ کارنامدانجام دیا ہے۔

جے بس طلسات ہی کہاجا سکتاہے روہ جن جو پہلے زمین کے متبان

میں بندی اب اے قابوی لاکرفولادی "او تدول" میں بند کرد یا گیا ہے۔

سنكرون بسل لبي فرلادي بإئب لائن جوسوئي مصريل كراد هركرا جي تك در

أدهر ملتان الأل يوزيك بهني چى ب بلكداب تويدف دارا العكومت،

اسلام آبادمیں مجھی پہنچنے ہی والی ہے۔ آج یہ دیوا نسان کی گرفت میں ہ

اور یوبس کھنے بڑی ستعدی کے ساتھ کام کرتاہے اور پھر کم خصر ع

بالانشين يجس فرسب جيوث موت ديدون -- دوس اينوهن

مشرقی پاکستان میں بھی مکل آئی ہے۔ سوئی دمغربی پاکستان)ادیجیگ

رمشرتى باكتان اك دونام خاص طور يراس سلسلين شور بوك بي

بيلي سون كى ير موجلے - يرجي كوئند كے جنوب مشرق ميں د، ميل

ك فلينط برب، اورسكفرت دو ميل دور جانب شال. يهل

بہت کم نوگ اس چھوٹے سے مقام کوجلت سکے ابتراس ہی کیس

ك دجه سے سوق كا نام بخد بخ ك علم س الكيا ہے - يہلے يہال آيادى

ببهت كم تحى مرًا ب جنگل مين منگل كالمصد ق ب بيلے يه دمتن وث

تحااب يركل كازار بن جكام ريهال بدييون كالملي فبيلدب

تفا ۔ کیس برآمد کرنے والی کمینیوں کا اصول ہے کہ جہال بھی کیس علے

تدرتى كيس مزهرف مغربي إكستان مين برآ مد بريطي سي بلك

كوصفاني تيزى ، كم خرجي من بهت يتي يجورد ياسير -

4

کرنے پرروپہ پان کی طرح بہایا گیا۔ لوگ بتاتے ہیں کہ بل سے بر کو تو ہما اکشر جگا کے پانی بیں تقی اور اسی باعث تیل کی تلاش شروع ہوئی۔ مگر وہی یات ہوئی کہ آگ بلینے جائیں اور چیمبری مل جائے ! تیل تو د تحلامگراس کی دور ری شکل اگیس، تکل آئی۔ اس گیس کا مراغ ماہ 19 ویں مل تھا۔ اور اب صنعتی، زرعی، اور گھر بلو ضرور توں کے سے اس سے مرتبم کا کام لیا جارہ ہے۔

یں اورشرقی پاکستان ہیں بان جگرداب پوجھیں سے یہ معلوم کے جانج کے اس اورشرقی پاکستان ہیں بان جگرداب پوجھیں سے یہ ور اصل یہ بیٹرول کائی ایک دو یہ ہے۔ جوائع کے بہانے و حوال بن گیا ہے۔ قدرت اسپنے رنین دوز کا رفانے ۔ جانوں ۔ یں برابر بیٹرول کا لاپ بدلنے میں معروف رہتی ہے۔ اس علی ہے ایک خاص ورجہ حارت بیداہوجانا کے اور و باؤ بھی ۔ بھاپ کوزین کی تہ سے نکال کرآگ بنا لی جاتی ہے۔ ایس علی ہے ایک خاص مرح کے فوالادی پائیروں ہے۔ گیس جو بولی اس لئے اسے خاص قدم کے فوالادی پائیروں ہے۔ گیس جو بولی اس لئے اسے خاص قدم کے فوالادی پائیروں ہے۔ گیس جو بولی اس کے خور بدر نے پر میں سے گذا در دور وور وور الی خیری ملک بھی اس کے خور بدر نے پر اس قدر تی گیس زیون کا سینہ بچا او کروونور میں اس کے خور بدر نے پر باہر نکل آتی ہے کبھی برمانے والی خیرین لگار کو دین کے ور جوانے باہر نکل آتی ہے کبھی برمانے والی خیرین لگار کو دین کے ور جوانے فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالتو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزیں ہوں الدی کو دور کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزیں ہوں کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزی ہوں کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزی ہوں کرویا جاتا ہے۔ اس میں جو فالو جیزی ہوں کرویا ہوں کرویا

ك بعدايك اور بروكرام برعل كياكيا يص كمطابق بور ي فسرى پاکستان میں تیل ادر بچر کئیس کی تلاش شروع ہوئی - ابتدایس کوئی وصلہ افزاعلامت نروکهانی دی، ب اندازه دو بیرخری موا مگرکونی خاص كا بيابى د بونى ليكن بايمت لوگول في اس كام كوم كيم كيم وارى ركها، ٨١ كرور روي كرموايس ايك كمين يا قاعده طور برقائم كي في ادراس في ١١٩ كنوين كعود عين كي محوى كبراني ١١٩ وعمة فث شارى جاتى ہے يوئى كمقام بروا مراكتو بر اه ١٩ ع كويم لماكنوال محدداليا - دات دن كام جارى ريا اورآخركاريهان چار بزارفت كى كرائ بركيس كل آئي د دور اكنوال بيلي كتريس سے ه ميل كفامله بر کوداگیا-اس طرح کیس کی دریافت کاسلسله برابرجاری ا-اب سوال پیداہواکیس کوصاف کیسے کیاجائے ، اسے یا تینیوں کے وربع صرورت كم مقامات ككس طرح ببنجا ياجائ اوراسك كاروبارى شكل كيا بو-ال تمام كامول كملة مثينين المبري الات وغروبا برسے منگائے کے - بڑی بڑی کلیں اور آ ہے ایجا لفسے کے من كيرفولادى يائب خاص طور يرتيار كمات كي اورانهي جد جور كرسوى سے كراچى تك بہنجا ياكياہ صنعتى كا رضافون بوللان گروں اور دیگرمقان پر چھوٹے یا تیپول اور مکول کے ذریعے یہ كيس سب جگرين كى -اس كے بعدددسرى متول يس بحى اسے ووڑا دیاگیا۔ اس یا نیے کاجڑ ناجے تشیرلانے سے کم بنیں۔ اس کام پرچار ہزار کارکن اور مزدور دن رات کام کرتے رہے يا تب لكافير وسفت ومعوا بهار، تدى، نافي آياديان بتیاں، سرکیں ۔ کھیت، وریا ، ریوے لائینیں دیل ، فرق سب ہی حاکیلات مخفے جنہیں وھن کے سینے کا رکنوں نے سرکرلیا۔ ہزاروں فٹ لاینس جوڑتے چلے کے اور اخری جد کرای جیل کے عقب مين ١٨- ايديل ٥ ٥ ١٩ء كو تكاياكيا- أوهم لاتيبياضي كرف كاكام جارى تقا-اور إدهركيس صاف كرف كي مشينين الك نصب کی جارہی تھیں۔ بڑی بڑی ویومیکل چینیاں فضامیں بلند مور بی تقیں - راستے میں روہڑی، فعاب شاہ، حیدرآباد اوركراي يسكيس كي ديكويمال ك صدر استين قائم كتك -ان تمام جالمول پرکیس کو قبض میں سکے اس کے تاو اور دیاؤ كومناسب حالت ين ديكف كا ابدّم م يسوي ين كين ي كون

ك في جمد خيره كمربناك وه الينياكاسب سي براكيس كمواناجا ہے۔ یہ ایک دن میں تقریباً ساڑھے سات کروڑمکوب نے کیس تيادكرك مارفين كود اسكتاب اوراس مقداركو برمايابعي جاسكتا ہے۔ برى برى جينيوں كے ذريعے كيس كے فالتواجزاء جَلادية عات بن اوراسه صاف كرك يو تعندا كياجاته مغربی پاکستان میں قدرتی کیس کی مقداد بہت کافی ہے۔ اس کا ستعال وكنابهي بوجائ تويسوسال ساويهكام دي كي باكت كى قدرتى كيس كا ذخيره دنياكا ساتوان بدا ذخيره ما ناگياسى-سوئی کےعلاوہ سابق پناب کےعلاقوں میں مجی قدرتی كيس كى موجود كى اب يقينى بوجى ہے مشلًا دھولياں كے مقام بر کافی بڑی مقدار برآمد ہوئی ہے۔ مزاراتی کی کیس بھی عدہ ما فی کئی ہے۔ اُن اور خر تورین می قدرتی تیں کے ذخا تر کاعلم ہوا ہے۔ ان سب ذخا رُ کانٹار کیاجائے توہاری یہ قدرتی دولت کئی صدیوں تک ہمیں ، ہارے لڑکوں ، یوتوں ، پڑوتوں بلکہ سکڑ よらしっととろりと مغربی پاکستان کی طرح مشرقی پاکستان میں بھی گیس کی دریا

كى تقى مى قدرت نے كيس دے كراس كى تلافى كردى ہے اور پن بجلی بناکرم سے اپنی ایندھن کیساری مشکلات پرقابر یا لیا؟ مترتی پاکستان پر بھی تعقی، زرعی اور گھریلو حرور تول کے لئے ابزین كى كى كى كى مكر د د د د د مى سلىك ين بيى كيس نكل آئى يد سونى ك ذخيره كا الخوال حقة مصر خين من يدسوني كيس مع كمين بره کرے ملین کثافت بالک نہیں ہے جس کی وج سے بہت کم خریج پر اسے صارفین کے پاس پہنچا یاجا سکتا ہے۔ اس تبس مے کیمیادی کھاد بھی بنائی جارہی ہے۔جوزراعت کے لئے بيش بها نعمت ہے اس كے لئے فيو لينے من عظيم الشان كا خان نضب بواب سلبت معلاوه رشيرتور، تاس زرد دهاك میں بی تدر تی لیس برآمد ہو چکی ہے سب سے بڑاؤخیرہ چھنگ کے مقلم برنكلاسه و١٠ ١٩ عد جيد جليد وتت گزڙا جائے گا امتر تي پاکستان كالعيشت اومنعت وزراعت كوام يس سه لازوال فائده ببنيارب كار قدرتی کیس جرج مرح استعمال کی جاتی ہے اس کی كوفى حدمنيس اوريم اندازه كيسكة بين كراس قدرى لغست مك ك . دونول بازوول كى معيشت اور ترقياتى منصوبول كوكس قدر فائره يہنچ گا د

"رامش ورنگ":--- بقيه مفراه

گذررہے ہوں اس وقت سازندے ملم کا دا لینی واستے کی وہن کا میں ہوں استے کی وہن کا میں کا بیاتے ہیں واستے کی وہن کا میں کا بیار دان وسیا ہیا نہیں موسے جیش وطعوات سے کھیلاجا آہے ۔
براسے جیش وطعوات سے کھیلاجا آہے ۔

كاسلسلوعدس جارى ہے۔ پاكشان كے پاس بھرك كوكلے كى

مختصریه که بلتستان کی به تقریب بین دسیتی کونه یان جگرماصل اوتی سے الدیشعرونغدگی موجودگی کے باعث بر محفل و تقریب بین جان سی پڑجاتی ہے ۔ کچوع صرتبیل جدید رہے اناست کے باعث لوگ اپنی دیکی دوایا سے شعرونغریسے مہاوتہی برتنے لگے تھے گرو ورجا ضربی علاقا لُ

فقا فنت کے ان ہمیشہ زندہ رہنے والے اجزاکو فراموش نہیں کیا گیا۔
اوران کی حفاظیت پر زور دیاجا رہاہے تاکہ مقائ نقافت کی انجالیو
کو جن کا ہماری وائمی اقدار شے تعلق ہے ، فنا نہ ہونے دیا جائے ماہید
ہے مقامی اہل ذوق بلتی ا دہ سے دلچیہی رکھنے والے اور بلتی رائٹ ہو رہنے کا درکریں گاول

جب كدين كرما بون اينا فكوة ضعف في مركر ع في وه وديث ولف عبر باردوست

مي وسي

مولاناامتيازعلى غان عرشى:

آپ کے متعدد مودت نامے ملے میں کیاعوض کرول کہ کس حال میں ہول سست قلم ہمیشہ سے تھا۔ اب بیاری اور صنوری مشاغل نے اس بر کی حصلت کو تفویت بہم بہنچادی۔ نیچریہ ہوا کا ایک و صفح بھی بنہیں نیکوسکتا ... ان حالات میں آپ عبر فروا میں ۔ خدا وند کریم اجرعطا فروا سے گا۔

آین ایم آین ! آپ اس سال بھی ہماری سجائی ہوئی برنیم فالب میں نریک نہ ہوسکے، اس کا افسوس ہے م گویں یہی سجھتا رہاکہ " یہ سال اچھا ہے"، پر برمین نے حساب میں مجھ فعلمی کی ! اب اس " وافع سخت" پرتاب لاتے ہی ہیں گی - د مدیر)

اک احمد مرور: فالب نبرکے لئے آپ کا خطاطا۔ آپ نے جس مجنت سے بھا ہے اس کی قدر کرتے ہوئے ایک چھوٹا سا معنون عرود بھیج دول گا، درخقیقت بیست کرا دھرالیسی معرد فیات ہیں کہ واقعی مرا مفانے کی گڑت نہیں۔ اگر عرف دوستوں کی فراکشوں کا حساب سکا ڈی تو عرف انہیں کی تفصیل میں سارا وقت نکل جائے۔

> اس قدرا فزائ کاشکر بہ ۔ " جال نغد دینی بھول گیاا منطراب میں!" غالب نمبر کے لئے مضمون تو منہیں ملا گریس انتظار ساغ کھینج رہا ہوں۔

شاید ما دری (آئنده شاره) (اشاعت خاص) کے شائع بروقت موصول ہوجائے۔ میس مذہبے شکر کیج اس تعلیہ خاص کا " د مذیر) گویائے سخن ضرور درمیان ہے! دریخ)

نادم سیتا پوری:

یعبی مضمون ممل ہوگیا ہے ۔۔ " فالب کی ایک قدیم سوائے میں ا باوجود کو شش کے کچھ طولانی ہوگیا ہے مگرموضور عنی ایسا مقاکم ہمار مکن نہ تھا۔ آپ نظر ٹانی کہ لیجئے گا۔ کیونکہ مفعون عجلت میں مکھاگیا ہے۔ اور لیقول مولانا شبکی حمل کافی زخمی ہوگیا ہے۔

آپ بھاگ توبہت زورسے مگر" لبس"

مکل گئی اآپ فرائیں گے "ہوئی تاخیر توکھیا عث
تاخیر بھی تھا "مگر ہم بھی مجبور تھے ،کب تک

لگن میں پاؤں ڈالے بلیٹے رہتے -اس لئے جوہمفر
مل گئے ابنی کے ساتھ چل بڑے ۔ (مدیر)

رفعت جاويد:

رات مزرافالک کونواب بین دیکھا۔ فرماتے کھان دلال سب لاگ جھ پر کچھ نہ کچھ تکھ رہے ہیں تو کیوں ہنیں تکھتا ؟ زرو امتثال امراسی وقت یہ چندشعر موزوں کرے سنائے ۔ گراں گوش توسیمے ہی، اب اور بھی بہرے بھنڈ ہوگئے ہیں یا پھردونا التفات تھا کہ ہار ہار پڑھواکرسنا۔ بنر متما پولیس کا کوئی سسبابی در اغواست ده کوڈھونڈتاکیا جوایٹم بم سے ان کے پاس ہتیار مہیں سے پاسس ایسے دسیناکیا؛ فدا وندا کہاں جائیں، کدھ جائیں؛ بیرٹر لفک بھی ہے اک دام بلاکیا بیرٹر لفک بھی ہے اک دام بلاکیا فزل اور وہ بھی نوشہ کی غزل پر فرا اسے کا ہمیں اب بھی نشہ کیا!

له ناطقه مربگریمان کرابهی کیا کینے اِ سه دل کوبھی تریار لوگ حفل دل بی کہتے ہیں اِ مسکراتے رہے۔ آپ سے قارئین کوان شعرفی سے جوم رکھنا نہیں چا ہتااس لئے پیش خدمت ہیں:

مگس کوسے نشا طرکارکیا کیا

مہر حلوہ توجینے کا مزاکیا!

مسسن اے غارت گردستورپردہ

یہ برقع چاک کرنے کی اداکیا

گئے ہم اور ہوا کھائے اسس کی

بغیر رائن کے کلفٹن کا مزاکیا

کھڑے ہیں نقش بردیوارکب سے

کھڑے ہیں نقش بردیوارکب سے

ہوائی اسٹ ہمایہ واریاکیا

ہیائی زلف ہیجاں گھامس کھانا

متهارسے جال نثاروں کی غذاکیا

نقش جائے رنگ رنگ مام لو مارچ ۱۹۲۴ء بارچ ۱۹۲۴ء برتغریب پوم استقلال پاکستان

۔ و اپنی سابقہ روایات کا حامل یہ ملک کی علمی اوبی و ثقافتی زندگی کے تمام گوٹوں کا آئیند دار ہوگا اور تعیری و ترقیباتی سرگر میوں کے نقش بائے رنگ ریک سے بھی آرامستہ

- - مك دبيرون مك ك مقتدرابل تلم ك تازه تربى بلند إيد مفاين نظمونشر-

- • اردواوربنگائی بعض نادرعلی وادبی تخلیقات کا تغارف -

- - چارنعیس مدرنگی وجهار رنگی تصاویر (فن، تاریخ، ثقافت، ترتیات)

-- علاقائی ادب کچیده نونے.

-- الوصفى ويرك نقيا ويرا مكان ترقياتى رطول اورعلى وادبى ركريهانى ايك بربينى دستا دير.

نخامت (١٣١١) مغمات -- يمت: ايك ردبيه ٢٥ ييه منات -- يمت: ايك ردبيه ٢٥ ييه مضاحة منات اورا يجند حفرات فى الفورمتوج بول مضتمرين اورا يجند حفرات فى الفورمتوج بول الكن مستقرين اورا يجند حفرات فى الفورمتوج بول الكن مستقرين الماكية مستمان يوست بكس علا كرايين مستقل كرايين مستقل كرايين مستقل كرايين مستقل المرايين المستقل المست



ڈبیو بنی ۔ آئ۔ ڈی ۔ سی کی فیکٹریوں میں تیاری ہو ن کیاوی کھاوی آپ کی ہرفصل میں کئ گٹ اضافہ کرتی ہیں ۔ یکھادیں زمین کوان توقوں سے مالا مال کرتی ہیں جن سے پوروں کی نشوو کا دو بالا ہوجاتی ہے۔

> ڈبلیو کی ۱۰ تی ۔ ڈی بسی کی کیسیاوی کھا دوں سے اپنی نصلوں کو پروان چڑھا ہے'۔

عَلَهُ إِلَىنَانِ عِلْمُوسُدُونُ وَالْمُاسُونِ عِمَامُلَكُ جِلْمُتَنَى إِلَى

استعال کیف مدایات صو دورای عصمرای حیی



معنسرني كاسستان منعستى ترقسيان كاربوديسيسس

PASTING

week system



نيمنل بيك آت باكستان

قوم كساتدا تدرق يذي

خطنال باست المستندية تواكدو تربه فرق قرامان المداع بكراس في تلسك اقتبادى نشود بابي بحا كارت المعديات الله المراح على الوره جسيروي كلب شاخو والاد البية ونيا بحريرا بسيط بورة تأثمت والمعاقد عاضيت فل بيك زوا حت تعنص الاداخراد كل يوسمى بالما مت كم فهو زيم بايد ك كرد إسع.

عيدًا نس .- بندررو و - مراي



יושטוג בייב נו פני - עוד

ن ان ان ان

مغرب کے عظے بی کالیف عبدل لی ف ملک سان دانایان مغرب کے حالات دافکار جنہوں نے قلیم فلسفہ کو سخر کیاا ورجن کے خیالات والام کو این فاسعدیں سالے بین کی تیت حاصل ہے۔ یہ کتاب بیک و قت فلسفیوں کی ہوائے بھی ہے اور تاریخ فلسفہ بھی بیغ لی فلسفہ پر واحد کتاب ہے جس میں اندنس کے خلیم مسلم مفکر بیلا مدابن رشد کے حالات اور ان کے فلسفہ کا دانا یان مغرب کے دوش بروش بانتفصیل جاگزہ لیا گیلہے۔ قیمت ،۔ ، ۵ ء کہ دویے

شخصيتين : عبد القل درشك ، ونيا بحري شخصيتون سه ما قات كاواحد دريداس كماب كامطالعب واس مي سياست، آرث علم، ثقا فت اورفن كم

ہراس ندکار کا تعارف ہے جس کے عالات زرگی کاجا نناآ پ کے لئے ضروری ہے اقبیت : ٥٥٠ سر دوبے

اسلام اوراصول حکومت ، منصری مصدّه ناعد صعبدالوزاق ی عربی نصنیعن خوجه ، اس کتابین اس نظرید کوپش کیاگیله که خلافت ایک اسلامی ا دارے کی چذیت سخم کردین چاہئے۔ خلیفہ کو در آن ا درسنّت سے کوئی سندھاصل نہیں ج نکہ دونوں بی محض اصول احکام ہیں۔ خلافت کے دینی و دنیاوی ہونے کا نظرید زمول اکرم کے منصیب رسالت کی خلط کا دیلات پر بنی ہے۔ انتخفرت کی ہوشت کا مقصد رین تھاکہ دنیا میں ایک نئی دیاست یا ایک نئی حکومت وجود میں آئے۔

رسول کریم کی حاکمیت دینی متی ندکدد نیادی ۱- میم دوید

مرسینگیت، در سندی معن نشاطه و کاسان نہیں ہارا تُھائتی اور تہذیبی سرائیجی ہے۔ تالیف، کنورخال صحود سے بنایت اللی ملک، کلاسیکی موسیقی سے متعلق لٹریچری کئی ایک عرصہ سیمیوس ہورہی تھی۔۔ اس کثاب ہیں جہاں موسیقی کی گذیک اور روایات پرسرچاصل مجت کی گئی ہے وہاں بیک بوسیقی کا فن جاننے اور سیمی میں سرچھ کے کہا کہ کارٹ سے معرف میں میں تا ہے۔

سكين والورك بالقريد بنائي مي كناب- (دومشن ارابيم) تيت:- ١٥

چیز لیکی اور بازی کاشا بھارناول ترجیز لیکھا" اس ام کا ایک ازاری ورت کی داستان ہے جوگنا ہ کامجھرین کرناول میں داخل ہوتی ہے۔ لیکن اول کے ارتفا کے ساتھ ساتھ اس کا کروا دید لنگ ہے۔ وہ ایک سنداسی کما دگری کی تنین سے متاز ہوکرسنیاس سے لیتی ہے۔ اوراس کے اشرمین پنا ورلیتی ہے نیکن کما دگری کی و فی کیلی ہوئی بنسی خواہشات بیلاد

بوجاتی بی اودوه اس بهاش بوجانب بین اول کانقداعودی ب عدد کابت طباعت -جاذب نظر سرورق قبیت -/بی

مولاناهدالمجيان سالك موجوم كى نشرى تقريرون كامجموعه

محافون مستی جس بی مولانام دوم کا تضوص انداز بسیان مزاح اور انث ایک ایک جملے سے مست رشے ہے۔ زرطیع

| تاريخ وسواع | بيجابي ادب | لنعب |
|---|---------------------------------------|------------------------------------|
| اسلام ودراصول حكومت على عبدالرزاق بم | ود منگیانشان دیمانیان افاد ۵۰۰ | راه ورسم- عبد المجيد سالك مدس |
| انسان کاعودج: رضيه سجا دخليم | بعاشيل (مضمون) شرف كنبابى ٢٥ - ٣ | نادل دورامه |
| بماري كميل د مقبول عام كيلون كي قواعد كي وي | ساد مے پرونغاں ، موہن سنگھ ۲-۵۰ | محرسے پہلے: رابدسعید ،۵۰ س |
| پراردویس پہلی کتاب | بنجابي دب تيسالك تماك وكانجان ود ١-٥٠ | لغزش اعبدالمجييجين ٢٠٥٠ |
| بين ياول (سكاؤث تحركيب ك وينملك مالاً) ٠٥٠٠ | نوس كت د چ نويان فلان المرتابية | كيتان كى بينى افعد كي عظيم ٥٠ ٧-٥٠ |
| كناه ادرسائنس و الى سى كايد | ترنجن (نغلل) احدرایی | شيف ك ديوار درزاديب، ٢٥ ٢٠-٣ |

بىيلىزىيابىتىك بالوسى المينابرماركيك چوك انابكى لاهو



اس میں کچھ شائبہ خوبی تقدیر بھی ہے۔ ایک کے بعد دوسرا۔ پہلے در سید جیسا عالی دماغ ، اور اس کے بعد مرزا غالب۔ دونوں آسمان عظمت کے رخشندہ آفتاب ۔ ایں سعادت بزور بازو نیست ۔ تانبخشد خدائے بخشندہ۔

سرسید کے سلسلے میں محروسی قسمت کی شکایت کس سے کیجئے کہ انہوں نے دو بار پیشکش کی ۔ دو بار اپنے دماغ کی قیمت لگائی تاکہ وہ بعد از مرگ بھی اپنی قوم کے لئے مفید ثابت ہوں اور جو رقم ان کے دماغ کی فروخت کے طور پر موصول ہوئی اسے قومی چندہ میں دے دیا جائے ۔ اس طرح موت میں بھی ان کا دماغ قوم ہی نہیں نوع انسانی کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ دونوں بار مجھی کو ان کے تجزیۂ دماغ کے لئے منتخب کیا گیا۔ تیسری بار سمجھی کو ان کے تجزیۂ دماغ کے لئے منتخب کیا گیا۔ تیسری بار سمجھی کو ان کے تجزیۂ دماغ کے لئے منتخب کیا گیا۔ تیسری بار سمجھی کو ان کے تجزیۂ دماغ کے لئے منتخب کیا گیا۔ تیسری بار سمجھی کو ان کے تجزیۂ دماغ کے لئے منتخب کیا گیا۔

مگر ور غالب ،، - ور غالب ،، قام آؤر - میری انشهائی خوش نصیبی ہے کہ مجھے ان کے دماغی تجزئے کی

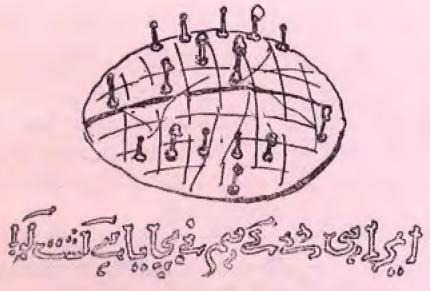
سعادت نصیب ہوئی اور میں اس کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کر رہا ہوں ۔ فیالحال سر سری ، مگر بعد میں مفصل ۔

لتایف سی لطیف چیز – شاعر اور مرزا ''غالب'' جیسے عظیم شاعر کا دماغ – میں سوچنا هوں اتنی لطیف چیز اور ایک سرجن کے کرخت هاتھ! اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ یہی نرمی برت سکا کہ نازک سے نازک اور سمین سے سمین چمٹیاں برتوں جن سے ایک شاعر کے نازک دماغ کو کم سے کم خلش هو۔ مجھے بیے حد خوشی ہے کہ میں نے اس کی رگ رگ کا جائزہ لیا ہے۔ ان کو سس کیا ہے جس کا احساس میرے دل میں برابر موجود ہے۔ میں نے ان کی باریکیوں پر نظر ڈالی ہے اور اس کا کیف مجھ پر اب تک طاری ہے۔

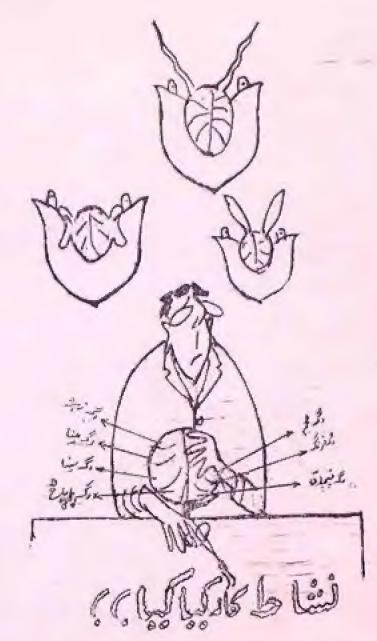
سیرے سامنے چونے کے بھیگے پتھر یا کسی مرجھانے پتنے کی اس سفید سفید جالی کا نقشہ ہے جس میں نہایت ھی باریک لکیروں اور چھوٹے چھوٹے ریشوں کا بڑی ھی

سی لکیر بڑھ جاتی ہے۔ اور جتنا اسے زیادہ استعمال کیا [جائرے اتنی ھی وہ گہری بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور یہ [دماغ جو اس وقت ميرے سامنے هے ، اس ميں تو اكاس بيل کی طرح رکوں اور ریشوں کا ایک ہے بناہ سلسلہ ہے۔ نکھرا لکھرا بڑی نفا ست سے کتھا ھوا - خدا جانے کس کس طرف باریک ہاریک ریشے ھی ریشے نکلتے چلے گئے میں ۔ مگر پہلے بات وزن کی ہے۔ اتنا وزنی اور اتنا گٹھا ھوا دماغ میں نے کم عی دیکھا ہے ۔ ویسے عونے کو تو بڑے بڑے دماغ ہوتے میں مگر نرے کدو کے کدو۔ كسى قسم كى اقليد سى چيز ان سي نمين - نه خط، نه قوسیں ، نه ترمری لکیریں ، مشجر بافت یا نقشس و نگار ۔ جیسا دماغ موٹا ، بهدا ویسے هی عقل بھی موٹی اور [بهدی ـ ایسے هی چهوٹے چهوٹے دماغ بهی هوتے هيں ، نرا چیل کوے کا ذرا سا بھیجا۔ ایکدم سپاٹ ۔ رو شاہ دولھا کے چوہوں ،، کے بھیجے جیسا ۔ مگر اعلمی نفیس دماغ اور پھر وزنی بھی ، بڑے نادر ھوتے ھیں اور کم می دیکھنے میں آتے میں -

یه اخانے اتنے سجل ، اتنے سدول ، خوش وضع – یوں لگتا ہے ﴿ جیسے شطرنج کی بہت عمدہ سی روغنی بساط



بچھی ہو - مرصع ، پرکار اور خانوں میں ھیولائی قسم کے نہایت عمدہ ہاتھی دانت کے بڑے ھی نفیس نفیس مہرے اپنی اپنی جگه لگے ہوئے - ایسے خوش نما شاہ ، فرزیں ، فیل ، رخ ، اور پیادے که بس دیکھتے ھی چلے جائیں ، اور یہ جو بےشمار ٹیڑھی میڑھی لکیریں ، کسی نگار دلرہا کے دست حنا آلود کے سحر آفریں خطوط کی طرح - بڑی ھی استادانه چالیں ھیں کہ ھر چال میں شہدمات ھی شہد مات عو ۔ اور جیسے شطرنع ویسے ھی شاعری - کیا کیا خطوط ھیں - کہیں دوسری کاواک مور چال (آخران کے آبا - جماعة اتراک - کا پیشد سو پشت چال (آخران کے آبا - جماعة اتراک - کا پیشد سو پشت



عمد، بنت کا چھوٹی سوئی جیسا تانا بانا دکھائی دیتا ہے۔ ان کو چھوتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کہ ڈھاکہ کی ململ سے بھی زیادہ ملائم اور لچکدار چیز کمیں خراب نہ ہو جائے – بھلا مکڑی کے جالے کے تار بھی اس سے زیادہ باریک اور چمکیلے چمکیلے کہاں هوں گے۔ ایک اچھے دماغ کی علامت اس کے سوا اور کیا ہوگی؟ معمولی حیوان کیا اور آن کے دماغ کیا ۔ یہی بکرے، خرگوش وغیرہ ۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربه ، ذرا سا گودا-بالکل تهس-اس میں ایسی مهین مهین نفیس نفیس نسیجوں کا جال کہاں۔زیادہ سے زیادہ تین چار لکیریں، وہ بھی موٹی موٹی – جوں جوں انسان کی طرف بڑھیں دماغ زیادہ بہتر ہوتا جائے گا۔ اور رگوں ریشوں کی تو کوئی حد هی نمیں ۔ ان گنت ، پیچ در پیچ – دماغ کے خانوں کی بناوٹ زیادہ پرکار – اور گوناگوں – اور بھر بڑے بڑے پیغمبر ، شاعر ، مصور ، معنی ، "ان کا کمہنا ہی کیا ۔ جتنا دماغ ترقی کرتا جائے ، اتنی ہی رگیں بھی زیادہ گھری ہوتی چلی جاتی ہیں۔جیسے ریشم کے لچھے -يا هلكى پهلكى لچكيلى ڏوريان هي ڏوريان – جونهي انسان کوئی نیا تجربه حاصل کرتا ہے، تو دماغ میں ایک نازک

سے سہ گری ہی تو تھا ، گو یہاں رگ قیجاق ہمت ہی دبی ہوئی اور رگ اینقورس بہت ابھری ہونی ہے۔ اور رگ رر بایاخ ،، با طمطراق سے سل کر اور بھی ابھر جاتی ہے اور ذریعہ نمود بنی ہے۔ رگ قاہ قاء نے بھی کیا رنگ بیدا کیا ہے!) اور کمیں دوھری دوھری چالیں بھی۔ اہا ہا ہا ا به رگ ! جیسے بڑھنے بڑھنے پلٹ کر دوقا ہو گئی ہو۔ میں کہاں اور شاعری کہاں ۔ مگر کسی نے ایک دفعہ قبتایا تھا کہ مرزا نوشہ نے کچھ تمثیلوں میں بھی ایسی ہی دوھری دوھری باتیں کہی ہیں اور کمیں بلٹ کر بڑی ہی استادانہ چالیں بھی چلی ہیں۔ کیا شعر سنائے تھے کسی نے ؟ ہاں یاد آیا :

غم آغوش بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو چراغ روشن اپنا قلزم صر صر کا مرجاں ہے

هوا آباد عالم اهل هست کے نه هونے سے بھرے هیں جس قدر جام و سبو سیخانه خالی هے اور یه بھی که :

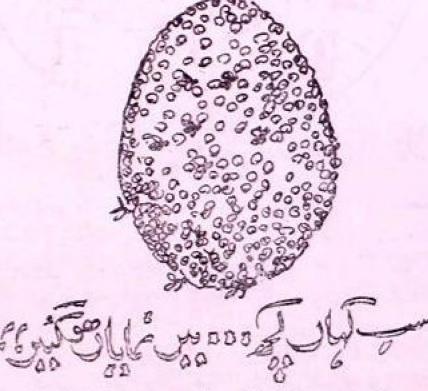
کون ہوتا ہے حریف سےمرد افکن عشق ہے مکرر لب ساقی په صلا سیرے بعد

یه خانه – اس کی ابھری ابھری سطح ٹیلے یا اسٹوپ کی طرح اور پر مغزی بھی یہی بتاتی ہے کہ آدمی بڑا طبیعت دار ہے اور کائیاں بھی ۔ طرح طرح کی تدبیروں سے پر مر کہیں کوئی اچھوتی حکمت عملی ، انوکھا کرشمہ ۔ دماغ بھرا بھرا ھونے کے معنی ھیں طرح طرح کے گہرے اونچے اونچے خیال – بڑا بڑا گھیرا ڈالے ۔ جیسے کوئی شاندار چھاؤنی ۔ کسی سهہ سالار – لمہراسپ ، ارجا سپ ، رستم ، اسفند یار کا ترکانه بلکه شاهانه خواب ۔ نیال بھی عبارت بھی ، بھری پری – بلیغ ھی بلیغ ۔ خیال بھی عبارت بھی ، بھری پری – بلیغ ھی بلیغ ۔ تہددرتہ ہی جیسے کسی تان کپتان کے الٹے سید ہے تان پلئے ! تہددرتہ جیسے کسی تان حکس تو در آئینڈ ما صورت ما شد ہ عکس تو در آئینڈ ما

واہ واہ واہ ! کلاہ پاپاخ کی طرح یہ اونچرے اونچرے دماغی
کلس اور کلسیاں ۔ قبے هی قبے ۔ لچھے هی لچھے ۔ ان سے
ریشم کے ملائم ملائم تاروں کی طرح کیا کیا نفیس
بیچ و خم اور پھندے هی پھندے نہیں پیدا هوتے هوں
گے ۔ شعرو سخن کی زبان سیں انہیں غالباً "تراکیب"
هی کہتے هیں ، سچ سچ کی "ترکیبیں" کیونکہ یہ حسن
تدییر هی سے تو پیداهوتی هیں اور ترکیبیں بھی پرے در پھے
ترکیبیں ۔ سلسلہ در سلسلہ

شمار سبحه سرغوب بت مشکل بسند آیا تماشائے بیک کف بردن صد دل پسند آیا

یه "صد هل ربائی" تو ست گنبد، بلکه صد گنبد عمارتوں کی شان جمالی بھی لئے هوئے ہے اور شان جلالی بھی وهی ترکانه آن بان، طمطراق، جیسے بیدان سخن نه هو سیدان جنگ بلکه میدان رستغیز هو جس سے الفاظ، میدان جنگ بلکه میدان رستغیز هو جس سے الفاظ، تراکیب، استعارات، تمثیلات اور معانی کا معشرستان نمودارهو - یه دماغی ابهار نمیں هیں دلهی دلهی دلهی الفیله کے قصے میں علی بابا کے دالان میں اونچے اونچے نفیس صراحی نما مرتبان هی مرتبان . زیاده طاقتور قسم کی نفیس صراحی نما مرتبان هی مرتبان . زیاده طاقتور قسم کی بحدب شیشوں والی خوردین سے دیکھا جائے تو شہد کے بختے کا سا دل آویز منظر دکھائی دیتا ہے جنہیں مرزا 'خان چھوٹے چھوٹے خانوں میں شہد هی شهد بھرا پڑا ہے ۔ شاعر زنبور عسل کہه کہه کر خوش هوتے تھے اور برشمار چھوٹے چھوٹے خانوں میں شہد هی شهد بھرا پڑا ہے ۔ شاعر ضحبت کا اثر دیکھئے سرجن کو بھی کیسی کیسی کیسی شاعرانه باتیں سوجھنے لگیں ۔



جوکیفیت هاته کی لکیروں کی ہے وهی دماغ کی لکیروں کی بھی ہے۔ دونوں سے انسان کی ذات پر روشنی پڑتی ہے۔ دماغ کی لکیروں سے کہیں زیادہ یہاں بھی طالع کے زائچے، انہیں زیچ ایلخانی کہئے یا کچھ اور – ''دولت خانے''، حسن کے کاشانے، رنگا رنگ پیمانے اور ها و هو سے پر سیخائے هیں اور برج مشتری، برج زهرہ، پرج عطارد، برج اسد سبھی کچھ ہے۔ ماہرین جراحی نے ان کے بڑے می دقیق نام رکھ چھوڑے هیں۔ سہولت کے لئے آپ رگ زهرہ، رگ مینا، رگ سینا، رگ شیراز، رگ فرنگ، رگ چنگ، رگ رنگ سمجھ لیجئے۔ رگ زهرہ، سبحان انتہ!۔
رگ رنگ سمجھ لیجئے۔ رگ زهرہ، سبحان انتہ!۔
رؤ رق تا ہد قدم هر کجا که می نگرم

ایک بہت بڑا کرشمہ یہ کہ دماغ کے دونو ہٹ کھلتے می چند در چند درازوں میں ایک طرف خطوط می خطوط اور دوسری طرف تصاویر می تصایر دکھائی دیتی میں ۔ کیا کیا خط اور کیا کیا تصویریں! –

نیند اس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں جس کے شانوں پر تری زلفیں پریشاں ہوگئیں!



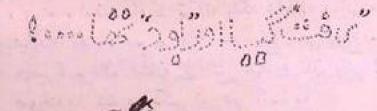
غرض تمام حشر آفرینیاں جو کرشمه و ناز و ادا اور صاعته و شعله و سیماب سے وابسته هیں، یکقلم برق ریز ـ مگر ان بر بھی ایک پردہ چھایا ہوا ۔۔۔شاید یہ صنف غزل کا يرده هے جو حسن شاهداں كا غماز نہيں ، پردہ پوش ہے ، نہ حسن نمایاں نه عشق ـ اور اگر آئینه بعنی آئینهٔ قدرت ـ کو دیکها جائے تو اس بر بخارات هی بخارات کا دبیز پرده ـ اے عجب! جمن زنگار ہو آئینۂ باد بہاری کا؟ کتنا الوكها انكشاف ہے ـ حسن كا نظر باز ، قدرت ميں حسن كا تماشائی نه هو ـ كمين اس مين شوحى انديشه، گوشهٔ میخانه یا خلوت کا شانه کو تو دخل نمیں . اور ان سے بھی زیادہ دود چراغ کو؟ شغل سے سے رگ بالید، بلکه ماؤف ہو گئی ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ یعنی خمیازہ ہے کہ دماغ کا آماس فرش سے عرش کی طرف پرواز کا غماز ہے بزم ہستی سے گریز، تجرید -- فلسفه، خیال آرائی کی طرف اقدام ۔ جراحی بھی کیا علم دریائی عے۔ کہاں سے کماں لے گیا۔ ایک سرجن کماں اور نقد و نظر کماں۔ مگر سرجن کا نشتر کیھی نقاد کی نگاہ سے زیادہ تیز بھی ہو جاتا ہے اور حقیقت کا آئینہ دار بھی ۔

عجیب ترید که خاند هائے دماغ تمام خلط سلط، خاند خاند دیوان بسے شیرازہ ۔ مربوط ہوتے ہوئے بھی نا مربوط ۔ کہیں (۱۹۳۲)

یه شغل سے کا کرشمہ تو نہیں؟ یا پھر غزل کا کرشمہ!
تعجب! ایک بنیادی بات ۔ شاعر کے شاعر ہونے کی
تردید — ترقی معکوس ۔ احساس سے بیان کی طرف لمیں،
قافیہ سے مضمون کی طرف رجوع - کم از کم خانہ ہائے
دماغ سے تو یہی نمایاں ہے ۔ گو سنتے ہیں شاعر اور اس
کے مداحوں کا دعوی کچھ اور ہے ۔

ادهر، يه خليے ـ طرفه تر! دو پردے زير و بالا --ایک دوسرے میں سرایت کرتے ہوئے ۔ ایک میں ماد، سراسر بیگا نه ۔ اس قدر که سارم پردمے هی پر جنس غير هوني كا شبه هو - مغز، نكتے، لكيريں، شوشے، گوشے، پہلو، جس کے معنی ہیں خیال، مضامین ـ تشبیمیں، استعارے، ترکیبیں سب کچھ بڑے ھی وسیع پیمانے پر مستعار-دوسرا پردہ اسقدر تنگ، تنک حالانکہ سرسری نگاہ سے دیکھنے میں بھی نمایاں لگتا ہے اور سب یہی کہتے ہیں کہ سب کچھ یہی ہے۔ یعنی صاف لفظوں میں اپچ هي اپچ، اجتماد هي اجتماد ـ يه منظر، اس سے دل چونک کیوں نه اٹھے = میری رپورٹ، میرے نتائج، ان کو کون مانے گا؟ ایک طرف ''غالب'' دوسری طرف ایک معمولی سرجن . دماغ اس تجزیه سے پریشان ہوا جاتا ہے ، سراسیمہ ، سرسامی ، درهم برهم-آنکه وا --! تو کیا یه سب دماغ، هی کی کرشمه پردازی تھی ؟ میرے اپنے دماغ کی ؟ . . . خواب تھا جو کچھ كه ديكها جو سنا افسانه تها! "غالب" نر درست هي كما تها:

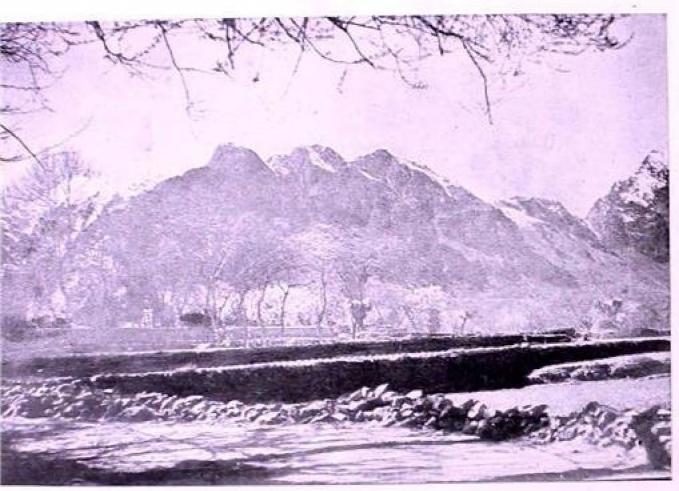
تھا خواب سیں خیال کو تجھ سے معاملہ جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا!



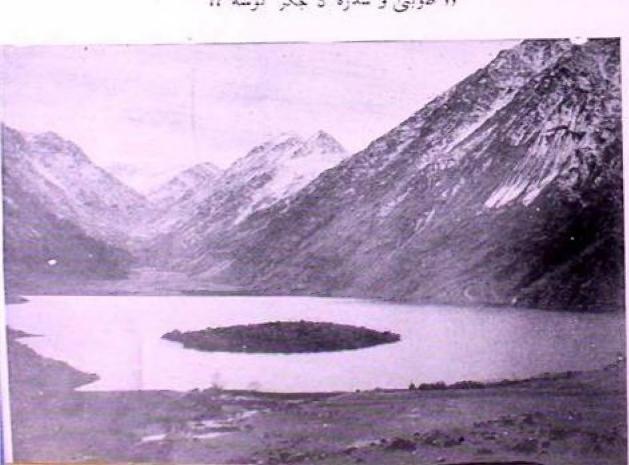


وو نازش دودمان آب و هوا ،، ن لتستا

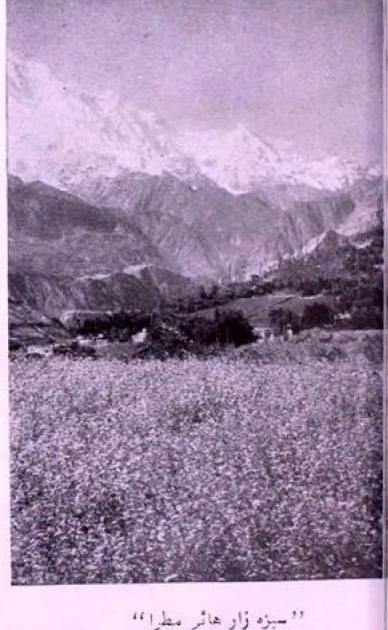




۱۰ طوبهل و سدره کا جگر گوشه ،،



" -بزه زار هائے مطرا "



11 موج محيط آب 11

هماری دو نشی مطبوهات

(زير طبع)

انتخاب "ماه نوه

(زير طبع)

سنهرا ديس

(وقا راشدى)

مدھردریاؤں، گنگناتے مانجھیوں، سنہرے پٹ سن اور روپہلی دھان کی سرزمین کا ایسا مرقع جو ھمیں اس دیس سے اور قریب کر دے گا۔ جو ھمیں اس کی عظیم تاریخ، اس کے شاندار ادب، فنون اور زندگی کی جھلکیوں سے پہلی بار بطریق احسن روشناس کرائر گا۔

اپنے موضوعات کے تنوع اور اسی دھرتی کے رھنے والے کے قلم سے پر خلوص تاثرات ، مستند حقائق اور معلومات پر مشتمل ایسی وقیع پیشکش جو عرصه تک مشرقی پاکستان پر ایک نفیس دستاویزی حواله سعجهی جائے گئی ۔

- فخیم - مصور - مجلد فرمائش جلد درج رجسٹر کرائیں - الساه نو،، کے سلسله انتخابات کی تیسری ترتیب جو پچھلے بانچ سالوں کے بہترین مضامین نظم و نثر کی چیدہ اور نمائندہ تحریروں پر مشتمل ہے۔ سلک کے بہترین اهل قام کے سضامین نظم و نثر جو همارے سلی ادب، تاریخ و فن، اور ثنافت و انتقاد کے سوضوعات پر سیر حاصل اور ثنافت و انتقاد کے سوضوعات پر سیر حاصل بیشکش هیں اور دائمی قدر و قیمت کے حامل۔

کناب مصور اور کافی ضخیم ہوگی ابنی کابی کیلئے فرمائش جالد دوج کرا لیجئے ۔

ادارة مطبرهات باكستان-پوسٹ بكس نمبر ۱۸۲ كراچى